صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 14 اپریل 2004ء بمطابق 23 صفر 1425 ہجری صبح دس بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ O ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ۔

(ترجمہ): لوگو! تم سے پہلے ہم کتنی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جن کا اپنے زمانے میں دور۔ دورہ رہا ہے۔ جب انہوں نے ظلم کی راہ اختیار کی اور ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لیکر آئے۔ لیکن وہ ایمان نہیں لائے۔ اس طرح ہم مجرموں کو ان کے جرائم کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اب ہم نے تم کو زمین میں خلافت دی ہے تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جن معزز اراکین۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب بشیر احمد بلور: مسٹر سپیکر سر! میں آپ کی توجہ، کل جو آپ نے Session adjourned کیا تھا اس کے بارے میں دلانا چاہتا ہوں۔ آپ کو علم ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میں یہ آپ کو۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! بات سنیں جی۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ ہم آپ کی قدر کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس اجلاس کو ایسے چلایا ہے کہ جیسے جرگہ ہو، جیسے آپ اور ہماری بھائی سینیئر منسٹر صاحب ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ یہ اسمبلی نہیں ہے دا د پښتو جرگه ده او د هغې جرگې دا حال دے چې که چرته سړي لس منټه لیټ شي نو هغه دا نه وي چې فټافټ اجلاس د Adjourn شي۔ زما دا ریکویسټ دے او بیا ستاسو وزیر صاحب، آنریبل منسټر فار انفارمیشن، هغوی چې نن کوم بیان ورکړے دے، تاسو پخپله As a Speaker او دا ممبران او As a حکومتي پارټۍ په دې سوچ اوکړی چې هغوی دا وئیلی دی چې دا ایم پی ایز صرف ریکوزیشن د ټی اے ډی اے د پاره کوي۔ افسوس کوؤ سپیکر صاحب، په دې خبره، سپیکر صاحب تاسو هم دې اسمبلو کښې پاتې شوې ئیی، سوچ اوکړئ زما خیال دے چرته یو عام ورکر هم داسې بیان نه ورکوي چې کوم بیان زمونږه آنریبل منسټر صاحب ورکړے دے او په دې باره کښې مونږه پریویلج هم نن ستاسو سیکرټریټ کښې داخل موکړو۔ دفتر کښې او مونږ احتجاجاً واک آؤټ کوؤ چې مونږ داسې خلقو سره چې داسې خبرې کوي، فی الحال نه شو کښیناستې۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی میں محترمہ سلمیٰ بابر، ایم پی اے، کل سے اختتام اجلاس تک

کے لئے، جناب انور کمال خان ایم پی اے آج سے تا اختتام اجلاس کے لئے، جناب اختر نواز خان، ایم پی اے آج کے لئے اور جناب مشتاق احمد غنی، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The leave is granted.

Mr. Pir Muhammad Khan: Speaker Sir!

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No.3. ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of Sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province 1988, I here by nominate the following Members, in order of priority to form a Panel of Chairmen for the current session:

1. Maulana Amanullah Haqqani;
2. Mr. Kashif Azam;
3. Mr. Abdul Akbar Khan; and
4. Mr. Shaukat Habib.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No.4, ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of Provincial Assembly of North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate a committee on Petitions, comprising the following Members under the Chairmanship of the Mr. Ikramullah Shahid, honourable Deputy Speaker:

1. Maulana Amanullah Haqqani;
2. Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra;
3. Mr. Liaqat Khan Khattak;
4. Dr. Muhammad Saleem;
5. Mr. Nadar Shah; and
6. Haji Qalandar Khan Lodhi.

میاں نثار گل: پوائنٹ آف آرڈر جی۔ پیر محمد صاحب۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب، زما یو خبرہ وہ خیر دے تہ ئے اوکڑہ۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! آج ضلع کرک میں وکلاء برادری نے مکمل ہڑتال کی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

میاں نثار گل: آج ضلع کرک میں وکلاء برادری نے ہڑتال کی ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہیں یعنی پولیس کی غنڈہ گردی۔ کیونکہ پولیس نے بغیر کسی وجہ کے ایک معزز وکیل کو دو دن تک حوالات میں رکھا تھا اور اس کے بعد وہ Procedure تو ہوتی رہتی ہے لیکن میرے خیال میں ہم نے جتنے بھی علاقے کے معززین تھے جتنے بھی مشران تھے، جتنے بھی ڈسٹرکٹ ناظمین یا ہم ایم پی ایز حضرات نے اس پر سوچا ہے کہ اگر پولیس کو ہم نے اسی طرح غنڈہ گردی کے لئے چھوڑا تو پھر عام لوگوں کی عزتیں اسی طرح نیلام ہوتی رہینگی۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس کے متعلق تحقیقات کی جائیں کیونکہ اسی طرح اگر آج ضلع کرک میں ہے تو کل سر، بونیر میں بھی ایسا ہو سکتا ہے، کل دیر میں بھی اسی طرح ہو سکتا ہے، کل پشاور میں بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ میں معزز ایوان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کے متعلق ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے تاکہ وہ تحقیقات کرے کہ اصل مجرم کون ہے؟ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: میں نثار گل صاحب کی تائید کرتا ہوں کل ہمارے ایک معزز وکیل پر جعلی قسم کی مقدمہ درج کرا کر اس کو حوالات میں بند کیا گیا ہے اور آج سارے کرک کی تین تحصیلوں میں سارے وکلاء کی ہڑتال ہے، احتجاج ہے اور ناظم اور تحصیل ناظموں کی بھی تو میرے خیال میں پورا کرک آج احتجاج پر ہے، لہذا میں اسے اپنی ڈیوٹی سمجھتا ہوں۔ میرے اپنے ضلع کی جو حقیقت انہوں نے بیان کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور سینیئر منسٹر سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس پر انکوائری مقرر کریں تاکہ جو بھی اس میں غلط پایا گیا ہے اس کو قرار واقعی سزا دی جاسکے۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرډر سر! منسټر صاحب خو عجیبه غونډې خبره او کړه هغه لاء منسټر دے جی۔

جناب سپیکر: ولې نشته، تاسو وایئ چې 130 آرټیکل کلیئر دے۔

جناب پیر محمد خان: آو کنه جی۔ اوس پخپله دلته اقرار هم کوی په هاؤس کبنې او په هاؤس کبنې منسټر په حیثیت ناست دے۔ او پخپله ریکویسټ بل منسټر ته کوی۔ دا ګورنمنټ څوک دے؟ دے پخپله ګورنمنټ دے۔ دے د اعلان اوکړی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه جی، جناب سراج الحق صاحب۔ جناب سراج الحق صاحب۔

وزیر قانون: جناب والا! میں ان کے پوائنٹ کو Clear کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سینیئر منسٹر یہاں On behalf of Chief Minister ہیں، میں منسٹر ہوں لیکن ہمارے درمیان ایک ڈسپلن ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: چې دے اقرار کوی، دے منی سپیکر صاحب، د غلط بیانی اوکړه۔ سپیکر صاحب! دے منسټر دے، دے منسټر دے چې دے منسټر دے نو د ده آرډر کافی دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب! اعظم صاحب، آپ بیٹھ جائے۔ پلیز، پلیز ظفر اعظم صاحب، آپ بیٹھ جائے، ظفر اعظم صاحب آپ بیٹھ جائے۔

جناب پیر محمد خان: دے لاء منسټر دے دا د ده حق دے، دا جواب به دے کوی۔ جواب به هم دے کوی، آرډر به هم دے کوی۔

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ جائے۔ جناب سراج الحق صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا سراج الحق صاحب ډیوټی نه ده، دا د لاء منسټر ډیوټی ده۔ دے خپله ډیوټی په بل باندې ولې کوئ؟

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھ جائیں۔ آپ دونوں بیٹھ جائیں۔ جناب سراج الحق صاحب۔ پیر محمد خان صاحب، پلیز آپ بیٹھ جائیں پلیز آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ جناب سراج الحق صاحب۔

وزیر قانون: نه جی دا غلطه خبره کوی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر صاحب! ایک تو اپوزیشن نے اس وقت واک آؤٹ کیا ہوا ہے جس پر مجھے بے انتہا افسوس ہے۔اگر کسی بیان کی وجہ سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو ان شاء اللہ اس جواب کے بعد۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وہ دوبارہ آئیں گے تو۔

سینیئر وزیر (خزانہ): میں اور ظفر اعظم صاحب خود جا کر ان سے ملیں گے۔ بہر حال اپوزیشن کے بغیر ہماری مجلس نامکمل بھی ہے اور اپوزیشن ہی اسمبلی کا حسن بھی ہے۔اور جمہوریت کا بھی ایک موثر حصہ ہے۔ بہر حال اس حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ میاں نثار گل صاحب نے توجہ دلائی ہے اور ظفر اعظم صاحب بھی اسی حلقے سے تعلق رکھتے ہیں۔جہاں تک وکلاء کی بات ہے وہ تو حقیقت میں مظلوموں کے ترجمان ہوتے ہیں اور خود وہ قانون کے پاسبان ہوتے ہیں۔ان پر اگر کہیں ظلم ہوا ہے تو کون اس کی تائید کر سکتا ہے۔لہذا یہ جو بات آئی ہے۔

(اس مرحلے پر حزب اختلاف کے اراکین واک آوٹ ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لائے)

(تالیاں)

سینیئر وزیر (خزانہ): میں خوش آمدید کہتا ہوں۔جناب شہزادہ گستاسپ کو اور پوری اپوزیشن کو، ہم ان کے پاس آنے والے تھے، بہر حال خوشی ہے کہ وہ خود تشریف لے آئے ہیں۔اور میں ایک بار پھر ان کے لئے، میں یہ کہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب اپنی سربراہی میں دو ہفتوں کے اندر اس پہ ایک رپورٹ تیار کر کے پیش کریں تاکہ جو زیادتی ہوئی ہے تو زیادتی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔کوئسچن آور۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو خبره زما بله تا سو ته، زه اول پا سيدلې و وم۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن جناب شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (لیڈر آف دی اپوزیشن): سر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا جو ہمارے ساتھ، آج اخبار میں ہم نے پڑھا ہے۔میں ایک

تجویز بھی دینا چاہوں گا اپوزیشن کی طرف سے چونکہ ہم سمجھتے ہیں ہمارا صوبہ غریب ہے اس میں اس کی اتنی استطاعت شاید نہیں ہے کہ وہ اسمبلی کے ممبران کو پوری طرح سے ٹی اے ڈی اے دے سکیں۔ کیونکہ وزیر اطلاعات نے اپنے بیان میں یہ بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا بھی یہ فرض ہے As opposition ہم اس صوبے کے ممبرز ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس سیشن کا ٹی اے/ڈی اے ڈیمانڈ نہیں کرتے اور نہ لیں گے اور ہم یہ درخواست کریں گے (تالیاں) ہم یہ درخواست کریں گے کہ جن لوگوں کو بجٹ کا بہت غم ہے جو اخبارات کے لئے سرخی بناتے ہیں اور اس سے ممبروں کی تذلیل ہوتی ہے کہ سارے صوبائی اسمبلی کے ممبرز کو ٹی اے ڈی اے ملتا ہے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ جنہیں اسکی بہت زیادہ پریشانی ہے تو وہ بھی نہ لیں اور یہ تو حکومت میں ہیں اور حکومت میں تنخواہیں بھی ملتی ہیں، حکومت میں مراعات بھی ملتی ہیں (تالیاں) حکومت میں ہر چیز ملتی ہے تو صوبہ چلانے کے لئے، لوگوں کو یہاں پر بلانے کے لئے ہمارے تو اخراجات جو ہوتے ہیں وہ ہمیں ملتے ہیں اور وہ پورے پاکستان میں سب سے کم ہیں اور ہم نے فلور پر کبھی ڈیمانڈ نہیں کیا، کبھی بھی کسی ممبر نے، اگر وہ گورنمنٹ کا ہے وہ اپوزیشن کا ہے، کسی نے یہ ڈیمانڈ نہیں کیا کہ ہمیں بلوچستان ہی کے برابر کردیں کہ جو ہم سے بھی زیادہ پسماندہ اور غریب صوبہ ہے، آزاد کشمیر کے برابر کردیں۔ تو جناب والا، میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہمارا پریویلج موشن آپ کے دفتر داخل ہو رہا ہے اس سلسلے میں، میں آپ سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ ان لوگوں کو جو ایسے بیانات دے کر نہ صرف اپوزیشن کے ممبرز کی تذلیل کرتے ہیں بلکہ پورے ایوان کی تذلیل کرتے ہیں، پورے عوام کی تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ (تالیاں) انہیں یہ تنبیہ کی جائے، چیئر کی طرف سے بھی تنبیہ کی جائے کہ وہ ایسے غیر ذمہ دارانہ بیانات کبھی بھی پھر اخبارات میں نہ دیں۔ Thank you very much Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سراج الحق صاحب۔

<u>جناب محمد سلیم</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سراج الحق صاحب۔ ہاں ڈاکٹر صاحب۔

<u>ڈاکٹر محمد سلیم</u>: جناب سپیکر صاحب! یو خبرہ دوہ زہ پہ دې هم کوم۔ اپوزیشن سرہ ما او نثار گل میاں صاحب واک آؤٹ نہ وو کړې خو تر کومې پورې چې د تې

اے ، ډی اے خبرې تعلق دے نو مونږ هم دا اعلان کوؤ چې دا تې اے ، ډی اے به بالکل نه اخلو او که تاسو دا وائے چې آئنده اسمبلو کښې دے تې اے ، ډی اے مطالبه نه کوئی نو دې ته هم مونږ تیار یو چې آئنده به هم مونږ نه اخلو۔ مونږ دې اسمبلۍ ته چې راځو نو مونږ د عوامو مسئلو د پاره راځو ، د پیسو د پاره نه راځو۔ که تنخواه تاسو او گورئی نو تنخواه گورې زمونږ صرف لس ورځې هم نه کیږی نو په دیکښې زه بالکل د اپوزیشن سره ملگرتیا کوم، بالکل زه او میاں نثار گل واک آؤټ مو نه دې کړې، خو تې اے ډی اے به نه اخلو۔

جناب سپیکر: سکندر شیر پاؤصاحب، سکندر شیر پاؤصاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر ! دا لیډر آف دی اپوزیشن چې کوم تجویز پیش کړو ، دې سره مونږه بالکل په دې تائید کوؤ۔ او زه وایم چې دا یو ډیر ښه دغه دوئ کیښودلو چې دې خلقو ته پته اولگی چې مونږه دې اسمبلی ته راځو د عوامو مسائل اوچتولو د پاره ، زمونږ دې صوبائی اسمبلی کښې تاسو اوگورئی نو اپوزیشن چې کله هم اجلاس راغوښتې دے نو د عوامو په مسائلو باندې ئے خبره کړے ده ، په دې صوبې په مسائلو باندې ئے خبره کړے ده او د هغې د پاره ئے آواز اوچت کړے دے حالانکه Precedentشته جناب سپیکر، چې په قومی اسمبلی کښې به خلق راتلل او خالی ډیسکونه به ئے ډبول۔ او د هغې به ئے هم تې اے ، ډی اے اغستله۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔ جناب سراج الحق صاحب

جناب عبدالاکبر خان: یو منټ جی ، زه خبره کوم جی زه صرف د تائید د پاره خبره کوم د پاکستان پیپلزپارټئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: د اپوزیشن لیډر چې اوکړه نو دا زما په خپل خیال ، نه اپوزیشن لیډر چې خبره اوکړه ، نه۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نه نو ولې ماته دا حق نه دے چې زه په دې تائید اوکړم ؟

جناب سپیکر: ولې نه هر یو آنریبل ممبر ته حق دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما د خبرې مطلب دا دے جی چې اگر آپ ساری اسمبلیوں کا ریکارڈ نکال کر دیکھیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آج اخبار میں آیا ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کس چیز کا؟ آپ میری بات سے پہلے کیسے سمجھ گئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں تو یہ کہنے والا تھا جناب سپیکر، کہ یہ واحد اسمبلی ہے کہ جہاں پر Attendance پر ٹی اے، ڈی اے ملتا ہے، باقی پاکستان کی کسی بھی اسمبلی میں صرف Attendance پر ٹی اے، ڈی اے نہیں ملتا۔ یہ Concept کس نے پتہ نہیں دماغ میں لیا ہے کہ اگر اجلاس ریکوزیشن ہو گیا اور ایک ممبر نہیں آیا ہے تو سب کو ٹی اے، ڈی اے ملے گا؟ نہیں، آپ نے باہر رجسٹر رکھا ہوا ہے کہ اس پر دستخط کر دیں۔ جس کا دستخط نہیں ہوتا اس کو ٹی اے، ڈی اے نہیں ملتا، یہ میں اس لئے کہنا چاہ رہا تھا جناب سپیکر، کہ یہ جو اخبار میں آیا ہے، اس کی بات نہیں ہے۔ یہ واحد اسمبلی ہے کہ جو Attendance پر ٹی اے، ڈی اے دیتی ہے، باقی پاکستان میں کوئی بھی اسمبلی Attendance پر ٹی اے، ڈی اے نہیں دیتی۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! خواتین بھی کچھ بات کرنا چاہیں تو کبھی ان کو بھی لفٹ دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: یہ کوئی طریقہ ہے کہ آپ بیٹھ کر مجھے Dictation دے رہی ہیں؟ اب تو میں نے منسٹر صاحب کو فلور دے دیا ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! ہمارا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ ہم اس قسم کی بات آپ سے کر سکیں۔ لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے منسٹر صاحب کو فلور دیا ہے۔ منسٹر صاحب، منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): میں فلور پہ ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یہ غلط بات ہے ناسر۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں نے پہلے بھی اپوزیشن کی غیر موجودگی میں یہ بات رکھی ہے کہ اگر کسی بیان سے دل آزاری یا غلط فہمی ہوئی ہے تو وہ بہر حال قابل توجہ ہے اور اس پر اپوزیشن نے واک اؤٹ کیا ہے۔ اس پہ ہمارے احساسات ایک ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ جتنا بھی عرصہ، بلکہ ہماری اسمبلی کی ہم سے پہلے بھی یہی روایت رہی ہے کہ ایک دوسرے کے احترام کا، عزت کا اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا، ایک دوسرے کا موقف سننے کا اور اس ایوان کی اگر گزشتہ کارروائی نکالی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ وقت آپ نے ممبران اسمبلی کو اور پھر خصوصاً اپوزیشن کو اور پھر خواتین کو دیا ہے۔ یہ بالکل ریکارڈ سے ثابت ہے۔ بہر حال انہوں نے جو اعلان کیا ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن، جناب شہزادہ گستاسب خان نے ٹی اے، ڈی اے نہ لینے کا یعنی، یہ اگر تین دن کے لئے ہے یا مستقل طور پر ہے، بہر حال جیسے بھی ان کی تجویز ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جی۔۔۔۔۔

ایک آواز: اس سیشن کے لئے۔

سینیئر وزیر (خزانہ): اس سیشن کے لئے جس کے دو دن، تو یہ صحیح ہے جی، مجھے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ یہ مستقل فیصلہ ہے یا دو دنوں کا ہے؟ بہر حال صحیح ہے جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب بشیر احمد بلور: ہمیں مستقل پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر وزراء صاحبان اپنی ساری مراعات اور ایم پی ایز صاحبان اپنی مراعات واپس دے دیں تو ہم آج سے۔ (تالیاں) پورے سالوں کا نہیں لینگے۔ آپ کے منسٹرز ساری اپنی مراعات چھوڑیں، یہ بنگلے آپ چھوڑ دیں تو ہم بھی سب کچھ چھوڑ دیں گے۔ چیف منسٹر صاحب، چیف منسٹر ہاؤس میں نہ رہیں۔ آپ سپیکر صاحب، سپیکر ہاؤس میں نہ رہیں تو ہمیں بھی اعتراض نہیں ہے، ہم بھی اپنی ساری مراعات چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سکندر حیات خان: هسې هم جناب سپیکر، د الیکشن نه مخکښې دوئ هم دا وعدې کړې وې، په هغې باندې د عمل او کړی۔۔۔۔۔۔

(قہقہے)

سینیئر وزیر (خزانہ): میں یہ عرض کرنا چاہوں گا جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بشیر بلور، جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! میں فلور پر کھڑا ہوں جی۔

جناب بشیر احمد بلور: چې دوئ ټی اے ، ډی اے پریږدی نوموږ تنخوا ګانې به هم نه اخلو، موږ دا سې ریکارډ ، خو دوئ د راسره دا او کړی (تالیاں) خو دوئ د خپل-----

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: دا څنګه منسټر صاحب دا سې خبرې کوی ؟ افسوس دا دې چې د هغوی خبره اوری او دے دا سې کوی نو دا موږ څنګه خبره او کړو ؟ نہ تنخواہ لینگے، نہ ٹی اے، ڈی اے لینگے یہ بھی اور چیف منسٹر سارے اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔

(شور، تالیاں)

جناب مختیار علی: دا به دا سې اعلان هم نه وی کوم چې سینیئر منسټر صاحب۔ -----

جناب سپیکر: جناب مختیار علی خان ! تاسو کښینئ ، مختیار علی خان ، مختیار علی خان ! پلیز ، کښینئ کنه۔

وزیر قانون: ہاؤس میں ڈسپلن ہونا چاہیے کہ جس سے-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں جو روایات ہیں ان کی-----

(شور)

جناب بشیر احمد بلور: روایات تو آپ ختم کر رہے ہیں۔ آپ کے منسٹرز صاحبان روایات ختم کر رہے ہیں، ہم تو روایات کو جانتے ہیں۔

جناب سکندر حیات خان: هغه جناب سپیکر ، دې حکومت ختم کړی دی-----

(شور)

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب ! شہزادہ گستاسپ نے جو بات رکھی ہے تو ان کو حق ہے فیصلہ کرنے کا، بہر حال میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ آج جو بیان آیا ہے، جس سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے۔ سہ بارہ میں کہتا ہوں کہ اس پر ہمیں بھی افسوس ہے۔ اس طرح نہیں آنا چاہیے تھا اور اگر آیا ہے شاید آج وہ وزیر صاحب بذات خود بھی موجود نہیں ہیں، بہر حال ایک ذمہ دار کی حیثیت سے میں کہتا ہوں کہ ہمیں خود بھی اس پر افسوس ہے۔ باقی جہاں تک ٹی اے، ڈی اے کا مسئلہ ہے، وہ آپ کے اوپر حکومت کا کوئی احسان نہیں ہے۔ وہ آئین کا، رولز آف بزنس کا، وہ آپ کا حق ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

سینیئر وزیر (خزانہ): وہ آپ کا یک حق ہے اور حق کی بنیاد پر لے رہے ہیں اور ہمیں اندازہ ہے کہ ایک آدمی ڈی آئی خان سے آتا ہے، بٹگرام سے آتا ہے، دور دراز علاقوں سے آتا ہے تو وہ چند سو روپوں کے لئے نہیں آتا بلکہ وہ عوام کی نمائندگی کے لئے آتا ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر ! میں تھوڑی وضاحت کرتا جاؤں سر، ڈی آئی خان سے آنے میں بارہ سو روپے لگتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز بیٹھ جائے۔ آپ بیٹھ جائے، مداخلت نہ کریں نا۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بالکل جی، میں اتفاق کرتا ہوں۔ ڈی آئی خان سے یا چترال سے، چترال میں تو ہر وقت لواری ٹاپ بھی بند رہتی ہے، By air آنا پڑتا ہے تو اس سے بالکل ثابت ہے کہ یہاں جتنے بھی لوگ آتے ہیں، وہ عوام کی خدمت کے لئے ہم آتے ہیں اور پھر ہمیں یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ایم پی اے اگر ہاسٹل میں رہتا ہے تو صبح سویرے اس کے کمرے میں بیس، پچیس لوگ جمع ہو جاتے ہیں، ہر وقت اس کے ساتھ ایک جلوس ہوتا ہے، ان کی مہمان نوازی کرنا، ان کو ساتھ رکھنا، حقیقت یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا، پھر ابھی میں بلوچستان گیا تھا، سندھ گیا تھا، وہاں بھی میں نے معلومات کیں ہیں اور بالکل میں Agree کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کے ممبران اسمبلی سے اور منسٹرز سے باقی صوبوں میں ممبران کے لئے مراعات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تو اللہ اللہ کرکے، اب ہاسٹل میں ٹیلیفون ایکسچینج کا بھی مسئلہ ہے، رہائش کا بھی ہے بلکہ کرسیوں کا بھی مسئلہ ہے آہستہ آہستہ نظام ٹھیک ہو رہا ہے۔ میں اس لئے عرض کرتا ہوں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں، ہم

دوست ہیں، ہم ساتھی ہیں، ان شاءاللہ جو بیان آیا ہے اس پر ہمیں بھی احساس ہے، اندازہ ہے اور آپ نے فیصلہ کیا ہے، یہ شاید خفگان کی بیناد پر یا احتجاج کی بنیاد پر کیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ اس طرح کی کوئی Statement نہیں آنی چاہیئے، نہیں آئے گی جس سے آپ لوگوں کے جذبات مجروح ہوں یا ایوان کے جذبات مجروح ہوں ان شاءاللہ۔

Mr. Speaker: Thank you.

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:,Question hour, Question hour سوال نمبر 72 منجانب زر گل خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 72 _ جناب زر گل خان کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی کے شعبہ جیالوجی میں سال 03-2002 میں طلباء و طالبات کے لئے اوپن میرٹ پر داخلہ کے لئے 21 نشستیں و فاٹا کے 2 دیگر تین صوبوں اور آزاد کشمیر کے لئے 4 سلف فنانس کے لئے 6 جبکہ پسماندہ علاقوں کے لئے ایک یعنی 44 نشستیں مختص کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پراسپیکٹس کے صفحہ 82 پر دیئے گئے اعداد و شمار میں کسی مخصوص واحد نشست کے لئے پسماندہ علاقوں میں کسی خاص پسماندہ علاقے کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالا ڈھاکہ ایف آر مانسہرہ تمام علاقوں میں سب سے زیادہ پسماندہ علاقہ ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ واحد مخصوص نشست کے لئے امسال جن طلباء و طالبات کو داخلے دیئے گئے ہیں انکے نام ولدیت، ایڈریس بمعہ ڈومیسائل حاصل کردہ نمبروں کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ہ) مذکورہ شعبہ میں امسال داخلہ کمیٹی نے 03-2002 میں دیئے گئے داخلوں، اوپن میرٹ، مختص نشستوں کے سلف فنانس پر دیئے گئے تمام داخلوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(و) آیا حکومت کالا ڈھاکہ کے طلباء و طالبات کے لئے آئندہ سال ایک علیحدہ نشست کا کوٹہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ہاں یہ درست ہے تاہم اوپن میرٹ کے لئے 31 نشستیں ہیں اوپن میرٹ پر 33 داخلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ قانون کے مطابق اگر کوئی مخصوص سیٹ خالی رہ جائے تو وہ اوپن میرٹ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(ب) پراسپیکٹس میں پسماندہ علاقے کی تفصیل نہیں دی گئی ہے تاہم یونیورسٹی کے اکیڈیمک کونسل کے فیصلے کے مطابق پسماندہ علاقے چترال اور شمالی علاقہ جات پر مشتمل ہیں۔

(ج) ہوم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کے مطابق ابھی تک کالاڈھاکہ کو پسماندہ علاقوں کی لسٹ میں شامل نہیں کی گیا ہے۔ تاہم گلگت اور چترال کے علاقے پسماندہ وعلاقوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

(د) اگرچہ (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں نہیں تاہم مذکورہ واحد نشست پر اس سال کوئی امیدوار داخلے کے لئے نہیں آیا۔ لہذا یہ مخصوص نشست قانون کے مطابق اوپن میرٹ میں تبدیل کر دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل درج ذیل ہے۔

Open merit.
B.Sc (hons) Geology

Form No	Name	Father Name	Marks	Obtained Agg:
57684	ALTAF AHMAD	MUHAMMAD AKBAR	852	677.15
53702	ADNAN KHALID	KHALID IQBAL	841	676.45.
54786	ATIF HUSSAIN	MUHAMMAD NASEER	834	675.82.
57654	KHALID KATIF	ABDUL LATIF	833	675.82.
55410	YASIR KHAN	FAZAL UR REHMAN	833	675.73.
54680	JUNAID ILYAS	MUHAMMAD ILYAS	830	675.73.
58325	AFSAR ALI KHAN .	SAID ALIM KHAN	2593	675.16.
56826	ABRAR ULLAH	MATI UR REHMAN	815	674.09.
55390	NISARULKHALIQ	SULTAN ROME	800	672.73.
57651	USMAN KHATTAK.	FAZAL KARIM KHATTAK.	792	672.
56842	MUHAMMAD ASIF	MUHAMMAD YOUSAF	792	672.
55252	SYED ALI TURAB.SYED.	SYED SHAH TURAB	784	671.27.
57598	WAHEED ULLAH	HAMEED ULLAH	779	670.82.
54746	MUNAWAR AHMAD KAMRAN.	ABDUL KHALIQ	776	670.55.
58870	SHAMS UL ALAM khan.	DILAWAR KHAN	775	670.09
53136	KHAILD KHAN.	JAFAR SHAH	771	670.45.
53530	ZOHAIB ANWAR.	MUHAMMAD ANWAR	769	669.73.
53175	QAZI YASAR HAMID.	QAZI ABDUL HAMID	767	669.73.
58633	WAQAS KHAN.	ABDUL SALIM	664	669.45.
57497	AZHAR MEHBOOB.	MEHBOOB ALAM	762	669.27.

57683 WASIM ZEB.AURANG ZEB 763
669.36.
53495 MALIK ZIA UDDIN. AZIZ MUHAMMAD KHATTAK.757 668.82.
54206MUNEEB ALI.FARMAN ALI 752 668.36.
57893 NAVEED AHMAD MAHBOOB UR REHMAN 751 668.27.
58033 FAZIL QADIR. ABDUAL QADIR 749 668.09.
54360 ZAHEER ABBAS. FARZAND ALI 749
668.09.
58809 FAHEEM AKRAM.MUHAMMAD AKRAM 784
668.
57553 SALAM ALI.BOSTAN ALI 730 666.36.
53841 SYED YAHYA HUSSAIN.SYED ALI MIRZA 726. 666.
58439 MUHAMMAD WASEEM KHAN.HAJI MUHAMMAD ATIQ.726 666.
58925 KHALID LATIF. MUHAMMAD LATIF. 722 665.64.
53326 MUHAMMAD ZAHIR SHAH. MUHAMMAD JAN 2166 664.66.
53874 MUNTAZIR ABBAS 711
664.63.

55126 USAMA RAFI UL ISLAM 689
662.64.
53667.ALI ABDULLAH NARULLAH JAN 672
661.09.
53736 AMIR HUSSAIN WAZIR HUSSAIN 652 659.27
54312. FAYAZ ALI FARHAD ALI 611
655.55.
TRIBAL:
54406. AHMID IQBAL SAKHAWAT SHAH 700 663.64.
55940.JAMAL HUSSAIN HAJI IQBAL HUSSAIN 664 6660.36.
BALUCHISTAN:
57108 MOHIB ULLAH.GHULAM NABI 664.660.36.
AFGHAN REFUGEES:
NAVEED AHMAD.

(و) مخصوص طبقات، ادارہ جات، علاقہ جات کے باشندگان کے لئے نشستیں مختص کرنے کے معاملہ جات یونیورسٹی کے اکیڈیمک کونسل اور سنڈیکیٹ کے دائرہ اختیار میں ہوتے ہیں۔ تاہم اسکے متعلق پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے استدعا کی جائے گی کہ وہاس پر ہمدردانہ غور فرمائیں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب زرگل خان: شکریه، جناب سپیکر! سر! دا په دیکښې خو د محکمه تعلیم څه کوتاهی زه نه وینم جی خو دا هوم ډیپارټمنټ چې دا ورکړے دے (ج) کښې جی چې ہوم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کے مطابق ابھی تک کالا ڈھاکہ کو پسماندہ علاقوں کی لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا تو سر، زه دا وایم چې دا کالا ډهاکه چې پسمانده نه ده نو کومه علاقه به

پسماندہ وی؟ چې اوسه پورې دوئ ته دا پته نشته چې هغه پسماندہ نه ده جی نو دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا د اطلاع د پاره بونیر پسماندہ دے۔

جناب زرگل خان: نو بونیر او کالا ڈھاکه خو یو دی کنه جی۔ یو مد کښې یو کنه جی۔

جناب سپیکر: او بونیر پسماندہ دے د ټولو نه۔

جناب زرگل خان: نو بونیر د ورسره هم شامل شی جی خودا د گلگت او چترال نه زیاته پسماندہ ده جی۔ نو دغه زه د هوم ډیپارټمنټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ منسټر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: ضمنی سوال دے جی۔

وزیر تعلیم: بسم الله الرحمن الرحیم! شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه د زرگل خان صاحب شکریه ادا کوم چې هغه محکمه تعلیم نه خو مطمئن دے جی۔ او مونږه هم هوم ډیپارټمنټ ته دا ریکویسټ کوؤ جی چې کالا ڈھاکه، واقعی چې غربت دے پکښې، سره د بونیر، دا د پکښې شامل شی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی، منسټر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب!ضمنی سوال دے جی۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: او ضمنی۔ سپیکر صاحب !په دې سوال په جز(ب) کښې، دوئ تپوس کړے دے چې "آیا یہ درست ہے کہ پرا سپیکٹس کے صفحہ 82پر دیئے گئے اعداد وشمار میں کسی مخصوص واحد نشست کے لئے پسماندہ علاقوں میں کسی خاص پسماندہ علاقے کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے" نو په دې په جواب کښې دوئ وائی چې "پسماندہ علاقے چترال اور شمالی علاقہ جات پر مشتمل ہیں"آیا شمالی علاقه جات زمونږ د صوبه سرحد حصه ده؟زمونږه حصه ده چې دهغې دوئ مونږ ته دلته په جواب کښې ذکر کړے دے؟ نمبر ون۔ نمبر دو۔د جز(ج) په جواب کښې دوئ بیا د گلگت او چترال ذکر کړے دے، چترال خو

ٹھیک دہ د صوبې دہ، آیا گلگت زمونږ په دې صوبې حصه دہ چې دوئ مونږ ته په جواب کښې د هغې Exampleورکوی چې او هغه پسماندہ علاقې سوال چې کړې دې هغه په دې صوبې سرہ متعلق دے، د گلگت او د چیلاس سوال ئے نه دی کړې چې چیلاس پسماندہ دے او که گلگت؟ دا جواب دوئ مونږ ته صحیح راکړے دے او که دا غلط دے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: نور سوال به په دې نه وروستو اوکړم۔

جناب امیر زادہ: په دې سرہ Relatedیو تپوس دې جی۔

جناب سپیکر: امیرزادہ خان! ستاسو سپلیمنٹری دے؟

جناب امیر زادہ: او جی، دې سرہ Related supplementary دې۔ د وی دا وائیلی دی د جز(ج)په جواب کښې چې دا چترال به دا فیصله کوی چې دا پسماندہ دہ۔ یا نه دہ؟Criteria دہ او کومه دارہ دہ چې هغه به دا فیصله کوی؟بس دغه جی تپوس کوم۔

وزیر تعلیم: خومرہ پورې چې د پیر محمد خان صاحب د سوال تعلق دے جی، دا خو هم د غسې طریقه کار وی که سړې تقریر کوی، که خبرې کوی، وائی فلانې کلې، ورسرہ فلانې کلې، ورسرہ فلانې کلې، هغه بطور مثال وی جی هغه مکمل د جواب حصه نه وی۔ بطور مثال وی، تمثیل وی۔ دیکښې هم بطور تمثیل دغه وو لکه چترال شو، شمالی علاقه جات شو۔ چترال هم پسماندہ دے۔ شمالی علاقه جات هم پسماندہ دی۔ دهغې د پسماندگی نه خو څوک انکار نه شی کولې جی۔ دغه شان گلگت هم پسماندہ دے اگر چې زمونږ د صوبه سرحد حصه نه دہ۔ لیکن هغه وغیرہ وغیرہ کښې راغلی دی۔ دیکښې څه خاص خبرہ نشته دے

(قہقہے)

چې خومرہ پورې چې د دغه خبرې تعلق دے، د دغه خبرې تعلق دے، دا د هوم ډیپارٹمنٹ ذمه داری دہ چې هغه دا نشاندهی کوی۔

جناب سپیکر:Nextسوال نمبر83 منجانب جناب ظفراللہ خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

جناب پیر محمد خان: نه ضمنی سوال مې دے جی۔ سپیکر صاحب! ضمنی سوال ته مونږ نه پریږدئ دا خو ډیر اهم سوالونه دی۔ دلته کښې دغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دریې سپلیمنټری اوشول، دریې۔

جناب پیر محمد خان: ګورې جی Mover پکښې تپوس کړے دے چې په دیکښې ډومیسائل مونږ ته اوښائی چې چا چا ته داخله ملاؤ شوے ده؟آیا دیکښې ئے ډومیسائل ورکړی دی، پته ئے ورکړے ده خو مطلب دا دے چې اصل څیز د پښتو د پاره دوئ نه ایډریس د چا ښوولې دے۔ تاسو دهغه دا کوئسچن نه دے کتلے کنه جی۔ چې دے وائی چې آیا کوم کسان چې تاسو ورته داخلے ورکړی دی، جناب سپیکر، د دوئ ډومیسائل او پته مونږ ته ښودلے شی؟ دوئ هغه له۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان، پیر محمد خان، څه د خیال دے چې دا نوره ایجنډا څومره کوئسچنز چې دی چې دا Lapseشی۔یوه ګهنټه ده۔ بالکل زه خو د یوې ګهنټے نه زیات وخت نه ورکوم۔

جناب پیر محمد خان: نه سپیکر صاحب، جواب ئے ولی نیمګړے او غلط ورکړی دې، دا کمیټئ ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان: دا د ایجنډې حصه نه ده پکار۔نه دا مطلب نه دے جی۔ په دې سوال جواب ورکول غواړی کنه، هسې به ټول پریږدو۔ کوم ضمنی سوال دې۔ د هغې جواب دې راکړی کنه؟

جناب سپیکر: څه سوال دے کنه؟

جناب پیر محمد خان:Mover تپوس کړے دے چې آیا دا کوم کسان چې تاسو داخل کړی دی، د هغوی ډومیسائل او پته ما ته تاسو راکولې شی؟

جناب سپیکر: ستاسو څه تپوس دے ، ستاسو څه ضمنی کوئسچن دے ؟

جناب پیر محمد خان: زما دا دے چې هغه ئے ولې نه دی راکړی؟

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب پیر محمد خان: دا ډومیسائل د هغوی ایډریسې، دا به دوئ کله د هغې تفصیل راکړی؟ دا یقین راکوی کنه راکوی؟ چې سوال دے نو د هغې تفصیل بیا په آخره کښې یو سوال، یو ضمنی سوال زما بل دے بیا۔ ایډریس ئے نه دے ورکړې۔

وزیر تعلیم: د سوال چې کوم محرک دے جی۔ هغه مطمئن دے او پوره جواب ورکړې شوې دې، ورته ملاؤ شوې دې۔ د پیر محمد خان صاحب که څه شک شبه وی نو زه به ورسره کښېنم۔ زه هغه شک شبه به ورله اوباسم۔

جناب پیر محمد خان: نه نه، کښېناستو خبره نه ده۔ دا اسمبلی کښې سوال راغلې دې، اسمبلی په فلور راغلې دې، جواب به په فلور راکوی، هغه چې څان له زما سوال وو خیر دے خبره به ورسره اوکړم۔ بیا په آخره کښې پکښې دوئ یو جواب بل کړے دے، غلط تاسو اوګوری، د (و) په جواب کښې جی دوئ وائی چې "یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے استدعا کی جائے گی وہ اسپر غور فرمائیں گے" دې اسمبلی کښې دا جواب دے چې غور کیا جائے گا۔ کنه چې جواب اوکړئ تاسو غور کړے دے کنه دے کړے، د هغې نه پس جواب ورکړه چې او غور اوشو یا اونه شو، منظور شوه دا خبره یا منظور نه شوه؟ د دې باره کښې دے څه وائی چې آیا دا ده چې کوم سوال دے په دې جواب دوئ په Yes کښې کړے دے او که په ناں کښې ئے کړے دے؟ "غور فرمائیں" خو جواب نه دے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب دا پیر محمد خان صاحب زما خیال دے ناکرده ګناه باندې مونږه نیسی۔ د اخو د وائس چانسلر په اختیار کښې دے مونږه اووئیل چې وائس چانسلر صاحب ته به مونږ درخواست اوکړو، ریکویسټ به ورته اوکړو۔ د غه خبره مو کړې ده۔

جناب سپیکر: جی Next سوال نمبر 83 منجانب جناب ظفر اللہ خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی Not present. بشر بلور۔

* 310 _ جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقے رشید گڑھی پشاور گرلز مڈل سکول موجود ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سکول کو کب تک ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) نہیں، رشید گڑھی کے نام پر اس حلقے میں کوئی گرلز مڈل سکول نہیں ہے البتہ مڈل سکول مہمند آباد کے نام سے سکول موجود ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ فی الحال مہمند آباد مڈل سکول کے ساتھ اضافی زمین نہیں ہے، اس لئے زمین نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ہائی کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ فنڈز کی کمی کے باعث بھی ایسے بہت سے سکولوں کو فی الحال ہائی کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

جناب سپیکر: سپلمنٹری۔ بشیر احمد بلور صاحب مطمئن ئے ؟

جناب بشیر احمد بلور: جی مهربانی، جی دا زما دا مڈل سکول چې دے د هغې د مډل نه هائی د پاره ئے آرډر کړے دے او کار پرې روان دے۔

جناب سپیکر: مہربانی، سوال نمبر 313 ، جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 313 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں محکمہ نے اس سال 90 لاکھ روپے کا فرنیچر خرید کر متعلقہ سکولوں میں تقسیم کیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فرنیچر میں کیا کیا اشیاء شامل ہیں اور مذکورہ فرنیچر کن کن سکولوں کو دیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے;

وزیر تعلیم: (جواب) (الف) محکمہ ہذا نے سکولوں کے لئے سال 2001-2002 کے دوران چھیاسی لاکھ باسٹھ ہزار پانچ سو پینتالیس (86,62,545) کا فرنیچر خریدا ہے۔

(ب) سکولوں کی تعداد اور ان کو دی گئی فرنیچر کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ ہو

ڈاکٹر ذاکر اللہ: جناب سپیکر صاحب ! دا کوم جواب چې ملاؤ شوے دے نو په دیکښې سات ہزار کرسئی، 844 بینچ، ډیسک او 70 بلیک بورډ، او 119

المارئی اغستې وې۔ په دیکښې که زه د ریټونو دغه اوګړم نو یو کرسئی چې په پنځه سوه هم شی او یو بلیک بورډ په ہزار روپئی شی او المارئی ډیره ښه کوالټی والا په چار ہزار روپئی شی نو په دې نه پچاس لاکھ روپې جوړېږی نو دوئ ورکړی دی په دې فرنیچر باندې نوې لاکھ روپئی نو زه حیران ئیمه جی چې یره دومره پیسې به چرته ځی او دوئ څنګه دا اغستی دی؟ دوئم سوال مې ورسره دا دې جی چې دا فرنیچر دې سکولونو ته ټول نه دې فراہم شوې۔ دا فرنیچر څه داسې دې چې ما ځائې په ځائې لیدلې دے چې هغه مات شوے دے، پروت دے او یو انبار پروت دے نو په دې تحقیقات پکار دی۔ دا د حکومت پیسې دی ضائع کیږی چې آئنده د پاره څوک داسې دغه نه کوی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب! مولانا فضل علی، منسٹر فار ایجوکیشن۔

وزیر تعلیم: شکریه، جناب سپیکر صاحب! زه د ډاکټر صاحب شکریه ادا کوم، ډیره ښه توجه ئے مونږ ته راګرځولې ده او دوئ چې کوم جواب ورکړے دے، ډاکټر صاحب د هغې نه نه دې مطمئن جی۔ زه ورسره په فلور باندې دا وعده کوم چې زه ډیپارټمنټل په دیکښې به انکوائری مقرر کړمه او ډاکټر صاحب به ان شاء الله په دې باندې مطمئن شی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو ریکویسټ په دې خبرې سره کوم۔ منسټر ډیر ښه جواب ورکړو خو دا مسئله په ټول صوبه کښې ده۔ فرنیچر یا اغستې کیږی نه یا چې واغستې شی نو کورونو ته ځې۔ که بالټې مالټې واغستې شی، لوټ واغستې شی، حسین احمد صاحب ته پته ده، دے په ایجوکیشن کښې پاتې شوې دې، ډیر خلق ئے کورونو ته اوړی نو منسټر صاحب د ټوله صوبه کښې Concerned MPAs ورسره لوکل ګورنمنټ ممبران، هغه دې مقرر کړی چې په ہره حلقه کښې په دې انکوائریانې اوشی ځکه چې دا ډیر لوئې د کروړونو روپو یو خرد برد کیږی ہر کال۔

جناب سپیکر: دا Fresh سوال دے، بیا به تاسو سوال رواړئی نو Next سوال نمبر 338 منجانب محترمه فرح عاقل شاه صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔ (Absent) سوال نمبر 353 منجانب جناب نثار صفدر، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 535 _ جناب نثار صفدر خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 2003-2004 کے لئے اے ڈی پی میں گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج حویلیاں کے لئے اضافی کمرے تعمیر کرنے کی منظوری دی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کے لئے 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) جواب اثبات میں ہوں تو حکومت اس کالج کے لئے موجودہ عمارت میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ملحقہ گراونڈ میں کمروں کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔ جبکہ منصوبے کی تکمیل پر 2.245 ملین روپے خرچ ہونگے۔

(ج) بہتر ڈیزائنگ کی وجہ سے موجودہ کالج کے احاطہ میں ہی کمروں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے اس لئے مزید قطع زمین استعمال کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

جناب سپیکر: نثار صفدر خان، رکن صوبائی اسمبلی۔ مطمئن ئے جی ؟ سپلمنٹری۔

جناب نثار صفدر خان: جناب عالی ! جس وقت میں نے یہ سوال بھیجا تھا، اس وقت ان کمروں کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔ سر ! ابھی جو ہمارا ڈگری کالج ہے بچیوں کا وہ مکمل بھی ہو گیا ہے ایک سابق پرائمری سکول میں انہوں نے اسکو شفٹ کیا تھا وہاں پر ابھی بھی بچیاں زمین پر بیٹھتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہیں ناں؟

جناب نثار صفدر خان: نہیں، میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: تو پھر Supplementary Question کریں نا۔

جناب نثار صفدر خان: سر ! میرا سپلمنٹری کوسچن یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب کو بھی ایک دفعہ لے کر گیا تھا اپنے ڈگری کالج مین اور وہاں پر بچیاں زمین پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں ڈگری کے لئے نیا ڈگری کالج بنا کر دیں، ساتھ زمین بھی ہے اور میری اس دفعہ جو Next year 2004-05 کی۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ ڈسکشن کر رہے ہیں آپ سپلمنٹری کوسچن کریں۔

جناب نثار صفدر خان: سر! میرا یہ سپلمنٹری کوئسچن ہے۔ ہمارا جو سکول ہے، اس پرائمری سکول میں ہمیں نئی بلڈنگ بنا کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے Fresh Question لے کر آئیں۔ فریش کوئسچن۔

جناب حفیظ: اللہ خان علیزئی: سر سپلمنٹری سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: سر! میں یہ پوچھنا چاہا ہوں وزیر صاحب سے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک سال کے دوران کتنے سکول بنے ہیں اور کتنے کمرے بنے ہیں۔

جناب سپیکر: فریش سوال لائیں۔ سوال نمبر 365 منجانب جناب تاج الامین صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔ Absent۔ سوال نمبر 392، جناب سعید گل صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی Absent، سوال نمبر 399 منجانب جناب مظفر سید ایڈوکیٹ، رکن صوبائی اسمبلی۔ سوال نمبر 432 منجانب جناب شاہ حسین، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 432 _ جناب شاہ حسین: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل الائی کے تمام سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سائنس ایک اہم مضمون ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تحصیل الائی کے عوام کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے اور حکومت کب تک ان سکولوں میں سائنس ٹیچرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم: (الف) یہ درست ہے کہ تحصیل الائی کے تمام سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سائنس ایک اہم مضمون ہے۔

(ج) صرف تحصیل الائی کے عوام کا یہ مسئلہ نہیں بلکہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے۔ سائنس ٹیچرز کی کمی ہے اور عنقریب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سائنس ٹیچرز بھرتی کرنے کا پروگرام ہے۔ جب بھی سائنس ٹیچرز دستیاب ہونگے تو تحصیل الائی کے سکولون میں تعینات کردئے جائیں گے۔ بہر کیف محکمہ تعلیم بٹگرام

اس سلسلے میں پوری کوشش کر رہا ہے کہ ضلع بٹگرام کے ہر سکول کو سائنس ٹیچرز بالخصوص اور باقی سٹاپ کی کمی کو بالعموم پورا کرے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 510۔

جناب محمد آمین: شکریه جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: په دې نه وروستو اخلو پاتې شوے دے۔

جناب محمد آمین: سپیکر صاحب، دا زما سوال نمبر 510 دے۔

جناب سپیکر: اخلو جی۔ ممد آمین صاحب۔ سوال نمبر 510، منجانب جناب محمد امین صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 510 _ جناب محمد امین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نجی شعبے میں قائم تعلیمی اداروں کی امداد اور ان میں اصلاح اور بہتر خدمات حاصل کرنے کے لئے صوبہ سرحد میں فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے نام سے ایک کارپوریٹ ادارہ قائم ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جناب وزیر تعلیم صاحب اس ادارے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے وائس چیئرمین ہیں؛

(ج) اگر الف وب کے جوابات اثبات میں ہو تو۔

(1) گزشتہ تین سالوں میں اس ادارے کی تنخواہوں، مراعات، کرایوں اور بلوں پر کتنا خرچ آیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

(2) گزشتہ تین سالوں کے دوران اس ادارے نے اپنی قانونی ذمہ داریوں میں کون کون سی ذمہ داریاں پوری کی ہیں۔

(3)۔اس ادارے کو طلبہ اور طالبات کی امداد کے لئے جو دس کروڑ روپے فراہم کئے گئے تھے، گزشتہ تین سالوں میں سرکاری سکولوں اور کالجوں وغیرہ میں پڑھنے والے مستحق طلبہ اور طالبات کو کتنی رقم دی ہے۔

(4)۔ موجودہ حکومت بننے کے بعد فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے کتنے اجلاس اور کسی کی سربراہی میں منعقد ہوئے ہیں؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(1) گزشتہ تین سالوں (2000-01, 2001-02, 2002-03) میں مختلف مدوں میں اخراجات کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

(2) تعلیمی اداروں کی مالی معاونت، فاؤنڈیشن کی تنظیم نو، آٹھ کالجوں کا قیام، وظائف کی تقسیم، فرنٹیئر ایجوکیشن اکیڈمی کا قیام، ایک سیمنار اور اساتذہ کی تربیت کے لئے پانچ ورکشاپوں کا انعقاد عمل میں آیا ہے۔

(3) گزشتہ تین سالوں میں دس کروڑ روپے کے منافع کو گزشتہ سال 2002-03 میں وظائف کی صورت میں جزوی طور پر مبلغ /27,72,000 روپے مختلف اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نادار لیکن مستحق طلبہ میں ان اداروں کی استطاعت سے تقسیم کیا گیا ہے۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو)

(4) موجودہ حکومت میں بورڈ کے دو اجلاس بالترتیب مورخہ 16 جنوری اور 26 جولائی 2003 کو جناب عزت مآب گورنر صاحب کے زیر صدارت ہوئے۔

جناب محمد امین: شکریه، سپیکرصاحب۔ دې سوال سلسله کښې جی زما يو سپليمنټری کوئسچن دا دې چې د فرنټيئر ايجوکيشن فاؤنډيشن په ايکټ کښې دا خبره ليکلې شوې ده چې په دې چې د بورډ آف ډائريکټرز چيئرمين به وزيراعلیٰ وی د صوبې خو دلته کښې دا خبره، دوئ جواب مونږ ته راکړے دے چې " موجودہ حکومت میں بورڈ کے اجلاسات بالترتیب مورخہ 16 جنوری اور 26 جولائی 2003 کو جناب عزت مآب گورنر سرحد کے زیر صدارت ہوئے۔" زه جی دا سوال کومه چې چيئرمين د بورډ آف ډائريکټرز چې دې نو هغه وزير اعلیٰ دې نو چې ګورنر صاحب په کوم بنياد باندې په دے-----

جناب سپیکر: دا Amendment به روستو راغلې وی زما په خیال، او دا Amendment روستو راغلې او تاسو پاس کړے دے، په دې معزز ایوان نه تاسو پاس کړے دے۔

وزیر تعلیم: جی دا نه دے جی۔ سپیکرصاحب، زه وضاحت کوم۔ دا مونږه اوس کیبنټ کښې فیصله کړې ده جی هغه لاء ته تلې ده، لاء کښې ئے Vet کوی نو بیا به اسمبلئ ته راځی، هغه ایلیمنټری ایجوکیشن فاؤنډیشن وو، دا فرنټیئر ایجوکیشن فاؤنډیشن دے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر402، منجانب جناب پیر محمد خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 402 _ جناب پیر محمد خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24 مارچ سے 26 مارچ 2003 تک محکمہ تعلیم کے زیر انتظام پرل کانٹیننٹل ہوٹل پشاور میں ایک ورکشاپ کااہتمام کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ورکشاپ پر اخراجات بھی آئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بتایا جائے کہ مذکورہ ورکشاپ پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں۔24مارچ تا26مارچ 2003 کو محکمہ تعلیم کے زیر انتظام ایک سہ روزہ تعلیمی ورکشاپ کااہتمام کیا گیا۔اس ورکشاپ کا عنوان "صوبہ سرحد کے لئے تعلیمی پالیسی اور حکمت عملی" تھا۔ مذکورہ ورکشاپ کے انعقاد کا مقصد صوبہ سرحد کی تعلیمی پالیسی اور حکمت عملی میں موجودہ حکومت کی ترجیحات کاتعین اور لائحہ عمل کو شامل کرنے کے لئے ماہرین تعلیم اور علماء کرام کی رائے لے کر سفارشات مرتب کرنے تھے۔

(ب) جی ہاں کہ مذکورہ ورکشاپ پر اخراجات آئے ہیں۔

(ج) مذکورہ ورکشاپ کے تمام تر اخراجات جی ٹی زیڈ اور ڈی ایف آئی ڈی نے برداشت کئے۔اخراجات کا منبع حکومت جرمنی اور حکومت برطانیہ کے تکنیکی معاونت کے زیر انتظام صوبہ سرحد میں تعلیم کے فروغ کے لئے مہیا کئے گئے تکنیکی معاونت فنڈز ہیں۔ایسے تمام تر فنڈز کا انتظام اور کنٹرول ہمیشہ معاون ممالک کے

نمائندوں کے زیر نگرانی ہوتا ہے جس کی تفصیل حکومت صوبہ سرحد کو نہیں دی جاتی۔ محکمہ تعلیم کو مذکورہ ورکشاپ پر اٹھائے جانے والے اخراجات کا علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: زما په خیال کوټه خو دې خپله ختمه کړې ده۔

جناب پیر محمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ نه صرف هسې دا تپوس کوم چې ما د دوئ نه تپوس کړې وو چې په دې خرچې څو راغلې ده؟ هغه ئے نه ده ښودلې پکار ده چې مونږ ته۔ دا ښودلې وے چې په پرل کانټیننټل کښې مونږ ورکشاپ کوؤ کنه په دې په ځائې مونږ سره سرکاری ہالونه شته، په هغې کښې ئے نه دے کړې او په انټرکانټ کښې په هغې خرچې څو راغلې ده، د هغې تفصیل پکار دے۔ ما تفصیل غوښتلې دې آیا د هغې خرچې ښودلو ته دوئ تیار دی؟ بیا چې کومه خرچې راغلې ده، هغه زمونږ د صوبائی حکومت نه، مونږه نه پکښې څه حصه، تاوان پکښې شوې دې که نه دے شوې؟ د هغې وضاحت د دوئ اوکړی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا فضل علی صاحب۔

وزیر تعلیم: ډیر واضح جواب دے جی۔ دا خرچې مونږه نه ده کړې جی۔ دا خرچې بهرنو خلقو کړې ده۔ د هغوی خپل Consultants وی او هغوی خپله خرچې پخپله مرضئ باندې چې چرته ئے خوښه وی، هلته کوی البته مونږ ورته دا ریکویسټ کړے دے چې مونږ په داسې اعلیٰ هوټلو کښې مه کوئ خو دا د هغوی خپل یو نظام وی او نه هغوی مونږه ته دا خرچې ښائی۔ دغه خبره ده جی، دیکښې بل څه خبره سیوا نشته۔ زمونږه پکښې څه شئ نه دے لګیدلې د صوبې جی۔

جناب سپیکر: Next jee۔ سوال نمبر 514، منجانب جناب فیصل زمان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

راجہ فیصل زمان: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر! میرا خیال ہے آج آپ کا موڈ کوئی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرا موڈ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے، بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔

راجہ فیصل زمان: میرا خیال ہے کہ اب میں مطمئن ہو جاؤں۔

جناب سپیکر: آپ کی اطلاع کے لئے اور آپ کو خوشخبری دینے کے لئے بالکل ٹھیک ٹھاک ہے، انشاءاللہ۔

* 514 _ جناب فیصل زمان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہری پور کی تحصیل غازی میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول حسن پور کی عمارت گزشتہ پانچ سالوں سے بالکل تیار ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عمارت مخدوش ہو رہی ہے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں آسامیوں کی منظوری تاحال نہیں دی گئی ہے؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکول کے لئے کب تک آسامیوں کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) مذکورہ سکول کے لئے آسامیوں کی منظوری کا کیس بذریعہ چھٹی نمبر SO(B&A)4-29/64/ND/DATED: 28-2-2004 محکمہ خزانہ کو بھیجا گیا ہے۔ جونہی محکمہ خزانہ آسامیوں کی منظوری دے گا ان پر تقرریاں عمل میں لائی جائیں گے۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر شکریہ۔ آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہری پور کی تحصیل غازی میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول حسن پور کی عمات گزشتہ پانچ سالوں سے تیار ہے، جی انہوں نے کہا کہ بالکل درست ہے۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عمارت مخدوش ہو رہی ہے۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں آسامیوں کی منظوری تاحال نہیں دی گئی۔ جناب سپیکر، یہ سب کو پتہ ہے، ظاہر ہے آسامیاں نہیں ہونگی تو بند ہے لیکن کب کھلیں گے؟ پانچ سال تو ہو چکے ہیں اگر اللہ نے چاہا انشاءاللہ اگر آئندہ پانچ سالوں میں کھلنے کا امکان ہے تو مجھے بتادیں تاکہ میں اپنے عوام کو حوصلہ دوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، مولانا فضل علی صاحب۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! میں فیصل زمان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کو فکر پڑی ہے اپنے سکول کی پانچ سال بعد۔ اس میں تو واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ اس کی پوسٹوں کی سینکشن کے لئے ہم نے محکمہ

خزانہ کو چھٹی بھیجی ہے اوران شاءاللہ عنقریب مہینے کے اندر اندر میرے خیال میں وہ باقاعدہ شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: Next، سوال نمبر 516۔

جناب پیر محمد خان: سپیکرصاحب! زه لږ شارټ کټ غوندې سوال کوم ضمنی، دا ډیره اهمه خبره ده. دا ټوله صوبه کښې مونږ ته مسئله ده. محکمه خزانه به په دې پوسټونو منظوری کله کوی ځکه چې په دې قسمه زمونږه هم محکمه خزانه ته کیسونه په مخه روان دی او هغوی ئے نه کوی. آیا محکمه خزانه به په میاشت کښې د ننه دا پوسټونه ورکړی؟

جناب سپیکر: دا کوئسچن به د محکمه خزانه نه اوکړئ کنه چې شومره Pendency درسره ده؟

جناب پیر محمد خان: دا خو په دې سره Related دے کنه ځکه چې دوه میاشتې اوشوې چې هغوی وائی چې لیږلې دے، محکمه خزانه به کله په دې Approval ورکوی؟

جناب سپیکر: جی، Next سوال نمبر۔۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: سپیکرصاحب! تاسو خو وزیران جواب ته نه پریږدئ، پخپله ئے جواب کوئ نو په دې خو مطلب دا دے چې۔ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه تاسو فریش کوئسچن کوئ په دې وجه باندې. نه نه، تاسو فریش کوئسچن کوئ.

جناب پیر محمد خان: نه جی، فریش کوئسچن نه دې. ګورئ جی دوه میاشتې اوشوې، هیڅ څه دغه ئے نه دی رالیږلی.

جناب سپیکر: دا فریش کوئسچن دے، د فنانس متعلق دے. د فنانس متعلق سوال راوړئ، جواب به درته ملاؤ شی.

جناب پیر محمد خان: ګورئ جی دا بې انصافی ده چې د وزیر په ځائے جواب تاسو کوئ.

جناب سپیکر: سوال نمبر516، منجانب جناب مولانا نظام الدین صاحب، ایم پی اے۔

* 516 _ مولانا نظام الدین: کیاوزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے گورنمنٹ مڈل سکول میں پہلے ٹی ٹی اور پی ای ٹی اساتذہ تعینات تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے سکولز میں بحیثیت مسلمان اسلامی تعلیمات انتہائی ضروری ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے بھی ضلع سوات کے مڈل سکولوں سے ٹی ٹی کی پوسٹیں ختم کی گئی تھیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا یہ اسلامائزیشن کے خلاف نہیں، حکومت اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں؟

وزیر تعلیم: (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہیں۔

(د) کسی بھی مڈل سکول سے معلم دینیات (TT) کی آسامی ختم نہیں کی گئی۔اور مڈل سکولز میں T.T اساتذہ اپنی ڈیوٹی باقاعدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔تاہم اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ایسے نئے سکول جن کو پرائمری سے مڈل کا درجہ دیا گیا۔ان کیلئے T.T کی آسامیاں منظور نہیں ہوئیں مگر محکمہ کی کاوشوں کی وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن پر یہ D/2-1/2002-03/Middle Schools SAP-7 مورخہ 31.5.2003 صوبہ بھر میں 190 مڈل سکولوں کیلئے T.T آسامیوں کی منظوری دے دی گئی۔

مولانا نظام الدین: دیکښې جی زما یو دړې سوالات دی خو دهغې نه وړاندې زهٔ اول د منسټر صاحب ډیره شکریه ادا کوم چې دوئ د ټی ټی پوسټونه بحال کړی دی۔ سوال زما دا دے چې سوال کښې مونږه د پی ای ټی هم تپوس کړے دے د پی ای ټی پوسټونو په باره کښې تو اوسه پورې څه په نه لګی چې بحال شوی دی که نه دی ؟ او دوئم سوال پکښې زما دا دے چې د ټی ټی باره کښې دې اسمبلی سفارش کړې وؤ، اے ټی، ټی ټی خالی پوسټونو د پاره چې هغوی ته د سوله

ګریډ ملاؤ شی، تر اوسه دهغې د پاره هیڅ هم او نه شو۔ هغې باره کښې منسټر صاحب دوئ څۀ کړی دی، د مونږ ته وضاحت اوکړی او بله خبره دا چه زمونږه سوات کښې چې کله ریاست وؤ نو هلته کښې په پرائمری سکولونو کښې هم ټی ټی استاذان وؤ او چې کله بیا ادغام اوشو نو زمونږه د پاکستان سره دا معاهده شوې وه چې زمونږه څۀ قسمه چې دی نو دغه به دی هغه هر څه به تاسو په خپل ځائې پریږدئ او هغې کښې به څه ګتې شتې نه وهلې کیږی لیکن کله بیا۔ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو مولانا نظام الدین صاحب خپل سوالونه اوګورئ، جوابات اوګورئ که په هغې کښې څۀ کمې دی نو سپلیمنټری کوئسچن اوکړئ۔ دا تاسو چې کومې خبرې کوئ نو دا نوی Fresh information دی دا د رولز او د قواعدو خلاف دی په دیکښې که څه کمې وی نو په دیکښې سپلیمنټری کوئسچن اوکړئ تاسو جواب اوګورئ۔

جناب پیر محمد خان: په دې سوال کښې کمې شته کنه۔ دے جواب کښې تاسو دا (د) جزو اوګورئ جی۔

مولانا نظام الدین: منسټر صاحب به دهغېوضاحت اوکړی چې د سوات کښې دا د ټی ټی پوسټونو (پرائمری) د بحال کیدو د پاره دوئ څه ټګ و دو کوی که نه کوئ؟

جناب سپیکر: جی، منسټر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دې سره سره زۀ ضمنی پکښې بل کومه په دې په دې جواب کښې۔۔۔۔

وزیر تعلیم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا اول سوال، زۀ خو د نظام الدین صاحب هم شکریه ادا کوم جی دا ټی ټی پوسټونه ختم کړی وو، مونږ پکښې دوباره اچولی دی۔دوئم کوم سوال دوئ کړے دے د پی ای ټی باره کښې نو پی ای ټی زمونږ د طرف نه تلې دے محکمه خزانې ته، هغې نه لا څۀ جواب په هغې مونږ ته نه دې موصول شوې جی۔ څومره پورې چې د ګریډ مسئله ده جی نو هغه دلته سټینډنګ کمیټئ ته حواله کړې شوې وه او زمونږ حبیب الرحمن صاحب موجود دے، زمونږ سیکرټری ییښې وؤ، باقاعده په هغې باندې فیصله شوې ده، هغه هم

تلې ده محکمه خزانې ته او پاتې شوه درئمه خبره د سوات سره متعلق نو زما په خیال باندې چې مکه سوات اختیار کښې راغې، ظاہره خبره ده په هغې باندې هم دغه قانون به لاګو کیږی نو هغه چې متعلقه چا سره سوال وی، هغوی به جواب ورکړی جی او البته زمونږ کمیشن دا سفارشات کړی دی چې پی ټی سی آئنده د پاره بیا تاسو بھرتی کوئ نو هغې سره سره چې کم از کم ناظره قرآن هغه له ورځی نو دې سره پرائمری سکولونو کښې به هم د قاریابو دغه بحال شی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 517 منجاب جناب امیر رحمان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 517 _ جناب امیر رحمان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈگری کالج شیوہ (صوابی) میں لیکچرار کی کئی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس فور اور کلرکوں کی آسامیاں بھی خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ بالا آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم) (الف) جی ہاں، یہ بات یہاں تک درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج (صوابی) میں دو لیکچرار کی آسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ بات بھی یہاں تک درست ہے کہ مذکورہ کالج میں کلاس فور آسامیاں خالی ہیں اور کلرک کی کوئی آسامی خالی نہیں۔

(ج) مذکورہ بالا آسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) نائب قاصد________1

(2) چوکیدار________2

(3) لیبارٹری اٹینڈنٹ____2

(4) خاکروب________ 1

کل تعداد_________ 6

جناب امیر رحمان: بسم الله الرحمن الرحیم ہ جناب سپیکر صاحب! په دې سوال د جز (الف) په جواب کښې دوئ ورکړی دی چې دوه د لیکچرر پوستونه دیکښې خالی دی، دیکښې جی یو پوسټ د پرنسپل خالی دے، دوه د لیکچرر دی۔ او

هغه هم د انګریزئ لیکچران دی، دې سره جی د ایس۔ ډی۔پی پوسټونه پکښې هم نشته، دا سینئر ډپلومه هولډر فزیکل ایجوکیشن او د لائبریرین ورسره هم نشته۔ دوئم کښې دوئ بیا ورکړی دی چې یره دا په دې کلرکانو او د کلاس فورو چې کوم جوابونه راغلی دی نو زهٔ د منسټر صاحب نه د سوال کوم چې په دې کلاس فورو باندې به کله کسان اغستې شی یا دا Vacant دوه پوسټونه چې کوم دوئ ښودلی دی، د انګلش دا لیکچران چې دی، په دې باندې به کله کسان اغستې شی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب امیر رحمان: بل ځائې کښې جی د مالی او د نائب قاصد چې دے نو پوسټونه نشته۔

وزیر تعلیم: شکریه، جناب سپیکر صاحب، زمونږه امیر رحمان خان چې کومه خبره دا اوچته کړې ده، زما خیال دے ده ته پته نشته چې هلته پرنسپل راغلې دې جی۔ دې وائی پرنسپل نشته خو پرنسپل راغلې دې باقاعده هغه کالج ته، لږ معلومات دهغې اوکړه پاتې شو دا دوه لیکچران نو دا ټوله صوبه کښې کمې دے جی، مونږ دوه نیم سوؤ پوسټونو ریکویسټ کړې وو محکمه فنانس ته، هغوی څه Observations په هغې باندې اوکړلو نو دوباره ورته مونږه هغه بیا لیږی دی، دا په ډیرو ځایونو کښې جی کمې دے، او په دې دا به مونږ ان شاء الله دا پوره کوؤ او اوس پاتې شوه د کلاس فور مسئله نو هغه خو امیر رحمان ته پته ده چې کلاس فور په هغې باندې بهرتی شوی دی جی۔ دهٔ په هغې دا مخکښې خبره چې کړې وه، هغه بنیاد باندې ئے کړے وه هغه تیره اسمبلی کښې۔

جناب امیر رحمان: دیکښې جناب سپیکر صاحب دوئ وائی چې پرنسپل صاحب راغلې دے خو اوسه پورے له پرنسپل صاحب هلته نشته۔ نن هم ما سحر ټیلی فون کړې وو هلته کښې نهٔ پرنسپل شته۔ که دغه وی دوئ د مونږ ته وضاحت اوکړی چې کوم پرنسپل ورغلې دې؟ څه ئے نوم دے او د کوم ځائې دے؟ مونږ ته د صرف نوم اوښائی چې د کوم ځائې دے یا د کوم ځائې نه راغلې دے؟ دهغه نوم د مونږ ته اوښائی، د کلاس فور خبره ده، کلاس فور هم چې دغه شان چې

څنګه دوئ خبره کوی چې یره اپوزیشن به مونږه سینې سره لګوؤ، اپوزیشن خو دوئ د دیوال نه هم بهر غورزولی دی۔ هغه هم خپل کسان ئے اغستې دی اوس که پکښې یو کس نیم وی، هغه به هم دوئ اخلی نو بالکل دا دوئ چې څه وائی دا هسې وائی مطمئین زهٔ په دې جواب نه نه یم جی۔

جناب سپیکر: مختیار علی۔

مختیار علی خان: دیکښې زما ضمنی سوال دې جی۔ دې وائی چې په دیکښې دا جواب راغلې دے چې دا آسامئ دیکښې خالی دی جی۔ کلاس فور پکښې شپږ ټول تعداد ئے ښودلې دې۔ منسټر صاحب اوس دا جواب اوکړو چې یره دغه آسامئ پکښې اغستلې شوی دی او زما په خیال چې هغه اغستلی شوی کسان چې د دوئ نه تپوس نهٔ دے شوې هغه پرنسپل په خپله خوښه اغستی ؤو، هغه هم بیا دوئ بدل کړی ؤ، لرې ځائے ته ئے ویشتې ؤ د دغې کلاس فور په بهرتئ باندې، خو دیکښې جواب دا راغلې دې چې دا خالی دی او منسټر صاحب پخپله خلې باندې په فلور وائی چې دا اغستی شوی دی۔

وزیر تعلیم: زما خیال دې امیر رحمان صاحب خو ډیر هوښیار سړې دے، د صوابی زمونږ ډیر ښه ملګرې دے پکار ده چې دوئ په دې باندې پوهه شوی وې۔ دا سوال خو ډیر مخکښې راغلې وو جی د هغې جواب ورکړې شوې دې ما اوس فریش پوزیشن دوئ ته بیان کړو۔ دے وجه نه دوئ د پرنسپل نه هم نه دی خبر او دا خو په لکهونو استاذان دی جی د کوم کوم پرنسپل او استاذ نوم به زه یاد ساتم چې دے وائی ما ته چې دے د نوم اوښائی۔ نوم به ورته روستو اوښایم۔

جناب امیر رحمان :ته په دې محکمې وزیر ئے، تا ته خپله پته نشته نو ما نه څه له ګله کوې؟ تا ته خپله پته نشته۔ د کلاس فور دا وضاحت د اوکړی چې دا کوم اغستی شوی دی۔اوس هم په دیکښې Vacant پوسټونه شته او د هغې د پاره دهٔ پخپله دا خط ورکړے دے چې دا کس واخله نو دا جائز دی؟

جناب مختار علی: سپیکر صاحب! دا وضاحت د اوشی چې دا سوال کښې دا جواب چې کوم راغلې دې دا ټهیک دے او که دا په فلور چې وائی دغه خبره ټهیک ده ؟ په دې وضاحت د اوکړی۔

جناب سپیکر: مولاناصاحب۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب ! دا وضاحت خو ما اوکړو چې دا سوال مخکښې ورکړې شوې وؤ جې دهغې مطابق جواب لیکلې شوې وو چې هغه وخت له آسامئ خالي دي۔ اوس، چې کله اسمبلئ ته راغې دا خو دوه درې سیشنه داسې چلوؤ چې د سوال جواب هډو شوې نه دے جې سوال و جواب، کوئسچن آور نه دے راغلې نو دا هغه جوابونه وو۔ پوزیشن واضح دے اوس۔

جناب سپیکر: صحیح ده، Nextسوال نمبر520 منجاب جناب قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

قاری محمد عبداللہ: شکریہ،جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کلاس فور والا خو ستاسو په ایجنډا باندې ایټم پروت دے۔ هغوی وائی پرنسپل راغلې دے۔ هغوی په۔ ----

قاری محمد عبداللہ: جی پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر صاحب! جب آپ نے ایک مرتبہ مجھے فلور دیدیاتو کیااب مزید گفتگو جاری رہنے کی گنجائش ہے؟ یہ کوسچن ہے۔

جناب سپیکر: قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب!

جناب امیر رحمان: دې د هغې نوټس به ورکوم بیا۔

جناب سپیکر: کوره منسټر ته ته اووئیل چې پرنسپل تلې دے۔ د پرنسپل۔ ---

جناب شاد محمد خان: زما خبره واؤرئ جی، زما خبره واؤرئ عرض دا دے چې - ---

جناب سپیکر: جی شاد محمد خان۔ تاسو کښېنئ۔ شاد محمد خان صاحب!

(تالیاں)

جناب شاد محمد خان: جهګړه په پرنسپل ده جی، ما ته ټی ای، ډی ای راکړئ، ګاډې راسره دے۔ ځائے د اوښائی، نامه د اوښائی چې د کوم کلی دے، څه ئے نامه ده، زه ورپسې ځم۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب، ځومره پورے چې د پرنسپل د تعیناتئ تعلق دے، منسټر صاحب په فلور باندې اووئیل چې هغه تلې دے۔ اوس که نه وی تلې نو مطلب دا دے چې د دغې بیا بله Remedy شته۔ هغوی اووئیل چې د پرنسپل دا سوال مخکښې ووا و Fresh information دا دی چې پرنسپل هغوی لیږلې دے او اوس که نه وی تلې، آرډر نه وی شوې، کیدې منسټر صاحب تاسو ته کاپی درکړی، که درځئے نه کړو نو بیا تاسره بله Remedyهم شته جی۔

جناب امیر رحمان: منسټر صاحب جی په دې نه ځان نه خبروی چې دې ته پرنسپل راغلې یا نه دے راغلې؟

جناب سپیکر: Next، قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! نه، یوه خبره کومه کنه جی، ګوره ته سپیکر ئے، دا اسمبلی، په دې ایوان څه تقدس دے، دې ایوان ته چې جواب راځی نو درست پکار دے که غلط؟ نه، جواب غلط دے۔ سپیکر صاحب! دا جواب تاسو کتلې دے چې دا ٹهیک دے که غلط دے؟

جناب سپیکر: قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب۔

جناب پیر محمد خان: ګوره جی دلته چې جواب راځی نو، جواب خو ٹهیک پکار دے کنه دلته کښې بره هغوی وائی چې ۔۔۔

جناب سپیکر: پیر محمد صاحب تاسو کښېنئی۔

جناب پیر محمد خان: ګورئی جی، په (ب) کښې تاسو اوګورئی هغه وائی چې کلاس فور آسامئ خالی دی او دلته کښې ئے دوه چوکیداران ورکړی دی، دا کوم جواب ٹهیک دے؟

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب تاسو کښېنئ۔ پیر محمد خان صاحب، پلیز۔ قاری عبدالله بنگش صاحب۔

* 520 _ قاری محمد عبداللہ: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ توغ چھپری ہنگو میں تین سال قبل مڈل سکول تعمیر کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو تاحال سٹاف بھی مہیا نہیں کیا گیا ہے نیز مذکورہ سکول کو تاحال محکمہ نے اپنی تحویل میں نہیں لیا ہے،

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سکول کو اپنی تحویل میں لینے اور سٹاف مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ سکول مذکورہ کو تحویل میں لیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کی دی گئی ہے سکول محکمے کی تحویل میں ہے۔ آسامیوں کی منظوری بھی ہو گئی ہے لہذا عنقریب نئی تقرریوں کے بعد سٹاف مہیا کر دیا جائے گا۔

قاری محمد عبداللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ضمنی کوسچن سے پہلے میں یہ گزارش کرونگا کہ ہم سب کو ایوان کے آداب کا انتہائی خیال رکھنا چاہیے۔ جب جناب سپیکر کہہ دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر ان کے کہنے کے مطابق ہی عمل کرنا چاہیے۔ یہ جو میرا سوال ہے جناب نمبر 520 اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپلیمنٹری کریں۔

قاری محمد عبداللہ: سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ " آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو تاحال سٹاف بھی مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ نیز مذکورہ سکول کو تاحال محکمہ نے اپنی تحویل میں نہیں لیا ہے"۔ یہاں یہ یہ فرمارہے ہیں جواب میں کہ "درست نہیں ہے"۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہاں یہ سوال دو باتوں کا ہے، ایک تو یہ کہ محکمہ نے اپنی تحویل۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب! مختصر سپلیمنٹری کریں جو آپ کو اس میں نظر نہیں آتا جی۔

قاری محمد عبداللہ: اس میں ہے کہ سٹاف بھی مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ عرصہ تین چار سال سے اس میں سٹاف نہیں ہے۔ اس کی بلڈنگ خراب ہو رہی ہے تو کیا منسٹر صاحب فوری طور پر اس سکول کو سٹاف دینے کے بارے میں مزید مہربانی فرمائیں گے کہ کچھ تاکید کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: جی دیکښې زما سپلیمنټری دے هغه ځکه چې دا زما حلقې سره تعلق ساتی۔ دا د قاری صاحب صرف کلې دے، حلقه ئے نه ده۔ دیکښې سپیکر صاحب، زما سپلیمنټری دا دے۔۔۔

جناب سپیکر: عتیق الرحمان صاحب! ستا څه سپلیمنټری دے ؟

جناب عتیق الرحمان: دا حلقه هم زما ده او د قاری صاحب کلې دے۔ دیکښې سپلیمنټری زما دا دے چې دے وائی چې تحویل کښې مو اغستې دے، دا تحویل کښې اغستل څنګه وی چې د هغې بلډنګ خراب دے، سټاف پکښې نشته او هغه سکول په ورانیدو دے او کیدې شی چې دوئ څو پورې سټاف ورته مهیا کوی، د هغه ټائم پورے به دا سکول وران شوې وی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! دا ډیر ښه سوال دے چې زمونږه قاری عبدالله صاحب راوړې دے او عتیق الرحمان صاحب په هغې کښې سپلیمنټری سوال هم اوکړو جی۔ دا خبره سپیکر صاحب، په ریکارډ باندې ده چې شپږ اووه کالو نه بهرتئ نه دی شوی۔ هغې وجې نه ډیر سکولونه خالی دی۔ مونږ حکومت اغستو سره د ټولو نه اول په Sanctioned پوسټونو باندې بهرتئ شروع کړې۔ بیا مو ایس۔ ای ټیز پروموټ کړل۔ بیا ایک هزار ایس۔ ای ټیز نور بهرتی کوؤ۔ بیا پی۔ ټی۔سی بهرتی کوؤ نو اوس مونږه ورته ویئلی دی چې عنقریب مونږ درله سټاف هم درکوؤ او تحویل کښې اغستلو معنیٰ دا ده چې کله د سکول بلډنګ برابر شو، سی اینډ ډبلیو والا یا ټهیکیدار یا چا محکمې تا حواله کړو، تحویل کښې اغستلو دا معنیٰ ده۔ نو زمونږه ډیر زر کوشش دا دے چې ټولو سکولونو ته سټاف ورکړو جی او چې څومره سکولونه بند دی، دا ټول چالو کړو۔

جناب سپیکر: جی، Next، دا تاسو چې د بلډنګ کوم سوال۔ ۔۔۔

جناب عتیق لرحمان: د شپږو کالونه په تحویل کښې اغستلې شوے دے۔ په دې تحویل مطلب څه دے چې هیلتھ ایجوکیشن بیخی ډیپارټمنټ نشته۔ که ایجوکیشن ډیپارټمنټ وی نو هغوی لا سټاف ورته ولې نه ورکوی؟

جناب سپیکر: هغوی وائی چې منظوری شوې ده، د سټاف د تقررئ د پاره بندوبست کوؤ کنه۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میرا سپلیمنٹری ہے۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! چونکہ سوال میں نے کیا ہے، واقعی عتیق الرحمان صاحب کا حلقہ ہے، اس سلسلے میں اتنی سی ریکویسٹ ہے کہ منسٹر صاحب سے جتنا بھی ہوسکے جلد از جلد تاکید سے اس معاملے کو حل فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، مرید کاظم صاحب! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

سید مرید کاظم شاہ: سر! میرا سپلیمنٹری ہے کہ یہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا ہے کہ "یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کو تاحال سٹاف بھی مہیا نہیں کیا گیا۔" تو وہ کہہ رہے ہیں "یہ درست نہیں ہے"۔ مہیا نہیں کیا اور ادھر کہتے ہیں کہ ابھی منظوری ہوئی ہے، ابھی تقرری ہوئی ہے تو یہ کیسا جواب ہے جی؟

وزیر تعلیم: میرا خیال ہے مرید کاظم صاحب کی نظر صرف ایک بات پر لگی ہے جی۔ سپیکر صاحب! یہاں پر لکھا ہے کہ " آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو تاحال سٹاف بھی مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ نیز مذکورہ سکول کو تاحال محکمہ نے اپنی تحویل میں نہیں لیا ہے" یہ صرف ایک بات کا جواب ہے جی، درست نہیں ہے جی کہ تحویل میں نہیں لیا گیا ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: یہ جواب دیا ہے انہوں نے۔۔۔۔

وزیر تعلیم: نہیں، نہیں، میں بتاتا ہوں، مجھے فلور دیا گیا ہے صبر کریں۔

Mr. Speaker: Please, please, please.

وزیر تعلیم: یہ صرف سوال کے ایک جزو کا جواب ہے جی۔ جو دوسرا جزو ہے اس کا جواب جی جز "ج" پہ آپ دیکھیں، "جیسا کہ جزو (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے سکول محکمے کی تحویل میں ہے۔ آسامیوں کی منظوری بھی ہو گئی ہے، لہذا عنقریب نئی تقرریوں کے بعد سٹاف مہیا کر دیا جائے گا"۔ اس میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس میں ایسی کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Next، سوال نمبر 528 منجانب میاں نثار گل صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: سوال آپ سر، ایک چیز دیکھ لیں سر۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، میاں نثار گل صاحب۔
سید مرید کاظم شاہ: سر! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔
جناب سپیکر: جواب آیا ہے۔
جناب عتیق الرحمان: غلط جواب آیا ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب، غلط جواب آیا ہے۔
جناب سپیکر: جب غلط جواب آیا ہے تو کوئی اور بھی طریقہ ہے۔ جب غلط آیا ہے۔۔۔
قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اگر جلد اساتذہ کی تقرری کی یقین دہانی کراتے ہیں تو ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔
جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔
* 528 _ میاں نثار گل: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے بیشتر ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سائنس ایک اہم مضمون ہے؟
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کرک کے جن ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز موجود ہیں اور جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز موجود نہیں ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز حکومت مذکورہ سکولوں میں کب تک سائنس ٹیچرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) درست نہیں کیونکہ ضلع کرک کے ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز تعینات ہیں۔
(ب) درست ہے۔
(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔ ضلع کرک کے تمام ہائی۔ ہائیر سیکنڈری سکولوں میں سائنس ٹیچرز کی تعیناتی عمل میں لائی جا چکی ہے۔
میاں نثار گل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے وہ یہ ہے کہ "ضلع کرک کے جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز موجود ہیں اور جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز موجود نہیں ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے" جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے سوال کا استحقاق مجروح ہوا ہے، وہ اس لئے کہ تقریباً چالیس، پچاس

ٹیچرز کی تفصیل بھی مجھے ادھر نہیں مل سکتی اور جواب دیا جاتا ہے کہ تمام میں موجود ہیں۔ یہ بہت اہم سا سوال ہے اس لئے میں نے شامل کیا تھا کہ جناب سپیکر، جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز ہوتے ہیں، وہ اپنے سبجیکٹس میں کوالیفائیڈ نہیں ہوتے۔ کیمسٹری، اردو والا پڑھاتا ہے، فزکس دوسرا پڑھاتا ہے اسی لئے Disturbance پیدا ہوتی ہے۔ مین نے جو تفصیل مانگی تھی، وہ مجھے نہیں ملی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، منسٹر صاحب! میاں نثار گل صاحب کے سوالوں کے جز(ج) کے بارے میں آپ خود مطمئن ہیں؟

وزیر تعلیم: جی بالکل۔

جناب سپیکر: کیسے؟

وزیر تعلیم: زه داسې مطمئن يم سپيکرصاحب، سوال دا دے چې آيا دې مياں نثارگل صاحب سره دا فکر دے چې کوموسکولونو کښې زمونږه استاذان۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر تعلیم: ټيچران شته او کوموکښې نشته، مونږ ورله واضح جواب ورکړې چې دا پکښې هډو شته دے نه چې نشته پکښې، په ټولو کښې شته۔

جناب سپیکر: نه جی نه نه۔"ضلع کرک کے جن ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز موجود نہیں ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے" تفصیل کوم دے؟

وزیر تعلیم: تفصیل به ورته ورکړو جی۔

جناب سپیکر: دا خبره ده کنه، دا خبره ده۔جی، .Next

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ادھر میں تھوڑا سا، جناب سپیکر، میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ یہ صرف میرا سوال نہیں ہے، یہ ایک لاکھ عوام کا سوال ہے اور یہ استحقاق کا سوال ہوا ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تفصیل فراہم کریں گے آپ کو۔ وہ تفصیل فراہم کریں گے۔

میاں نثار گل: میں نے چھ مہینے انتظار کیا ہے۔ اور ڈیپارٹمنٹ والے مجھے پچاس بندوں کی تفصیل فراہم نہیں کر سکتے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! ویسے اگر آپ نوٹس لیں۔ سر، یہ بڑی ضروری بات ہے۔ کہ ایک سوال ایک وقت میں کیا گیا، جس کا جواب اسمبلی کو دینا بہت ضروری ہے۔ اسمبلی میں جب ہم بیٹھے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں شہزادہ گستاسپ صاحب، وہ سمجھ گئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آپ خود مطمئن ہیں؟ انہوں نے تفصیل کے بارے میں پوچھا ہے، تفصیل موجود نہیں ہے۔ تفصیل دینی چاہیئے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، تفصیل کیوں نہیں گئی ہے؟ یہ ہم پوچھتے ہیں۔ اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اتنی بڑی انکے پاس Facilities ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! آپ بیٹھ جائے نا۔ وہ فلور پہ ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: انہوں نے سر، کیوں نہیں دیا؟ جواب کیوں نہیں دیا؟ تفصیل کیوں فراہم نہیں کی؟ اگر ہم ایسے ہی کارروائی چلنے دیں گے کہ ہمیں اسمبلی میں بیٹھ کر جواب بھی نہ ملے سر، تو یہ بہت زیادتی ہوگی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تفصیل آپ۔۔۔۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب! دا تفصیل چې چانه دے ورکړې، د هغوی خلاف د کارروائی اعلان کوؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سوال نمبر 529، منجانب محترمہ نعیم اختر صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 529 _ محترمہ نعیم اختر: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گوجر گڑھی چندر پار پرائمری سکول سے ملحقہ تقریباً آٹھ کنال سے زائد زمین خالی پڑی ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ زمین محکمہ تعلیم کی ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس زمین یا گراؤنڈ کو مقامی لوگوں نے دھوکے سے اپنے نام الاٹ کروالیا ہے؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو۔

1۔آیا مذکورہ زمین سے متعلق کوئی عدالتی کارروائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے
2۔حکومت کب تک مذکورہ زمین کو ان لوگوں سے واپس لینے کے لئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔
(ب) یہ درست نہیں۔
(ج) جس زمین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے وہ زمین محکمہ تعلیم کی ملکیت نہیں ہے لیکن معزز رکن اسمبلی کے نوٹس دلانے پر محکمہ تحقیق کریگا کہ آیا واقعی ایسی کوئی دھوکہ دہی کی گئی ہے۔
(د) جز(ج) میں وضاحت کی گئی ہے۔
محترمہ نعیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔شکریہ،جناب سپیکر صاحب سر! میرا یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ یہ زمین 40,45 سال سے بچے گراؤنڈ کے طور پر Use کر رہے تھے لیکن محکمے سے جواب ملا ہے کہ یہ محکمہ تعلیم کا نہیں ہے اور ہم تحقیقات کریں گے۔تو سر،اس کی تحقیقات ہونی چاہئے کیونکہ اس کا یہ ایک اندراج ہے۔جو مسماۃ شرافت بی بی کے نام ہے اور اس کے بعد اس کا کوئی اندراج نہیں ہے کہ یہ کس کے نام پہ منتقل ہوئی ہے؟ یہ پاکستان بننے کے وقت منتقل ہوئی تھی اور پھر یہ پلے گراؤنڈ کے طور پر Use ہوتی تھی اور اب لوگوں نے اپنے نام پہ جعلی طور پر منتقل کی ہے۔اس میں اب پانی کھڑا رہتا ہے نہ بچے کھیل سکتے ہیں اور نہ کوئی اس پہ تعمیر کروا سکتا ہے تو سر،اسکی تحقیقات ہونی چاہیئے۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔
وزیر تعلیم: خبره بالکل واضح ده سپیکر صاحب، چې یو شې زمونږه دے نه نو مونږه په هغې باندے څنګه دعویٰ اولرو؟دا د ریونیو ډیپارټمنټ زمه داری ده چې هغوی تحقیقات اوکړی چې دا د چا ده، اصل زمکه دچا ده؟ اوچا سره که ثبوت وی د کاغذونو د هغوی به وی۔
جناب سپیکر: Next سوال نمبر 629، منجانب محترمہ یاسمین خان صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔ Not present ٹائم تو ختم ہو گیا ایک گھنٹہ۔
جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر!دې باقی مانده کوئسچنز سره به څه۔ کوؤ؟سوا دس بجې سټارټ شوے دے۔

جناب سپیکر: کوئسچن آور ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔

جناب جاوید خان مہمند: بیا به څه کوؤ؟ دا به سبا راځي ان شاء الله؟

جناب سپیکر: وہ Lapse ہو گیا ہے، آپ غیر حاضر تھے وہ تو Lapse ہو گیا ہے وہ ریکارڈ پہ آ گیا ہے۔

قاری عبداللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میرے خیال میں یہ بالکل درست نہیں ہے۔ جب ریکارڈ پہ ایک دفعہ Lapse آ جائے تو میرے خیال میں وہ Lapse ہو جاتا ہے رولز کے، قواعد کے مطابق۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: 'Questions, Hour' سوا دس بجے شروع ہوا تھا۔

مولانا مفتی محمد حسین: سر! زمونږه سوالونه خو تهول پاتې شو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

83 جناب ظفر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)۔ آیا یہ درست ہے گورنمنٹ ڈگری کالج سرائے نورنگ کا اجراء امسال ہوا ہے؟

(ب)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ سرائے نورنگ کی موجودہ ہائر سیکنڈری سکول کی ہائر سیکشن کی کلاسیں کہیں اور منتقل کی گئی ہے جس سے کافی طلباء داخلے سے محروم ہو گئے ہیں،

(ج)۔ اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبا میں ہوں تو ایسا کیوں کیا گیا ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف)۔ درست ہے۔

(ب)۔ جزوی درست ہے سرائے نورنگ ہائر سیکنڈری سکول کے ہائیر سیکشن کی کلاسیں ضرور ختم کی گئی ہے، مگر طلباء داخلے سے محروم نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے ڈگری کالج سرائے نورنگ میں داخلہ لے لیا ہے۔

(ج)۔ اس فیصلے کی وجہ سرائے نورنگ میں امسال ڈگری کالج کا اجراء ہے اور ڈگری کالج کی موجودگی کی وجہ سے سرائے نورنگ میں ہائر سیکنڈری سکول کے ہائر سیکشن کے افادیت ختم ہو گئی ہے۔

338 _ محترمہ فرح عاقل شاہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)۔ آیا یہ درست ہے کہ پشاور کینٹ کی آبادی کئی ہزار نفوس پر مشتمل ہونے کے باوجود کوئی گورنمنٹ پرائمری سکول موجود نہیں ہے جبکہ پرائیویٹ سکولوں کی بھرمار ہے،

(ب)۔ آیا یہ بھی درست ہے کہ غریب والدین فیس ادا نہ کرنے کے باعث ایسی بچیوں کو سکول میں داخل نہیں کرا سکتے جس کی وجہ سے ہر سال ہزاروں بچیاں تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں،

(ج)۔ اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو آیا حکومت پشاور کینٹ میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم: (الف)۔ ہاں پشاور کینٹ کی آبادی کئی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ پشاور کینٹ کے علاقے میں نوتھیہ جدید، نوتھیہ قدیم اور جندر گلی میں کینٹ نمبر 1,2,3 گرلز پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جبکہ صدر روڈ اور سنہری مسجد روڈ پر کوئی گرلز پرائمری سکول نہیں جس کی وجہ اراضی کا نہ ہونا ہے۔

(ب)۔ امسال حکومت نے میٹرک تک تعلیم مفت کرنے کا اعلامیہ جاری کیا ہے حکومت کے اس اقدام سے والدین کی بے چینی دور ہو جائے گی اور غریب بچیاں اور بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو جائیں گے۔

(ج)۔ حکومت پشاور کینٹ میں مزید گرلز پرائمری سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن اس علاقے میں مزید سکولوں کی تعمیر کے لئے زمین کا حصول ناممکن ہے اس لئے کہ کینٹ ایریا میں زمین ناپید ہے اگر محترمہ محرکہ اس علاقے میں مناسب قیمت پر زمین دلوا سکتی ہیں تو محکمہ اس پر ضرور غور کرے گا۔

365 _ جناب تاج الامین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں عرصہ چھ سال سے پہلے واحد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول تعمیر کیا گیا تھا،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول ضلع دیر بالا کا واحد گرلز سکول ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گورنر صوبہ سرحد نے گرلز ہائیر سیکنڈری سکول میں ایف اے، ایف ایس سی کی کلاسوں کے اجراء کے لئے ہدایات جاری کی تھیں۔

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں تاحال ایف اے، ایف ایس سی کی کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا۔

(ہ) اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سکول میں ایف اے، ایف ایس سی کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔

(ج) جی ہاں درست ہے۔

(د) جی ہاں درست ہے۔

(ہ) محکمہ نے مذکورہ سکول کے لئے اگست 2003 میں چار آسامیوں پر ماہر مضمون کی تقرری مجریہ نوٹیفیکیشن نمبر SO(S)1-4/2004 مورخہ 28/8/03 کے تحت کی گئی تھیں لیکن انہوں نے چارج نہیں لیا۔ تاہم محکمہ کی حتی الوسع کوشش ہے کہ جلد از جلد نئی آسامیوں پر تقرریاں عمل میں لائی جائیں۔ اور مذکورہ سکول میں ایف اے، ایف ایس سی کی کلاسیں آئندہ تعلیمی سال سے شروع کی جا سکیں۔

392 _ جناب سعید گل: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں 14 گرلز مڈل اور ہائی سکول مکمل ہو چکے ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں 8 مردانہ سکول اور 5 ہائیر سیکنڈری سکولز بھی مکمل ہو چکے ہیں؟

(ج) اگر (الف) (ب) کے جوابات آثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ تمام سکولوں کو اپنی تحویل میں لینے اور وہاں کب تک سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو کب تک؟

وزیر تعلیم: (الف) جزوی درست ہے کیونکہ ضلع دیر پائین میں 14 گرلز مڈل سکول مکمل ہو چکے ہیں۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں سے 4 مردانہ اور 14 ہائیر سیکنڈری سکولوں کے لئے آسامیوں کی منظوری ہو چکی ہے۔ اور مکمل شدہ سکول محکمہ کی تحویل میں ہیں۔

(د)مذکورہ تمام سکول جن کے لئے آسامیوں کی منظوری ہوچکی ہے کو ضروری محکمانہ کاروائی کے بعد سٹاف دینے کی کوشش کی جائے گی۔تاکہ درس وتدریس کا عمل شروع ہوسکے۔

399 _ جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے اکثر پہاڑی علاقوں کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولز استانیوں سے محروم ہیں۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ استانیوں کوٹرینڈ کرنے کے لئے حکومت نے زنانہ ایلیمنٹری کالجز کو کیوں بند کیااور حکومت تمام گرلز سکولوں کوٹرینڈ سٹاف مہیا کرنے کے لئے کیا منصوبہ بندی کررہی ہے۔

وزیر تعلیم: (ا)درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں ضرورت سے زیادہ تربیت یافتہ اساتذہ موجود ہیں جو عرصہ دراز سے تقرری کا انتظار کررہے ہیں۔اس بناپر صوبائی کابینہ کے اجلاس منعقدہ21اگست2002کو یہ فیصلہ کیاگیاکہ قبل از ملازمت اساتذہ کے تربیتی پروگرام کو عرصہ تین سال کے لئے روک دیا جائے۔ تاکہ موجودہ ٹرینڈ اساتذہ کو کھپایاجاسکے۔ لیکن صوبائی کابینہ نے تمازنانہ/مردانہ RITEکے نام سے دوبارہ بحال کردیئے ہیں۔اور یہ جلد کام شروع کردیں گے۔

629 _ محترمہ یاسمین خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم مانسہرہ میں پرائمری سکولز(زنانہ مردانہ) کی حالت زار کو بہتر بنانے کے لئےPTAہیڈ میں2003کے لئے1,32,82,500روپے منظور ہوئے۔

(ب) اگرالف کا جواب اثبات میں ہو تو اتنی خطیر رقم کن کن سکولوں میں کس کس مد میں خرچ کی گئی۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع مانسہرہ میں پرائمری سکولز(زنانہ/مردانہ) کی حالت زار کو بہتر بنانے کے لئےPTAہیڈ میں1,32,82.500روپے منظور ہوئے۔

(ب) مذکورہ رقم میں سے 76,65,775روپے خرچ کئے گئے جبکہ 56,16,725روپے مراسلہ نمبر 1774 بتاریخ 2جون 2003ڈائریکٹر مدارس وخواندگی پشاور صوبہ سرحد کو واپس کئے گئے۔ مزید برآں 76,65,775روپے کی تفصیل منسلکہ تمسکات میں واضح کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر ایجنڈے پر آئٹم بہت اہم ہے۔ میرے خیال میں آپ چیئر کے ساتھ تعاون کریں جوابات آپ کو مل گئے ہیں۔

مسئلہ استحقاق

Mr, Speaker: Item No 7 Mr pir Muhammad Khan MPA to please move his privilege motion No 101 no the House. Mr Pir Muhammad Khan ,MPA.

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ 9اپریل "الاخبار" میں آیا ہے کہ قومی اسمبلی میں وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم نے صوبہ سرحد کے ممبران اسمبلی کو جاہل کہا ہے جس سے تمام ممبران سرحد اسمبلی اور صوبہ سرحد کے تمام عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ اور مرکزی پارلیمانی سیکرٹری تعلیم کے ان ریمارکس سے اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اجلاس کی کاروائی روک کر اس پر بحث کرکے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکرصاحب په قومی اسمبلئی کښې زمونږ په دې صوبه سرحد دقومی اسمبلئی ممبران شته۔ او په هغې کښې برسراقتدار طبقه خلق هم شته۔ زمونږ د مسلم لیګ (ق) خلق هم په قومی اسمبلئی کښې شته۔او د پیپلز پارټئی شیرپاو خان په دې خلق هم قومی اسمبلئی کښې شته چې دا د حکومت ملګری دی او دې نه علاوه پکښې د اپوزیشن ممبران هم شته۔ د هغوی په مخکښې په قومی اسمبلئی کښې چې دصوبه سرحد دا سمبلئی د ممبرانو کوم توهین شوے دے آیا دا جائز ده چې په دغه ځائې کښې هغه مونږ ته جاهل او ان پړه وائی ؟ آیا دغه هم ان پړه دی؟دغه هم جاهل دی ؟ په دغه کښې خو د شیرپاو خان غوندې هستی شته چې زمونږه دصوبه سرحد دوه ځله وزیراعلیٰ پاتې شوې دې۔ او مونږه هغه

ته ډیر دعزت په نظر ګورو۔ دا خوئے هغه ته هم جاهل او ان پړه وئیلی دی۔ آیا هغه ان پړه او جاهل دے ؟د هغوی په شان قابلیت د دوئ په پنجاب کښې شته؟ سپیکر صاحب! په مرکز کښې زمونږ هغه لیډرانو ته ئی هم سپک کتلی دی داپوزیشن لیډرانوته ئے هم سپک کتلی دی ځکه هغې کښې د ایم ایم اے ډیر غټ غټ علماء شته۔ هلته دقاضی حسین احمد غوندې، د مولانا فضل رحمان غوندې خلق هم شته چې هغه په دې صوبه سرحدته تلی دی۔ او د قومی اسمبلئی ممبران دی۔ چې هغه زمونږ لیډران دی او مونږه ورته ډیر د عزت په نظر ګورو۔اودټول پاکستان لیډران دی۔ یوازې دانه چې په دې صوبه سرحد دی۔ دخپلو خپلو پارټو دټول ملک مولانا سمیع الحق صاحب د خپلې پارټئی د ټول ملک سربراه دې۔ داسې هستی پکښې شته۔ او هلته په قومی اسمبلئی کښې یو ممبر پاسی هغه مونږ ته جاهلان او ان پړه وائی۔ دده خپل څومره قابلیت دے۔ چې هغه زمونږ په دې ممبرانو نه زیات دے بیا په دې صوبه سرحد اسمبلئی کښې(ق) لیګ شته، دپیپلز پارټئی دواړه شاخه شته۔ دمجلس عمل زمونږ د خدائے فضل دے ښه ډیر خلق شته اے این پی شته او نورې پارټئی شته۔ دا خو په دې ټولو ممبرانو توهین او بې عزتی شوې ده۔ آیا مونږه چې دے اسمبلئی ته راځو په دې د پاره چې هلته کښې به یو سړې پاسی او زمونږه به توهین کوی او قسما قسم خبرې به مونږ پسې کوی؟ چې اټک نه مونږه واوړو نو هلته به زمونږه د ګاډو تلاشی کیږی۔زمونږه په ګاډو پسې به پیچ کش رواخلی، پکښې هغه دغه لټوی۔ زما خپل ګاډې جی هغه بل کال زه تلې ووم نو لاندې هغې کښې هغه فرش کښې دغه لګولې وو نو هغه ئے پرې سورې کولو۔ ما ورته وئیل چې دیکښې مونږه څه هیروئین یا څه بل څه شې ایښودلې دے۔په دې ګاډې نمبر ته لږ اوګوره، لږه غوندې حیا اوکړه۔ نو چې داسې سلوک زمونږ سره کیږی۔ نن سحر ماته ټیلیفونونه کیدل د مختلفو ځایونو نه د ډرائیورانو چې مونږ چې مارګله چیک پوسټ له راشو نو هلته زمونږنه چې هزار پانچ سو روپئی نه وی اغیستی نو زمونږ ګاډې نه پریږدی۔ وائی ستا ګاډې زه چیک کوم، ستا ګاډې کمپیوټرائز نه دے ، ستا کاغذات غلط دی۔دلته کښې زه کمپیوټر۔۔۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان لږ دې پریویلج موشن طرف ته Restrict شه۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صیب زما مقصد دا دے چې زمونږه سره چې پہ دې مرکز کښې کوم پہ دې صوبې بې عزتی کیږی، هرقسم بې عزتی موکیږی۔ دلته کښې پہ ټول پاکستان کښې د اسلحې تلاشی پہ کورونو کښې نه شی اغیستې، زمونږه د کورونو تلاشی اغیستې شوی دی۔ دا زمونږ پہ دې صوبې بې عزتی ته ده ؟ پہ دې ټول قوم پہ ټول پاکستان کښې پہ بل ځائے کښې دهشت گردی نشته پہ صوبه سرحد کښې دهشت گردی لټوی، دهماکې خو پہ لاهور کښې هم کیږی، دهماکې خو پہ کراچئی کښې هم کیږی، دلته کښې خو ترا وسه پورې دهماکې هم چا نه دی کړی۔مونږه پسې خو هر قسم حربې استعمالوی۔ او هغه پہ دې صوبې ممبرانو ته جاهل وائی، دا پہ دې صوبې ممبرانو ته ئے یوازې جاهل وئیل نه دی، دا ئے ټول صوبه سرحد ته جاهل وئیلی دی۔ ځکه پہ دې صوبائی اسمبلئی ممبرانو پہ دې ټولې صوبې نمائنده گان دی۔نو دا ئے پہ دې ټولې صوبې قوم ته سپک کتلی دی۔دا پہ دې قوم بې عزتی ده۔ پہ دې باندې مونږ خفه یو۔ لهذا دا د استحقاق کمیټی ته حواله شی۔ او د پولیس پہ ذریعه باندې هغه را اوغواړی دلته کښې دې کمیټی ته ئے مونږه ته حاضر کړئی چې کمیټی د هغه خلاف فیصله اوکړی۔

(تالیاں)

جناب سرفراز خان: پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر: جی سرفراز خان صاحب۔

جناب سرفراز خان زمونږ جی سئینر منسټر صاحب یو وعده کړې وه۔ او د هغې وعدې بیا خلاف ورزی اوشوه جی۔

جناب سپیکر: پہ دې پریویلج موشن متعلق ده ؟

جناب سرفراز خان: نه جی یو منټ زه ئے صرف وضاحت کول غواړم۔

جناب سپیکر: د څه شئی وضاحت کول غواړی ؟

جناب سرفراز خان: اوس زمونږه ایس پی صاحب د صوابئی ایس پی صاحب چې کوم دے-----

جناب سپیکر: پہ دې پریویلج باندې بحث کول غواړئ۔

جناب سرفراز خان: یو منټ زه خبره کول غواړمه۔دومره ټائم کښې به ختم کړې هم وه۔

جناب سپیکر: تاسو کښېنئ۔که په دې متعلق وی نو خبره اوکړئ۔یا کال اټینشن نوټس راوړئ یا تحریک التواء راوړه۔

جناب سرفراز خان: زما د قوم مسئله ده۔زما د ټولوخلقو مسئله ده جی۔او زما د ټولو خلقو دا فیصله ده جی چې دا تهانړه د ختمه کړې شی اوس زما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار لاء پریویلج موشن چې کوم پیر محمد خان صاحب Move کړے دے د هغې متعلق۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر!په ریکارډ باندې د خبرې راوړلو د پاره، ریکارڈ پر لانے کے لئے میں اپنے منسٹر۔۔۔۔۔

جناب سرفراز خان: چې زمونږ د خبرې تپوس قدرې اونه شی نو زما د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سرفراز خان!د قواعدو مطابق تپوس ستا حق دے۔۔۔۔۔

جناب سرفراز خان: یره جی ما یو منټ پریږ ده۔

جناب سپیکر: ته کال اټینشن نوټس راوړه، ته تحریک التواء راوړه۔

جناب سرفراز خان: زه واک آؤټ کوم۔

(اس مرحلے پر معزز رکن نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔)

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! پیر محمد خان صاحب نے جو بات فرمائی ہے۔جناب سپیکر!

(شور)

Mr. Speaker: Order please.

قاری محمد عبداللہ: اسی کے حوالے سے ایک گزارش ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب!تاسو کښېنئ پلیز جی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! پیر محمد خان صاحب نے جو بات کی ہے۔اس حوالے سے میں یہ گزارش کرونگا کہ یہ یقینی بات ہے کہ ہمیشہ صوبہ سرحد اسمبلی کے ارکان کو چیلنج کیا جاتا رہا ہے۔ان کے دلوں کو دکھ اور تکلیف پہنچائی جاتی رہی ہے۔ہم قومی اسمبلی کے اس سیکرٹری کے بیان پر ان کی زبردست مذمت کرتے ہیں ان کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ان کے ہاں کوئی قابلیت ہے تو ہمارے ساتھ مناظرہ کرلیں۔

(اوہ۔اوہ کی آوازیں)

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ڈاکٹر محمد سلیم صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: آپ کی اسمبلی کے ممبران کی تذلیل ہو رہی ہے آپ بھی واہ واہ کرتے ہیں۔یہ تذلیل تو ساروں کی کی گئی ہے۔خدا کے بندو اپنی عزت کو بچاؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر سلیم صاحب!

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! پیر محمد خان چې کوم----

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاهد صاحب! تاسو کښېنئ۔

جناب مختیار علی: دې مولانا مجاهد صاحب ته زه یو خواست کوم جی۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان، ډاکټر سلیم صاحب په فلور باندې دے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پیر محمد خان صاحب چې کوم تحریک استحقاق راوړې دے، دا زمونږ د سرحد اسمبلئ کښې ډاکټران شته، انجینئران شته، د ګنډاپور صاحب غوندې قابل ترین انسانان شتا، نور چار چاپیره که تاسو اوګورئ نو د قابلیت۔لوئے لوئے عالمان پکښې شته، دینی عالمان شته، دنیاوی عالمان شته۔که چرے دغه ممبر وائی چې ما کښې ډیر قابلیت دے نو زه ورته چیلنج ورکوم چې را د شی مونږ سره د کښېنی او خبرې د راسره اوکړی۔که په سیاست باندې خبرې کوی، که په علم باندې بحث کوی، که په شاعرئ بحث کوی، که په ادب باندې بحث کوی۔په هر میدان کښې که مونږ سره بحث کوی بحث دې

او کړی۔ مونږه جی په دې خبرې ډیر مذمت کوو او وایو چې د پیر محمد خان دا تحریک استحقاق کمیټۍ ته حواله شی او په دې باندې د نوره کارروائی اوشی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب، جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں آپ کا۔ پیر محمد خان نے انتہائی اہم پوائنٹ کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن ہمارے Privileges Actکی جو Jurisdictionہے، وہ صرف اس Provinceکی حد تک ہے۔ باہر تک ہمارے Privileges Actکی Jurisdictionنہیں جاسکتی۔ بات توانہوں نے انتہائی اہم کی ہے، تو اگر سب کی اس پر Consensusہو۔ جس آدمی کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔اس کے خلاف ایک Resolutionلائیں۔ایک Condemnation Resolutionلائیں۔

جناب سپیکر: مذمتی قرارداد لائیں۔

قاضی محمد اسد خان: Sir, Excuse meمیں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، بڑے بھائی سے کہ یہ کس سیکرٹری نے کہا ہے؟ ذرا بات کی ڈیٹیل کا بھی پتہ چلے کہ انہوں ساری اسمبلی کو کہا ہے یا کسی ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بات کیا ہے جی؟

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر! ما ته لږ اجازت را کړئ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امیر زادہ: سر! اتفاق کی بات ہے، اس دن میں نے یہ کارروائی خود ٹی وی چینل پہ سنی تھی، تو میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایک ضمنی سوال تھا کہ کہیں یہ ریکروٹمنٹ کا مسئلہ اٹھا تھا جس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: امیر زادہ خان۔ امیر زادہ خان دا خو پریولیج موشن باندې بحث دې۔

جناب امیر زادہ: هم دغه بحث کوم، هم دغه خبره ده۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امیر زادہ: اس دن کارروائی میں نے سنی تھی، ٹی وی پہ وہ Misreportingہوئی تھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے کسی کو جاہل نہیں کہا گیا۔ یہ Misreportingہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب خلیل عباس صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: اگر منسٹر نے یہ بات کی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا سیکرټری تعلیم

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب!

جناب پیر محمد خان: دا پارلیمانی سیکرټری تعلیم ورکړے دے په دیکښې-----

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! اگر یہ Misreporting ہوئی ہے۔ تو اس رپورٹر کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب خلیل عباس خان۔

جناب پیر محمد خان: وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم-----

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! شکریه جی۔ مونږ خو جی همیشه هم دغه خبره کوؤ چې پنجاب زمونږ مشر ورور دې او همیشه ئے زمونږ د صوبې استحصال کړے دے۔ که هائیډل نیټ پرافټ کښې ګورئ، که این ایف سی کښې ګورئ، که هر څه کښې ګورئ جی، همیشه ئے مونږ سره زیاتې کړے دے۔ پکار خو داده چې د یو مشر وروړ په حیثیت چې هغه همیشه زمونږ خیال ساتی۔ اوس چې دا بیان پرې دپاسه راغلو جی نو زه د اے این پی د پارټۍ د طرف نه دا وایم جی چې مونږ په دې انتهائی مذمت کوؤ جی او زما په دې هاؤس نه دا درخواست دے چې مونږ د یو مذمتی قرارداد پیش کړو او په دې په بهر پور الفاظو کښې مذمت اوکړو ځکه چې دا زمونږ د ټولو که مونږ اپوزیشن یو که زمونږ ټریږی ده که تاسو ئی که زمونږ چیف منسټر صاحب، که زمونږ په قومی اسمبلۍ کښې ممبران صاحبان ناست دی، زمونږ د ټولو هغوی تذلیل کړې دې او مونږه له پکار دی چې مونږه یو مذمتی قرارداد که نور څه مونږه نه شو کولې که هغه زمونږ د Jurisdiction نه بهر دې، زمونږ د صوبائی اسمبلۍ د دائره اختیار نه بهر دې نو کم از کم مونږ مذمت خو ئے کولې شو کنه۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال عبدالاکبر خان صاحب چې کوم د Privileges Act ذکر اوکړو او ستاسو جذبات هم ایوان ته راغلل په پریس باندې په میډیا باندې خو داسې به اوکړو چې د قومی اسمبلۍ سپیکر ته به خواست اوکړو چې

هغه په دې په باره کښې تحقیقات اوکړی او زمونږ اسمبلی سیکرټریټ او دا معزز ایوان خبر کړی۔جی۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Next Item No. 8 Adjournment Motion Qari Muhammad Abdullah Bangash, MPA, Pir Muhammad Khan, MPA to please move their identical adjournment motions No. 341 and 343, one by one in the House. Qari Muhammad Abdullah Bangash, MPA, please.

قاری محمد عبداللہ: شکریہ جناب سپیکر "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! جناب کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ حال ہی میں فیڈرل گورنمنٹ محکمہ ایجوکیشن نے اپنی نئی تعلیمی پالیسی کے تحت سکولوں کے نصاب میں تبدیلی کرتے ہوئے کتابوں سے قرآنی آیات اور بزرگوں کے نام خارج کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ نیز شنید ہے کہ تعلیمی پروگرام کو آغا خان فاونڈیشن کے حوالے کیا جارہا ہے۔ جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بہت ہی باعث تشویش بات ہے، لہذا معمول کی کارروائی ملتوی کر
کے بحث کی اجازت دی جائے۔ میرے انتہائی قابل قدر سپیکر اسمبلی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پیر محمد خان، پیر محمد خان صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: میں اس حوالے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ امریکہ کی قومی سلامتی کی مشیر کنڈولیزا رائس نے بیان دیا ہے کہ پاکستان میں نصاب تعلیم میں تبدیلی ہم لائے ہیں جس سے عوام میں انتہائی پریشانی اور مایوسی پھیل گئی ہے۔ لہذا اجلاس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کرکے اسے خصوصی کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ صوبے میں ہم اپنی مرضی کا نصاب بنا سکیں"

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: میں اس حولاے سے تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، جی۔
قاری محمد عبداللہ چونکہ مسئلہ انتہائی اہم ہے، Serious ہے ایجوکیشن، تعلیم اور نصاب سے متعلق ہے۔ مہربانی ہوگی جناب۔
جناب سپیکر: قاری عبداللہ مختصر۔
قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! مقامی پریس پر بھی اس بات کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے چنانچہ پریس کا ایک پرچہ میرے پاس ہے اور میں جناب کی اطلاع کے لئے اسے ذرا پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ پریس میں لکھتے ہیں کہ "اسلامی تعلیمات اور نظریہ پاکستان نصاب سے آؤٹ کرنے کی منظوری کس نے دی؟ مسلمان فاتحین کے ناموں سے رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ کس نے ختم کئے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت امام حسین علی السلام کی قربانیوں کے مضامین نصاب سے خارج کرکے انگریزی لوسٹوری شامل کرنے کی اجات کس نے دی؟ مسلمانوں اور یہودیوں کو اتحاد کا مشورہ کس خوشی میں دیا جارہا ہے؟ سیرت النبی ﷺ کا مضمون کیوں ختم کیا گیا؟ بسم اللہ جو برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اسے کیوں حذف کیا گیا؟ اپر کلاس کے سکولوں میں اسلامیات کے پرچے نہ لینے کی ہدایت کس نے کی؟ آغا خان فاونڈیشن کے ساتھ کیا معاہدے ہوئے ہیں؟" یہ سب باتیں طویل غور و فکر کا تقاضہ کرتی ہیں قوم کو اس سلسلے میں اعتماد میں لیا جانا چاہئے تھا۔ شریعت کونسل کی سفارشات کو کیوں درخورد اعتنا نہیں جانا گیا۔ اگرچہ نصاب پر نظر ثانی کی کمیٹی بنائی جارہی ہے۔ لیکن بعد اس خرابیٔ بسیار ایسا کیوں کیا جارہا ہے؟
جناب سپیکر: جناب مولانا فضل علی صاحب! مولانا فضل علی صاحب۔
مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم الله الرحمن الرحيم ه شكريه جناب سپيكر صاحب زمونږه قاری عبد الله بنگش صاحب او پير محمد خان صاحب چې كوم طرف ته توجه راګرځولې ده او كوم تحريک ئې راوړے دے، انتهائی اهم دے۔ دا تقريباً لس ورځې كيږی جی چې دا مسئله رااوچته شوې وه او بنيادی طور دا مسئله رااوچته شوه د سندھ نه جی۔ چې سندھ كښې كله نوی كتابونه راغلل نو په بيالوجی كښې د قرآن كريم چې كوم آياتونه وو۔ هغه ويستلی شوې وو۔ چې هغه د حياتياتو سره متعلق وو۔ په هغې باندې زمونږ د متحده مجلس عمل مشرانو په قومی اسمبلئ كښې هم خبره راوچته كړه۔ بيا د وزير اعظم صاحب سندھ ته يو

وزت وو۔نو هلته هم خلقو ورته دغه شکايت اوکړو جی۔بيا هغې کښې وزير اعظم صاحب دا اوکړل چې څلورو واړو صوبو سره د آزاد کشمير نه دهغې وزراء ئے راوغوښتل او فيډرل منسټر هم په هغې کښې وو۔او باقاعده په دې باندې زمونږ دوه ورځې ميټينګ اوشو۔هغه ټول تفصيلات مخې ته راغلل دا داسې يوه فيصله شوې وه په 2001ء کښې چې د قرآنی آياتونو د ويستلې شوې فيصله ده چې په نوؤ کتابونو کښې به آئنده د پاره نه وی۔وزير اعظم صاحب باقاعدهExplanation callکړو د فيډرل مسنټر، وزير تعليم نه او ورته ئے اووئيل چې دا څه وجوهات وو چې تاسو دا آياتونه ويستل؟هغې په جواب کښې هغه وخت سره ورته دا خبره اوکړه چې يره د بعض خلقو اعتراضات وو يا د بعض عوامو يا دطلباؤ چې چونکه اسلامی آيا تو نه دا په اسلاميا تو کښې هم شته، د په عربئ کښې هم شته، اردو کښې هم شته، خو خير بهر حال دا خبره جواز نه جوړيده نو په هغې باندې مونږ ټول متفق شو جی۔ مونږه هم ورته تجويز پيش کړو جی بلوچستان والو هم پيش کړو، سندھ والو هم چې دا ډيره حساسه مسئله ده او داسې په آسانه باندې بلکه ما ورته يو رپورټ د اين جی او پيش کړو چې په هغې کښې سراسر دنظريه پاکستان او اسلام مخالفت شوې وو۔ ما ورته دا اووئيل چې پاکستان کښې دا جرات داسې خلقو ته څنګه دے چې هغه زمونږ په تعليم کښې دومره جرات کوی چې د نظريه پاکستان هم مخالفت کوی او د اسلام هم مخالفت کوی۔ وزير اعظم صاحب Statement هم راغلې وو په تمامو اخباراتو کښې، هغه جواب کښې دا خبره اوکړه چې کوم سړې د نظريه پاکستان او اسلام مخالف وی، د هغه د پاره پاکستان کښې ګنجائش نشته چې هغه تعليم کښې مونږ ته دا قسم سفارشات راکوی او باقاعده په هغې باندې دا فيصله اوشوه چې په پنجاب کښې يو کال دغه نصاب چليدلې هم وو خو هلته چا څه آواز نه وو پورته کړې او بيا نوی کتابونه راغلل، په هغې باندې بيا مسئله اوچته شوه، بيا صدر صاحب سره په دې باندې ميټينګ اوشو او هغه باقاعده اووئيل چې دا کتابونه ضائع کړئ او دوباره په هغې کښې دغه آياتونه واچوئ، خو پورې چې د اسلامياتو د نصاب خبره وه، د اسلامياتو نه د سوره توبه د ويستلو، د هغې د پاره هغوی يوه کميټی جوړه کړې وه جی چې په هغه کميټی کښې د هغوی دا بيان

وو چې پکښې مولانا عنایت الرحمن او ډاکټر عطاؤلرحمان او د پېنځوؤ واړو او وفاق نمائنده، حنیف جالندهری هم موجود وو۔ چونکه سوره توبه ډیر اوږد وو نو د هغې په ځائې باندې سوره صحف پکښې واچوئ چې هغه هم ټول قتال او جهاد دې، نو مونږه ورته اووئیل چې دا په داسې پوزیشن کښې ویستلې شوے دے چې بیرونی دنیا ته دا تاثر ورکول دی چې مونږ د جهاد آیاتونه د نصاب نه اوباسو خو بهرحال په هغې باندې باقاعده کمیټی جوړه شوه جی، بیا په قومی اسمبلئ کښې هم په هغې باندې کمیټی جوړه شوې ده چې دا به Examine کوی او دوباره دا نصاب به په هغه طریقه باندې راؤړی۔ څومره پورې چې په دې خبرې تعلق دے چې دا کوم پیر محمد خان صاحب اوکړه د امریکې د مشیر، د قومی سلامتئ، نو په دې وضاحت د زبیده جلال د طرف نه راغلې وو، هغوی دا وئیلی وو چې دا خبره بالکل غلطه ده او په دې بیان څه حقیقت نشته، دا د ځان نه یو بې بنیاد بیان ورکړے دے۔ نو مونږه دوئ سره سو فیصد متفق یو چې زمونږه د اسلام په نوم باندې دا ملک حاصل شوے دے او د نصاب خبره چې ده نو هغه خو د فیډرل ګورنمنټ سره ده، مونږه دومره کولې شو چې سفارشات ورله ورکولې شو، په ایجوکیشن کمیشن کښې مونږه باقاعده د نصاب د پاره سفارشات مرتب کړی دی، د کمیشن هغه رپورټ به مونږه دلته اسمبلئ ته راؤړو او ما وزیراعظم صاحب ته هم پیش کړل او څلورو واړو منسټرانو ته مې پیش کړل، د آزاد کشمیر سیکرټری ته مې هم پیش کړل، زمونږه دا کوشش دے چې اسلامائزیشن په دے نصاب کښې وی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

جناب سپیکر: قاری صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب نے تفصیلی جواب دیا ہے، اب اس پر مزید ڈسکشن کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

قاری محمد عبداللہ: نہیں جناب۔

جناب سپیکر: لیکن، لیکن۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: ایک گزارش ہے، ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: لیکن، لیکن، لیکن میرے خیال میں گنجائش نہیں رہی ہے لیکن اگر لوگ چاہتے ہیں تو میں ہاؤس کو ایڈمیشن کے لئے پھر، میرے پاس تو واحد راستہ یہ ہے۔ جناب سراج الحق صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: میں گزارش کروں گا۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میری ایک درخواست ہے۔

جناب سپیکر: جی، سراج الحق صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: کہ آپ رولز کو Suspend کر کے اس پر مجھے قرارداد داخل کرنے کا موقع دے دیں۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! یہ صحیح ہے پلیز اس پر۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: رولز کو Relax کر کے۔۔۔۔

محترمہ نعیم اختر: قرارداد لانی چاہیئے کیونکہ اس میں بڑی سنگین غلطیاں ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے جو تفصیلی Statement دی ہے۔

محترمہ نعیم اختر: سر! ایک منٹ اگر آپ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب! جی، سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب! یو طلباء تنظیم، اسلامی جمیعت طلبه، هغه ټول سفارشات ما ته اولیږل او دا ډیر دلچسپ دی، زه صرف یو شي ترینه پیش کوم چي زمونږه د هندوستان په تاریخ کښې د سلطان محمود غزنوی او د سلطان محمد غوری یو ډیر لوئې نوم دے، دې موجوده نصاب کښې ئے ترینه هغې هم لرې کړے دے او ډیره دلچسپه خبره دا ده چي چرته د صحابه کرامو ذکر ئے کړے دے چي "وہ شہید ہوگئے" نو هغې ته ئے لیکلی دی چي "وہ قتل ہوگئے" او ډیره دلچسپه خبره دا ده چي چرته د حضرت فاطمه سلام الله علیه ذکر دے نو هلته ئے بلقیس ایدهی شامله کړې ده، لهذا د اسمبلئ په دې ممبرانو دا احساسات بالکل په ځائے دی او د صوبه سرحد د اسمبلئ د طرف نه مرکز ته که یو متفقه قرارداد لاړشی، د هغې د پاره تاسو رولز سسپنډ کړئ بهرحال دا د عوامو یو پیغام دے۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! سر ایک۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔

محترمہ نعیم اختر: سر! جناب سپیکر صاحب! اس میں جو 9th اور 10th کی پاک سٹڈیز کی Books ہیں تو ان میں شاہ ولی اللہؒ اور محمد غوریؒ، مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندیؒ، جو ہمارے بزرگان دین ہیں، ان کے ناموں سے رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ جو ابواب مسئلہ کشمیر، فلسطین اور قبرص کے تھے اور اس میں جو اسلامی سربراہی کانفرنس کی تشکیل اور تنظیم کی سفارشات تھیں، وہ بھی ساری اس میں سے کاٹ دی گئی ہیں۔ سر! جو دسویں کی انگلش کی کتاب ہے، اس کے ٹائیٹل پر انڈین کی تصویر، محبتیں کے ٹائیٹل والی تصویر لگائی گئی ہے اور اس سے وہ کاٹ دی گئی ہیں جو حضرت امام حسین علیہ السلام اور شاہ فیصل صاحب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں تھیں، ان کی سٹوریاں نکال دی گئی ہیں اور ماڈرن مرلن کی جو لو سٹوری کی ہے، اس کو دو قسطوں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے Chapter کو کاٹ کے اس کو شامل کیا گیا ہے۔ سر! اس میں نویں اور دسویں کی جو نئی ایڈیشن ہے، اس میں اسلامی تعلیمات پر مبنی جو سفارشات تھیں جس میں سلیمان ندویؒ کے حضور ﷺ کا اسوہ کامل، اس کو بھی کاٹ دیا گیا ہے اور اس کی جگہ شبلی نعمانیؒ کا وہ Chapter اس میں ڈالا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: زما خیال دے چې دا دومره Discussion پرې کوئ نو بیا ئې Admit کړئ نو بیا هغې نه پس لګیا به یو۔۔۔

محترمہ نعیم اختر: جی سر! ہم یہی چاہتے ہیں کہ اس میں ہم۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا رولز لاندې نه ده چې یو خبره۔۔۔۔

محترمہ نعیم اختر: ہم ایک قرارداد پیش کریں۔

جناب بشیر احمد بلور: هغوی خبره اوکړه او د هغې نه پس منسټر جواب هم ورکړو او بیا وزیر صاحب خبرې اوکړلې، نو زما خیال دا دې چې دا Admit کړئ۔ نو بیا به پرې بحث اوکړو۔

محترمہ نعیم اختر: سر! ہم اس کی ذرا تفصیلات بتانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ نعیم اختر: کہ اس میں یہ یہ غلطیاں ہوئی ہیں اور زبیدہ جلال صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ کسی کے کہنے پر نہیں ہوئی ہیں۔

Mr. Speaker: Is it-----

محترمہ نعیم اختر: لیکن کنڈیلا رائس صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ نہیں یہ ہمارا ایجنڈا ہے اور ہم مسلمانوں کے نصاب میں تبدیلی کریں گے۔

جناب سپیکر: جی۔

قاری محمد عبداللہ: قرارداد اگر جمع کرنے کی آپ اجازت دے دیں۔۔۔۔

مولانا امان اللہ حقانی: قرارداد کښې دا خبره اوکړئ چې په دې شوک ذمه داران دی چې د هغوی خلاف کارروائی اوشی جی، دا خو ډیر مذموم حرکت دوئ کړے دے ، مذموم جسارت ئے کړے دے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! چې دا Admit شی مونږ خو رشتیا خبره ده چې دوئ دا کومې خبرې کوی، مونږ ته علم نشته۔ پکار دا ده چې دا Admit شی او په هغې بنه تفصیلی بحث اوشی بیا به قرارداد راشی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! قرارداد Admit شی او اپوزیشن ارکانو ته هم زه دا خواست کوم چې هغوی په دیکښې۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نو دا پکار ده چې لږ Detailسره مونږ ته پته او لگی، د هغې نه پس قرارداد باندې هم مونږ ته څه اعتراض نشته خو چې پته اولگی۔

جناب سپیکر: ستاسو خبره صحیح ده جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! ایک گزارش یہ بھی ہے، وزیر تعلیم صاحب جو اس سے متعلق ہیں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: انہوں نے تمام باتوں کے تفصیلی جوابات دے دیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جواب میں انہوں نے کسی ایسی بات کی نشاندہی نہیں کی جو سراج الحق صاحب نے کی ہے۔ ہماری محترمہ

بہن، ایم پی اے نے جو باتیں کی ہیں تو ہم یہ چاہیں گے کہ منسٹر صاحب اس کی معلومات کریں کیونکہ وہ اس سے متعلق ہیں اور اگر ایسی بات ہو تو یہ ہم سب کی بات ہو گی مگر اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بشیر احمد بلور صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اور یہ قواعد وضوابط کے مطابق بھی ہے۔ میں ایوان سے پوچھوں گا اور اس میں منسٹر صاحب Preparation تیاری کر کے بھی آئیں گے تو

Is it the desire of the House that the joint adjournment motion, moved by Honourable Members Qari Muhammad Abdullah Bangash Sahib and Mr. Pir Muhammad Khan, MPA Sahib, may be admitted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: The adjournment motion is hereby admitted.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Next.

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر تعلیم نے جو جواب دیا ہے، وہ صحیح ہے لیکن پاکستان میں ایک شخص جرات کیوں کر رہا ہے کہ وہ اسلام میں اس قسم کی مداخلت کر لے۔ (تالیاں) اس کی تو تائید کرنی چاہیئے۔ یہ جرات کیوں کی جا رہی ہے؟ پاکستان ایک اسلامی حکومت ہے کہ ایک خبیث اٹھ کر کہے کہ ہم اسلام۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: میں کہہ رہا ہوں جی کہ مولانا صاحب احتجاجاً استعفی دے دیں گے کہ پاکستان میں ایسی حرکات کیوں ہو رہی ہیں؟ (شور/تالیاں) آپ کو کوئی تکلیف ہے، یہ احتجاجاً استعفی دے دیں گے۔ (شور) مولانا صاحب کو ذرا تسلی دیں اور ان کو کہیں (شور) آپ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی کے خلاف یہ کہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہم سب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ سب سے اچھے مسلمان ہیں اور مولانا صاحب کو چاہیئے کہ یہ آرام سے بیٹھ جائیں اور ایسی باتیں نہ کریں۔ اس سے کہیں کہ استعفی دیں۔

(شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: اسلام کے خلاف جو شخص بد گوئی کرے میں سب سے پہلے انفرادی حیثیت سے اس کا منہ توڑونگا۔

آوازیں: انشاءاللہ۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! خدا کے فضل سے ہم سب مسلمان ہیں، ہمیں اسلام پر فخر ہے مگر مولانا صاحب، پاکستان میں جس نے کوئی غلطی کی ہے تو اس کے بعد استعفی دے دیں۔ یہ احتجاج کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔

مولانا مجاہد الحسینی: تو پھر آپ مجھے استعفی کا۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: احتجاج کا طریقہ یہ ہے کہ استعفی دے دیں۔احتجاجاً۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب! پلیز آپ بیٹھ جایئے۔

میاں نثار گل: مولانا مجاہد صاحب کے جذبات کی ہم قدر کرتے ہیں جو اسلام کے لئے ہر وقت حاضر ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 9. 'Call Attention Notices'. Mr. Muzaffar Said Advocate, MPA, to please move his call attention notice No. 717 in the House. Mr. Muzaffar Said Advocate, MPA, please.

جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: ضلع دیر پائیں میں پی ٹی سی کی خالی آسامیوں پر تقرری کا مرحلہ جاری ہے۔ صوبائی حکومت کی یونین کونسل کا میرٹ کی بنیاد پر یہ سلسلہ جاری ہے لیکن میرے حلقے کی مختلف یونین کونسلز سے لوگوں کو ٹرانسفر کر کے میرے حلقے کی تمام پوسٹوں کو تبادلوں سے پر کیا گیا ہے جو کہ سراسر ظلم ہے۔ میرے حلقے کے عوام سے ناانصافی کی گئی ہے، لہذا بحث کی اجازت بھی دی جائے اور تبادلوں کو کینسل کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب بس کافی ہے۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، دا مسئله جی هلته رااوچته شوې وه، اخبار اتو کښې هم راغلې وه، مظفر سید صاحب په قیادت کښې جلوس هم اووتو۔ نو مونږه په دې نوټس واغستو او هغه ای ډی او مو سره د تمام ریکارډ راوبلو۔ بیا هغه چې کومه صفائی پیش کوله نو مونږه په هغې کښې انکوائری مقرر کړه۔ او دا مو اووئیل چې دا څومره آرډرز چې شوی دی، دا د Held-in-abeyanceشی تر هغه وخته پورې چې څو پورې د انکوائرئی پوره رپورټ نه وی راغلې۔ نو ډیپارټمنټل انکوائری پکښې مونږه باقاعده مقرر کړې ده جی۔ او د هغه انکوائرئ رپورټ به هم راشی او بالکل په میرټ باندې به وی انشاء اللّٰہ او حقدارو ته به حق ملاویږی۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔۔

قاضی محمد اسد خان: سر! اس میں۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔

Mr. Speaker: Next Item. Discussion on ECNIC…

سید مرید کاظم شاہ: یہ صرف ایک مسئلہ نہیں ہے، جو قدرتی آگیا ہے جی، یہ تو پورے صوبے میں ہو رہا ہے جی۔ تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ پورے صوبے میں اس کی لسٹیں بنائی جائیں۔ پورے صوبے میں یہی کام ہو رہا ہے جی اور جتنے بھی لوگ بھرتی ہوئے ہیں وہ میرٹ پر نہیں ہوئے ہیں، غلط ہوئے ہیں اس کو اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ یہ ایک ضروری بات ہے جی، منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ ہمارے ڈی آئی خان کو توضرور شامل کیا جائے۔

(شور)

قاضی محمد اسد خان: سر! یہ منسٹر صاحب سے پتہ کروادیں میں نے بھی کہا تھا ہمارے پاس ایلیمنٹری کالجز میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔ سر! میری بات سن لیں اور وہاں کہا گیا ہے کہ منسٹر صاحب نے خود کہا ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، موقع دینگے، آپ مجھے موقع دینگے جی؟

جناب سپیکر: دینگے۔

میاں نثار گل: بہت ضروری مسئلہ ہے جو میرے ساتھ ہوا ہے۔

قاضی محمد اسد خان: کښېنئ جی۔ بس بس، میں اب بات کرتا ہوں۔ میں آپ کی بات کرتا ہوں۔ سر! ہری پور میں جو ایلیمنٹری کالجز ہیں، جن کو اب رائیٹ کہا جاتا ہے۔ وہاں پر بھی کلاس فور کی بھرتیاں ہوئی ہیں، اور۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایجنڈے پہ ہے؟

قاضی محمد اسد خان: سر! میری بات یہ ہے کہ وہاں پہ میرٹ کو نہیں سمجھا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب نے انسٹرکشنز دی ہیں کہ آپ جن لوگوں کا کہیں گے ان کو بھرتی کرتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے اس کو نہ کریں۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! دا خنگه چې زمونږه ورور مظفر سید اووئیل جی، زمونږه هم په حلقه کښې پی تی سی ټیچران د نورو ځایونو نه راوتلی شوی دی، زما په حلقه کښې د هغوی تقرریانې شوی دی۔ پکار دا دی چې زمونږه حق دا دے چې یونین کونسل وائز شوی وې، د یونین کونسل په سطح باندې خبره سمه پکار ده چې بیا د یونین کونسلونو خیال اوساتلې شی او کوم د هغې یو طریقه کار پکار دے چې وضع شی او د بهر کسان چې کوم دی، چې دا په دې خانې نه اخوا شی۔

جناب محمد امین: جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! یو۔۔۔۔۔

ECNEC پر عام بحث

جناب سپیکر: جناب شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب، جناب شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب،

شہزادہ محمد گستاسپ خان: (قائد حزب اختلاف) میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بھائی، آج کا ہی دن ہے اور مطلب یہ ہے کہ شام کو ہم سیشن رکھیں گے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: عبدالاکبر خان نے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب نہیں ہیں۔ جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب ډیره مهربانی۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: یعنی شہزادہ گستاسپ خان صاحب، آپ تقریر نہیں کریں گے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: (قائد حزب اختلاف) عبدالاکبر خان صاحب کریں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ عبدالاکبر صاحب کریں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی چې تاسو په دې اهم خبرې باندې ماته ټائم راکړو چې زه خبره اوکړمه سپیکر صاحب! دا "ایکنک" چې دې، دا ډیر داسې یو ځائې دے چې هلته د پول پاکستان د پولو صوبو سکیمونه ځی، هغه سکیمونه مخکښې د کمو پیسو به وو خو اوس حکومت دا فیصله کړې ده چې د دس کروړ روپو نه چې زیات کوم سکیم وی، هغه سکیم به هلته ایکنک ته ځی او هلته به فیصله کیږی چې په دې سکیم Acceptance اوکړو که او نه کړو۔ سپیکر صاحب! دې باره کښې تاسو ته یو خبره عرض کومه۔۔۔

Mr. Speaker: Order please. Order Please, order..

جناب بشیر احمد بلور: دا ایکنک چې دے، دا اصل کښې د آرټیکل 156 لاندې، تاسو دا Constitution اوګورئی جی په دیکښې۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نیشنل اکنامک کونسل۔

جناب بشیر احمد بلور: جی، نیشنل اکنامک کونسل دے جی۔ په دیکښې د هغې فرائض څه دی؟

156 (1) The President shall constitute a National Economic Council consisting of the Prime Minister, who shall be its Chairman and such other members as the President may determine.

Provided that the President shall nominate one member from each province on the recommendation of the government of that province.

(2) The National Economic Council shall review the overall economic condition of the country and shall, for advising the Federal Government and the provincial governments formulate plans in respect of financial commercial, social and economic policies and in formulating such plans, it shall be guided by the

principles of policy set out in chapter 2 of part II in the constitution. Articles 78 to 88

چې دی، دا د هغې لاندې د دوئ دا کار چې کوی، دے ته نک (N.E.C)وائی جی نیشنل اکنامک کونسل ورته ECNECوائی، ایکنک چې دے ، هغه Executive Committee of the National Economic Councilدے۔ په دیکښې دا ده چې دا هغې سب کمیټی ده۔ Constitutionکښې چې دے ، هغې ته نک (NEC)وائی او دا سب کمیټی چې ده هغه Executive Committeeچې ده، هغې ته ایکنک وائی۔ څنګه چې تاسو ته ما اولستل، په دیکښې سوشل پلان او ټول Plansچې دی د حکومت د ډیویلپمنټ، هغه په هغې کښې ډسکس کیږی۔ په دیکښې مونږ ته، تاسو ته به یاد وی یا چې تاسو به هغه وخت کښې ممبر وئی که نه به وئی، هغه زمونږ د پیهور هائی لیول کینال جهګړه وه په ایکنک کښې نو هغه وخت زمونږه فنانس منسټر چې دے ، هغه سردار مهتاب صاحب وو چې زمونږه فنانس منسټر وو او چیف منسټر هم وو نو هغوی دې میټنګونو له به نه تلل نو As a law an Parliamentary affairs Ministerزه به هغې میټنګونو له تلمه۔ نو په یو میټنګ کښې زمونږ د پیښور هائی لیول کینال خبره وه هغه دا چې کوم کینالز دی یا دا ډیمز دی نو دا همیشه د واپډا زیر نګرانی جوړیږی نو د واپډا چیئرمین ناست وو، هغوی دا اووئیل چې دا پیهور هائی کینال چې دے ، دا پیش شو نو چې هغې کوم Bidچې راغلې وو، د مختلفو ملکونو نه هغه هغه 180% above'above'وو۔ دا وی چې لکه واپډا اووئیل چې دا په سلو روپو باندې جوړیږی نو چې کوم Bidچې راغلې وو نو هغه 180 rupees bidراغلې وو نو هغه وئیل چې دا زه کینسل کومه، دا مونږ نه منو، ورسره په هغې میټنګ کښې ایشین ډیویلپمنټ بینک والا هم ناست وو، نو هغوی دا اووئیل چې که دا تاسو نه منئی نو دا به Lapseشی او دا چې بیا راځی نو څه لس کاله پس به چرته په دې نمبر راځی نو هغه وخت کښې ایډیشنل چیف سیکرټری زمونږ شکیل خان وو، د شکیل خان نه ما دا تپوس اوکړو چې دے دا Rejectکوی نو مونږه سره بل څه داسې لاره شته دے ؟ ولې که دا یو ځل Rejectشو نو ما ورباندې کوئسچن اوکړو چې ته وائے چې 180%راغلو نو مونږه دی ځل له دا Rejectکوؤ خو ته ماته دا اووایه As a responsible manاو دا Commitmentاوکړو چې آیا بل ځل له چې مونږه په دې

ټینډر اوکړو نو آیا دا به کم شی؟ ولې چې ورځ په ورځ مهنګائی زیاتیږی نو دا شې به مونږ ته بیا لس کاله پاتې شی. تاسو ته پته ده چې زمونږه دے صوبې سره څنګه د سوتیلی ماں غوندې سلوک کیږی چې د هغوی دا کوشش وو چې دا پیهور هائی لیول کینال پاتې شی. نو ماته شکیل خا اووئیل چې یوه خبره کیدې شی چې مونږه دا اووایو چې زمونږه پراپرټی ده چې دا مونږه خپل صوبائی کیبینټ ته یوسو نو ما ریکویسټ اوکړو، سرتاج عزیز هغه وخت کښې Presidentوو، په دې ایکنک چیئر پرسن چې وی هغه همیشه فنانس منسټر وی. نو سرتاج عزیز صاحب ته ما ریکویسټ اوکړو چې سرتاج عزیز صاحب، ته هم په دې صوبې سره تعلق لرې نو که دا زمونږ نه یو ځل Rejectشو او دلته کښې پاس نه شو نو دا پیهور هائی لیول کینال به بیا لسو کالو پورې پاتې وی. نو جی د پاکستان تاریخ کښې په اولنی ځل باندې هغه مونږه راوړو او صوبائی کیبینټ کښې ما ریکویسټ اوکړو سردار مهتاب خان چیف منسټر او صوبائی کیبینټ هغه پاس کړلو او مونږه منظور کړلو. دا Riskمو اغستې وو چې سبا څوک دا اووائی چې یره د 100نه 180%تاسو ولې اومنل؟ د واپډا والا دا Contentionوو چې یو ځل مونږه 180%اومنو نو بیا ټول پراجیکټس به په مونږه باندې داسې منلې کیږی په دې وجه مونږه دا نه منو. نو مونږه دا Riskواغستو او د خدائی فضل سره چې صوبائی کیبینټ پاس کړلو نو هغه پیهور هائی لیول کینال باندې کار شروع شوې وو او په هغې باندې اوس هم کار روان دې. هغه ان شاء الله د نهرونو او په علاقه کښې چې کومه آبادی به راځی، د هغې جدوجهد او د هغې وجې نه به راځی. نو زما دا خبره ده. مطلب دا دې تفصیلاً خبره دا وه چې مونږه دا تپوس کوؤ د خپل حکومت نه چې زمونږه حکومت آیا په دې یو نیم کال کښې څومره پراجیکټس ایکنک ته لیږلی دی؟ آیا په ایکنک کښې هغه پراجیکټس چې زمونږه په دې صوبې نه تلی دی، کوم کوم پراجیکټس دی؟ په هغې باندې څه کارروائی شوې ده؟ آیا زمونږ د حکومت نه دا پاتې ده چې دوئ پراجیکټ نه دی لیږلی یا مرکزی حکومت زمونږ پراجیکټس نه منی او هغه سائیډ لائن کوی ولې‌چې تاسو به لیدلی وی په اخبارونو کښې راځی چې د ایکنک میټنګ وی نو" اسی ارب روپیہ سندھ کو دیا گیا، پچاس ارب روپیہ بلوچستان کو دے دیا گیا، سو ارب

روپیہ پنجاب کو دیا گیا" او زمونږ د صوبې خبره نه راځی۔ تقریباًیو میاشت مخکښې فنانس منسټر صاحب پیښور ته راغلې وو نو هغوی سره مونږه خبره اوکړله، عبدالاکبر خان وو او زه وومه نو مونږه ورته اووئیل چې فنانس منسټر صاحب! مونږ ته دا اووایه، په هغې ورځو کښې تقریباً یومیاشت مخکښې میټنګ شوې وو چې دې میټنګ کښې خو تاسو د ECNEC د طرف نه ګورې چې څومره بلین روپئی سندھ ته ورکړلې، آیا مونږ دې صوبې د پاره تاسو دا فکر کوئی چې زمونږه دا صوبه هم د پاکستان یوه حصه ده، زمونږ هم دې ECNEC د کښې څه حق شته دې که نشته دے؟ نو هغوی اووئیل چې نه مجھے تو یاد نہیں ہے مگر یہ ہے کہ کچھ آپ کا تھا میں نے اسکو کہا کہ مجھے بتائیں کہ کیا تھا؟ نو هغوی بیا ما سره دا لوظ کړے وو چې I will send you the documents چې کوم مونږه دے صوبې له ورکړی دی۔ ما هغه وخت کښې هم ورته اووئیل چې ته ئے ما ته رالیږې خو چې ته وائے نو خیر، خو زه د خپل فنانس منسټر نه زما خیال دے چې لږ ساعت پس دے هلته راغلې وو نو د دوئ نه هم ما تپوس اوکړلو چې تاسو څه دغه لیږلی دی کنه؟ دوئ ما ته اووئیل چې مونږ بتیس سکیمونه لیږلی دی ECNEC ته نو زه اوس دا تپوس کومه چې هغه بتیس سکیمونه کوم کوم دی؟ زه دا ریکویسټ کومه چې دا د اوبنائی چې هغې بتیس سکیمونو باندې مرکز څومره ایکشن اغستې دے؟او دا تپوس کومه چې سکیمونو کښې څه Flaw خو نشته دے چې هغوی هلته دا نه اخلی چې زمونږ د طرف نه داسې څه Complete سکیم دے او هغوی ئے Wilfully نه اخلی که زمونږ نه څه Deficiencyپاتې شوې ده چې هغوی زمونږ دا سکیمونه نه آنر کوی؟ نو زما دا درخواست دے جناب سپیکرصاحب! چې دا ECNEC چې دے، دا ډیر Important په دې وجه باندې دے چې ټول پاکستان کښې چې کوم ډویلپمنټ کیږی، د هغې کمیټئی نه کیږی، دا Executive Committee ده او د آئین لاندې هغې ته پوره تحفظ حاصل دے او چې څه فیصله هغه کوی نو هغه په پاکستان باندې لاګو وی او په هغې باندې عمل درآمد کیږی۔ نو مونږ هم پاکستانیان یو، مونږ هم مسلمانان یو، مونږه هم په دې پاکستان حصه یو، زمونږ صوبه هم په دې پاکستان حصه ده نو پکار ده چې زمونږ صوبې ته د هم هغه مراعات، هغه پراجیکټس ملاؤ شی چې کوم پراجیکټس مونږ

لیږو۔ که مونږ نه لیږو نو دا د صوبائی حکومت کمزوری ده او که مونږ ئے لیږو او مرکز ئے نه منی نو بیا مرکز سره پکار ده چې خبره پرې اوکړوچې ولې مونږ سره زیاتې کیږی، مونږ باندې ولې ظلم کیږی او دا د اوس نه نه بلکه په مونږ باندې دا ظلم او زیاتې د پنځوستو پینځه پنځوستو کالو نه، د کوم وخت نه چې پاکستان جوړ شوے دے، د هغې وخت نه کیږی۔ زمونږ په وسائلو باندې مرکز قبضه کړې ده او زمونږ هغه وسائل مونږ ته نه ملاویږی۔ مونږ دلته پاڅو جی چې سکول کښې استاد نشته دې، نن تاسو ټولو اولیدل چې استاذان نشته دے، پنځه، پنځه کاله او شپږ، شپږ کاله اوشول چې سکولونه جوړ دی، سپیکر صاحب، د قام پیسه پرے اولګیدله او د هغې نه چې کوم Facilities دی، هغه خلقو ته نه ملاویږی۔ ایجوکیشن په باره کښې مونږه وایو چې مونږه به "گھر گھر تعلیم عام کری دیں گے" نو چې هلته کښې استاد نشته دے نو چرته به تعلیم عام کیږی؟ استاد به هلته څنګه راځی؟ ډویلپمنټ به څنګه کیږی؟ چې مونږ ته خپل حقوق ملاؤ شی۔ حقوق به څنګه ملاویږی؟ چې مونږه اتفاق رائے اوکړو او خپله حصه د مرکز نه اوغواړو۔ زه ستاسو مشکور یمه او حکومت ته هم دا درخواست کوم چې مهربانی د اوکړی، صحیح سکیمونه او د هغې ډیټیل مونږ ته اوښائی۔ Thank you Sir.

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔ ستاسو نه مخکښې ما ظاهر علی شاه، ایم۔پی۔اے صاحب ته ټائم ورکوؤ خو هغه نشته دے۔

جناب عبدالاکبر خان: خه جی هغه تلې دے دیر ته۔ جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس انتہائی اہم موضوع پر بولنے کا موقع دیا لیکن میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ تقریریں کرتے کرتے ہم تھک گئے ہیں، سنتے سنتے آپ تھک گئے ہیں، لکھتے لکھتے وہ تھک تئے اور پڑھتے پڑھتے باہر جو لوگ بیٹھے ہیں، وہ تھک گئے ہیں لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا ہے۔ جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ان سپیچز کے بعد فنانس منسٹر صاحب ایک لکھی لکھائی ہوئی بریف سٹیٹمنٹ یہاں اس اسمبلی میں پیش کریں گے اور پھر معاملہ ختم ہو جائے گا۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے، اور جب بھی اس اسمبلی میں ہم بات کرتے ہیں، میرے خیال میں ساری صوبائی اسمبلیوں بلکہ مرکز کی اسمبلی سے بھی زیادہ یہاں پر ہم

ایشوز پر بات کرتے ہیں اور خاصکر وہ ایشوز جو اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، جو اس صوبے کے عوام کے مفاد میں ہوتے ہیں، جس طرح بشیر خان صاحب نے کہا جناب سپیکر، Constitution میں ہر ایک چیز کے لیے راہ دی گئی ہے جو ایکنک پر ہم بحث کر رہے ہیں، اور ہم ایکنک پر بحث نہیں کر رہے ہیں، ہم ایکنک پر اس حد تک بحث کر رہے ہیں اگر آپ ایجنڈے کو دیکھیں کہ پراونشل گورنمنٹ کی ناکامی، کہ انہوں نے کوئی سکیم وہاں پر نہیں بھیجی اور ہم نے یہ کیوں شامل کیا؟ جناب سپیکر! ہمیں فیڈرل فنانس منسٹر نے کہا کہ آپ کے صوبے کی طرف سے ہمیں کوئی سکیم موصول نہیں ہوئی ہے اس لیے ہم نے اس کو شامل نہیں کیا۔ جناب سپیکر! 350 بلین کی سکیمیں ایکنک میں Approve ہو گئی ہیں ایک سال میں اور 350 ارب کی جو سکیمیں ہیں اگر آپ ان کی ڈیٹیل نکالیں تو اس میں جو میں نے پڑھی ہیں اور یہ سوال میں نے اس لیے ان سے کیا تھا کہ ان 350 بلین میں ہمارے صوبے کے لیے کوئی سکیم شامل نہیں تھی۔ اب یہ 350 بلین کی سکیمیں مکمل ہو نگی پھر اس کے بعد اگر ہمارے صوبے کی کوئی سکیم آئی تو اس کو Approve کیا جائے گا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہم یہاں پر وہ پرابلم ڈسکس کرتے ہیں جو Day to day لوگوں کے ساتھ ان کا واسطہ پڑتا ہے لیکن Being a representative of the people ہم ان کے مستقبل کا بھی سوچیں گے، اس صوبے کا مستقبل جو ہم دیکھ رہے ہیں، جو ہمارے ساتھ سلوک مرکز کی طرف سے ہو رہا ہے یا ہمیں اپنے وسائل نہیں مل رہے ہیں تو یہاں ہماری غربت روزانہ بڑھتی جا رہی ہے تو اس صوبے اس صوبے کا مستقبل، اگر یہی حالات رہے تو اچھا نظر نہیں آرہا ہے۔ اس لیے ہمیں ضرور سوچنا ہوگا کہ اس صوبے کی آئندہ جنریشنز کے لیے ہم کوئی ایسی چیزیں کریں کہ کل وہ ہم پر یہ الزام نہ لگائیں کہ ہمارے گزرے ہوئے نمائندے یا اسمبلی کے ممبران نے اس صوبے کے عوام کی خوشحالی کے لیے کچھ بھی نہیں سوچا، کچھ بھی نہیں کیا۔ جناب سپیکر! جس طرح بشیر خان نے کہا کہ اگر آپ اس آرٹیکل 156 کو دیکھیں تو اس میں ایک لفظ لکھا ہے باقی تو میں ڈیٹیل میں نہیں جاونگا۔ "It shall be guided by the principles of policy set out in chapter 2 of part II" جناب سپیکر! اس Constitution کی پرنسپلز آف پالیسی، واحد Chapter ہے جو کہ بارہ آرٹیکلز پر مشتمل ہے۔ بہت

ڈیٹیل ولا یہ ایک Chapter ہے اور اسی لئے جناب سپیکر! آپ کے رولز میں، کیونکہ جناب سپیکر یہ Page 29 سے شروع ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اور Page 40 تک۔

جناب عبدالاکبر خان: اور 40 Page پر ختم ہوتا ہے جناب سپیکر۔آپ آرٹیکل (3) 29 کو دیکھیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Principles of policy, observance.

جناب عبدالاکبر خان: جی جی۔

"It respect of each year, the president in relation of the affairs of the Federation and the Governor of each province in relation to the affairs of his province, shall cause to be prepared and laid before the National Assembly or as the case may be, the Provincial Assembly , a report on the observance and implementation of the principles of policy, and provision shall be made in the rules of Procedure of the National Assembly or, as the case may be the Provincial Assembly, for discussion on such report"

جناب سپیکر! آئین کہتا ہے کہ ہر سال اس پرنسپلز آف پالیسی کے لئے پریزیڈنٹ اور گورنر رپورٹ بنوائیں گے اور اسکو اسمبلی میں لائیں گے۔ اسمبلی میں اس پر ڈسکشن ہو گی اور جناب سپیکر! آپ کے رولز میں رول 196 جو آپ کا اپنا رول ہے یہ Rule 196 ہے۔ The report on the observance and implementation of the principles of policy in relation to the affairs of the province when received, shall be laid before the Assembly in pursuance of clause(3) of Article 29 of the constitution" یعنی آپ نے ایک Specific rule بنایا ہے کہ جب بھی وہ رپورٹ آئے گی تو آپ اس کو پیش کریں گے ابھی آپ دیکھیں کہ ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک گورنر صاحب کی طرف سے ہمیں کوئی پرنسپلز آف پالیسی کی رپورٹ اس ہاؤس میں جو کہ Constitution کی Provision پیش نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Requirement ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جی Requirement ہے اور یہ Violation ہے جناب سپیکر! Article 29 (3) کی اور پھر رولز کی تو خیر ہے ہی۔ جناب سپیکر! ہم نے اس اسمبلی میں مرکز سے بھی اپنے حقوق کے لئے ہمیشہ آواز آٹھائی۔ جو بھی صوبے کے حقوق تھے، ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ہم نے یہ سوچا ہے کہ ہم کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر سیاست کی بات ہوتی تو ہم تو چاہتے کہ حکومت ناکام ہو، ہم تو چاہتے کہ حکومت کی بدنامی ہو لیکن نہیں جناب سپیکر! ہم نے Being in opposition ہمیشہ یہ سوچا ہے کہ صوبے کے عوام کے فائدے کے لئے اس صوبے کے عوام کے Future کے لئے جو چیز۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب عبدالاکبر خان: جو چیز بھی ضروری ہو وہ ہونی چاہیئے جناب سپیکر! لیکن آج اگر فیڈرل فنانس منسٹر کہتا ہے کہ پراونشل گورنمنٹ نے کوئی سکیم نہیں بھیجی اگر یہ حقیقت ہے تو کیا یہ پراونشل گورنمنٹ کی In-efficiency نہیں ہے یہ Slackness نہیں ہے جناب سپیکر کہ اگر واقعی نہیں بھیجی تو کیا یہ زیادتی نہیں ہے یا تو ہم Self sufficient ہیں یا تو ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، یا تو ہمارے لئے بڑی سکیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ جو ہو کیونکہ جناب سپیکر! آپکو معلوم ہے کہ ایکنک میں وہ سکیمیں Approve ہوتی ہیں کہ جن کی مالیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پراونس اپنے Resources سے بھی کرے لیکن کیونکہ اسکی مالیت بہت زیادہ ہوتی ہیں تو اس لیے اسے ایکنک Approve کرتی ہے یا پھر کوئی ایسی سکیم جو فیڈرل گورنمنٹ آپ کے لیے فنڈ کر سکتی ہے یا کرتی ہے یا کرتی ہے تو وہ سکیم Approve ہوتی ہے وہ سکیم بھی Approve ہوتی ہے جب فیڈرل گورنمنٹ کے پاس اگر فنڈ کی کمی ہے تو ڈونر ایجنسیز سے، انٹرنیشنل ڈونر ایجنسیز سے وہ فنڈز لے کر یا ان کے ساتھ بات کر کے وہ سکیم کو Approve کرتی ہے۔ تو کیا ہمارے صوبے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جناب سپیکر؟ کیا ہمارے صوبے میں ہر چیز پوری ہے کہ جس کی ہمیں ضرورت نہیں ہے؟ جناب سپیکر! ہمیشہ کامیاب قومیں وہ ہوتی ہیں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہمیشہ کامیاب فرد وہی ہے، کامیاب صوبہ وہی ہوتا ہے کہ جس کے پاس Resources ہیں وہ ان Resources کو Minimum utilize کریں تاکہ جو اس کے پاس Available resources ہیں جتنا زیادہ وہ Minimum utilize کر سکیں، وہ ان کے فائدے میں ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر

سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کو اللہ تعالیٰ نے بہت اہم وسائل سے نوازا ہے لیکن ان کو Exploit کرنے کی ضرورت ہے، کیسے Exploit کیا جائے؟ جناب سپیکر! ان وسائل کو کیسے Exploit کیا جا سکتا ہے؟ میں ذرا اس پر ڈیٹیل، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں گورنمنٹ کو اس میں Suggestions دوں۔ میری عقل کے مطابق جو Suggestions ہیں وہ میں حکومت کو دے دوں جناب سپیکر۔ ہمارے پاس جناب سپیکر! دو تین اہم وسائل ہیں، ایک یہ کہ پانی ہے، زمین ہے لیکن اس پانی کو Utilize نہیں کیا جا رہا۔ Minerals ہیں، پاکستان میں سب سے زیادہ Minerals اس صوبے میں پیدا ہوتے ہیں، Billions of tons اور ہر قسم کے منرلز، لیکن ان کو Utilize صحیح طریقے سے نہیں کیا گیا اور نہیں کیا جا رہا، واٹر، پانی ہے، Water falls کی میں بات کر رہا ہوں، ایریگیشن کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ جس فالز سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! جنگلات ہیں، آب وہوا ہے، اب ان کو کیسے Utilize کریں جناب سپیکر! آپ کا 0.96 ملین ایکڑ فیٹ پانی دریائے سندھ میں جا رہا ہے اگر پنجاب Use کرتا ہے یا سمندر میں جا رہا ہے لیکن یہ آپ کے حصے کا پانی ہے جناب سپیکر۔ 3000 ہزار کیوسک، ایک کیوسک میں، میں جی توجہ چاہتا ہوں منسٹر صاحب کی کیونکہ میں بہت بڑا ٹیکنیکل۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں وہ نوٹس لے رہے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ایک کیوسک پانی جناب سپیکر، 200 ایکڑ زمین کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جب اس طرف سے Disturbance ہو تو آپ مطلب ہے کچھ نہیں کہتے جب اس طرف سے تھوڑی سی یہ، جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! آپ کی 200 ایکڑ زمین کو سیراب کرتا ہے اور آپ کا 3000 کیوسک پانی سمندر میں جا رہا ہے۔ آپ کی کوہاٹ سے لیکر ڈی آئی خان تک زمین ہے، اس پانی کو Utilize نہیں کر سکتے؟ کیوں نہیں کر سکتے جناب سپیکر؟ لیکن کون کرے؟ آپ کا ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ، میں یہ بات آج چیلنج کر کے بتا رہا ہوں جناب سپیکر، کہ There is no irrigation engineer in the whole province. There is no irrigation engineer in the whole province. The irrigation department is run by a civil engineer. جناب سپیکر! آپ تھائی لینڈ میں، جو کہ چھوٹا سا ملک ہے اور ایگریکلچر ان وہ نہیں ہے لیکن وہاں پر 1100 ایریگیشن انجینئرز ہیں۔ آپ

کے سارے صوبے کی اسی فیصد آبادی کا تعلق زراعت سے ہے لیکن آپ کے صوبے میں ایک ایریگیشن انجینئر نہیں ہے۔ آپ کا ساراایریگیشن ڈیپارٹمنٹ، Right from the S.D.O up to the Chief engineer یا جو بھی ہو وہ سول انجینئر چلا رہا ہے، سول انجینئر کے پاس تو Brian نہیں ہوتا، وہ Executing engineer ہوتا ہے۔ وہ تو ایک Plan کو، ایک ڈیزائن کو Execute کرتا ہے، اس کے پاس تو دماغ نہیں ہوتا۔ انگریز نے تو ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے جناب سپیکر! کہ اس نے ہمیں دماغ پیدا کرنے نہیں دیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس پانی کو Utilize کرنے کے لیے آپ کے پاس کونسا انجینئر ہے کہ جو اس پانی کو استعمال کر سکے؟ سول انجینئر کو تو آپ کہیں گے کہ یہ کینال ہے اور اس کو آپ نے بنانا ہے۔ یہ بلڈنگ ہے اس کو آپ نے بنانا ہے۔ وہ پلان تو آپ کے لیے نہیں کر سکتا جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ It is the right time کہ پراونشل گورنمنٹ Engage کرے اگر نہیں ہے کیونکہ آپ کی جو انجینئرنگ یونیورسٹی ہے، اس میں ایریگیشن، سول انجینئرنگ میں As a subject پڑھایا جاتا ہے۔ وہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے تو آپ کے پاس اگر نہیں ہے ایریگیشن انجینئر، کیونکہ میں جو دیکھ رہا ہوں جی، We are 900 above sea level here in Peshawar and Bannu and Kohat are are six/seven hundred above sea level. آپ gravity پر اس پانی کو لے جا سکتے ہیں؟ کیوں جناب سپیکر، میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ابھی انہوں نے پیہور ہائی لیول کینال کی بات کی، ایک ہزار کیوسک پانی جناب سپیکر، پیہور ہائی لیول کینال میں آرہا ہے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ کینال تو بنوایا، کینال پر تو کروڑوں روپے خرچ کئے لیکن اس کینال سے فائدہ کیا ہو رہا ہے؟ کیونکہ وہ پانی جب اپر سوات کینال میں گرتا ہے تو اپر سوات کینال تو اس کو Absorb ہی نہیں کر سکتی، کینال پر تو آپ نے کروڑوں، اربوں روپے لگا دیئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ دوسرا جناب سپیکر! جس طرح میں نے کہا منرلز کا، اب پھر میں ایک چیلنج کرتا ہوں کہ This province has no minerals engineer. مائننگ انجینئرز تو ہیں، مائننگ انجینئر تو بہت ہیں لیکن منرلز انجینئر کوئی نہیں ہے۔ مائننگ انجینئر تو Executing engineer ہوتا ہے اس کو تو آپ بتادیں گے کہ یہ Mine ہے، اس کو کیسے نکالنا ہے اور اس کو کیسے روڈ بنانا ہے اور کیسے اس کو Bench کرنا ہے اس کے

پاس دماغ نہیں ہوتا وہ Executing کا کام کرتا ہے۔ جناب سپیکر! آپ Lime stone ایک روپے من بیچتے ہیں اور اس Lime stone کو اگر Two, three hundred forenhite پر آگ دے دیں تو پھر وہی چونا آپ سو روپے من بیچتے ہیں لیکن اگر آپ اس 2800 forenhite پر اور آگ دے دیں تو وہ سیمنٹ دو سو، ڈھائی سو روپے من آپ بیچتے ہیں، Billions tons آپ کے پاس ہیں۔ بلینز کے بلینز ٹن۔ لیکن جناب سپیکر، کوئی Exploitation نہیں۔ ماربل آپ کا دنیا میں، میں سمجھتا ہوں کہ اتنا زیادہ ماربل اور اتنا سستا ماربل کہیں نہیں ہے، میں جی یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ اگر پراونشل گورنمنٹ اس میں Serious ہے اور اسے Serious ہونا چاہیے کیونکہ ان وسائل کو آپ نے استعمال کرنا ہے، آج نہیں کریں گے تو پچاس سال بعد کوئی اور کرے گا، سو سال کے بعد کوئی اور کرے گا لیکن اگر آپ نے اس کو Utilize کرنا ہے تو خدا کے لیے کہیں باہر سے انجینئرز منگوائیں، ان سے پلان کروائیں، ان سے سیکمیں بنوائیں، آپ کے انجینئر کی، آپ کے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ آپ کے لئے پلاننگ کر سکیں۔ آپ کے منرلز ڈیپارٹمنٹ کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ کہ وہ آپ کے لیے پلاننگ کر سکیں اور جو سیکمیں جس طرح بشیر خان نے کہا کہ ہمیں منسٹر صاحب بتائیں گے کہ کونسی سیکمیں ہیں کہ جو پراونشل گورنمنٹ نے ایکنک کو بھیجی ہیں اور ایکنک نے ان کو Reject کیا ہے یا ایکنک نے ان کو Approve نہیں کیا ہے کیونکہ فیڈرل فنانس منسٹر نے کہا ہے کہ انہوں نے اسمیں کوئی سیکم ہی نہیں بھیجی ۔۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان:</u> ډیره مهربانی جناب سپیکر، په دې موضوع باندې، چونکه ډیر اهم موضوع هم دے او ډیر تفصیلی بحث پرې بشیر خان هم اوکړلو او عبدالاکبر خان هم اوکړلو، زه به خپل Comments چې دی هغه به Short ساتمه۔ جناب سپیکر! کله هم چې د صوبې د مفاداتو خبره راغلې ده په هغې کښې چې زه په دې اسمبلی کښې ځومره پورې وینمه نو اپوزیشن همیشه حکومت سره یو ځائے یو خپل رول ئے play کړے دے او د حکومت سره یو ځائے د مرکز نه خپله مطالبه ئے کړې ده۔ نن هم چې مونږه دا موضوع په ایجنډې باندې راوستلې ده، د هغې دا وجه ده جناب سپیکر، چې مونږ ته دا اطلاعات

ملاؤ شوی دی چې ECNEC ته زمونږه د صوبې هډو څه سیکمز لیږلی شوی نه دی۔ جناب سپیکر! تاسو پخپله په دې باندې سوچ اوکړئ چې په دې ځائې نه سیکم ځی نه، یو شې مونږه لیږو نه چې یره دا زمونږ ضرورت دے نو هغه به بیا څنګه مرکز به مونږ له د هغې د غه څنګه راکوی او بل خوا ته بیا مونږه پاځو او سیاسی تقریرونه کوو او دا چغې وهو چې مرکز مونږ له خپل حق نه راکوی نو په دې باندې تاسو پخپله سوچ اوکړئ چې په دیکښې د چا غلطی ده او د چا قصور دے ؟ جناب سپیکر! په ECNEC کښې، دا یو څو میټنګز ئے شوی وو په هغې کښې آفتاب خان هم موجود وو جی او هغوی په هغې میټنګز کښې تپوس هم اوکړلو زمونږه د صوبې د نمائنده نه هلته کښې د نورو د غه نه چې جی زمونږ د صوبې سکیمونه ولې نه دی رالیږلی شوی (تالیاں) په دې وخت کښې جناب سپیکر! مونږه دې سوچ کښې لاړ شو څنګه چې تاسو ته پته ده چې ECNEC ته هغه سیکم ځی چې کوم د دس کروړ، یو Limit ایښودې شوے دے چې د دس کروړ نه Above چې کوم سیکم وی نو د هغې Approval د ECNEC نه کیږی نو آیا زمونږه دې صوبې کښې انفراسټرکچر او د غه ټول هر څه مکمل شوی دی؟ آیا د دوئ په نظر کښې ټول هر څه پورا دی چې دوئ دا سیکمز نه لیږی؟ عبدالاکبر خان د ایریګیشن ډیپارټمنټ طرف ته اشاره اوکړله دا ډیر اهم د غه دې۔نن چې زمونږ water courses چې دی، د هغې Lining بالکل نشته او د Water courses ما تیر د ECNEC د میټنګز د غه کتل جی، بلوچستان ته ملاؤ شو جی، سندھ ته ملاؤ، پنجاب ته ملاؤ شو نو مونږه دا د غه کولو چې یره که خالی یو صوبې ته ملاویدل، پنجاب ته خالی ملاویږی یا مرکز نورو صوبو له هم نه ورکول نو بیا به هم ځه یو خبره وه چې یره ټولو صوبو سره زیاتې کیږی خو د غې نه خو جناب سپیکر، مونږ ته دا اندازه کیږی چې زمونږ صوبې والا خو یا سکیمونه لیږی نه اوکوم چې لیږی هم نو هغه ټیکنیکلی ټهیک نه لیږی۔ او هم د غه، تاسو به ګورئ چې فنانس منسټر به کیدې شی، هغوی ہمیشه سپیچ کوی نو ما خو مخکښې هم وئیلی وو چې ډیر Sugar coated speech مونږ ته اوکړی، سیاسی خبرې مونږ ته اوکړی، او عبدالاکبرخان هم د غې طرف ته اشاره اوکړله او ما بار بار وئیلی دی چې بیا د هغې نه پس مونږه عمل او نه کتلو حالانکه زمونږ

د دوئ نه ډیر توقعات وو ځکه چې زمونږ دا خیال وو چې دوئ یو ډیر Capable خلق دی او دوئ به په دې صوبې ترقی د پاره ډیر کوشش کوی خو اوس رو رو څه دغه ته راځی۔ آیا د ایم۔ ایم۔اے په دې نورو خلقو پرې څه اثر شوے دے چې دوئ هم داسې دغه شوی دی که څه دغه ښکاری، نو جناب سپیکر، زه به هم څنګه چې بشیر خان او عبدالاکبرخان دغه اوکړلو، دا سوال به ترینه زه کومه چې دوئ د هغه سکیمز پیش کړی او مونږ ته د اووائی چې ولې؟آیا دوئ لیږلی دی او Reject شوی دی؟که Reject شوی وی نو هغې کښې به بیا مونږه د مرکز نه هم تپوس کوؤ دا زمونږ د صوبې حق جوړیږی۔ مونږه همیشه د هغې د پاره آواز اوچت کړے دے او بیا به هم اوچتوؤ۔ دوئ مخکښې هم چې په این۔ایف۔سی باندې کله خبره راغلې ده، په Net hydle profits باندې راغلې ده، دې اسمبلی ته راوړې شوې ده او مونږه ټولو ورسره متفقه یو دغه کړے دے نو آیا که دا مسئله وی، زما په نظر کښې خو نه ښکاری ځکه که داسې مسئله وه نو تراوسه پورې به دوئ راوستې وه۔ په دې هاؤس کښې دا دے تقریباً څومره، تقریباً کال یو نیم کال اوشو، په دیکښې خو تراوسه پورې دا مسئله مونږ ته مخامخ رانغله په این۔ایف۔سی کښې چې مسئله راغلې ده نو دوئ همیشه په هاؤس کښې دا اوچته کړې ده او د هغې یو دغه شوے دے یا که Net hydle profits کښې مسئله راغلې وه نو دلته کښې اوچته شوې ده۔ نو ما ته نه ښکاری چې دا مسئله به وی چې مرکز انکار کوی لګیا دے۔ ما ته زیات دا ښکاری چې په دې طرف نه Inefficiency ده نو جناب سپیکر، چې دا زمونږ حال وی نو آیا مونږه دا سوچ کولې شو۔چې مونږه به ترقی اوکړؤ؟آیا مونږه دا سوچ کولې شو چې مونږه به مخکښې په دیکښې انفراسټرکچر جوړ کړو؟ زمونږ دا صوبه به ترقی اوکړی په دې باندې د فنانس منسټر صاحب نه به مونږه تپوس کول غواړو او نور د ایریګیشن منسټر صاحب نه هم خاص زه دغه کومه ځکه چې دے کښې دا Living of water courses چې دے، دا یو ډیر اهم څیز دے۔ مونږه یو طرف ته وایو مطالبه کوؤچې زمونږ دا کومې اوبه چې وی، چې کومې مونږه نه شو استعمالولې، دا 3000 کیوسک کوم طرف ته چې عبدالاکبرخان اشاره اوکړله، دهغې د معاوضې غوښتلو د پاره خو مونږ دغه کوؤ چې یره د هغې مونږه

معاوضه غواړو خو هغه په استعمال کښې راوستلو د پاره چې زمونږ په دې صوبې بهلائی اوشی، دهغې د پاره مونږه څه اقدامات نه کوؤ۔ دا به هم زه د دوئ نه تپوس کوم چې دوئ دا خپل وضاحت اوکړی او مونږه له د په دې جواب راکړی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال خبره خو واضحه ده۔ څنګه چې تاسو مناسب ګنړئ نو که وایئ نو فنانس منسټر صاحب۔

ایک آواز: د Tea break نه پس۔

جناب سپیکر: د Tea break نه بعد۔یعنی نور خو څوک بحث کول نه غواړی؟

(مداخلت) نه، نه زه دا وایم چې لږ وخت دے چې دوئ۔ --

جناب بشیر احمد بلور: سپیکرصاحب!زما دا خواست دے، زمونږ ملګری داشکایت کوی چې دا لیډران پاسی او خبرې اوکړی خو مونږه ته ټائم، تاسو تپوس اوکړئ، خیر دے چې خبره اوکړی، پنځه منټه به اوکړی۔ که نه کوی نو بیا به تاسو ته۔ --

جناب سپیکر: جی څوک Speech کول غواړ؟فنانس منسټر صاحب به، The House is adjourned for tea break۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرډر، مسټر سپیکرسر، لا خلق نه دی راغلی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: مهربانی، ډیره شکریه ستاسو، سپیکرصاحب!زما دا ریکوسټ دے جی، وزیر صاحب نشته، دلته دې پیښوربنار کښې یو ټرمینل جوړیږی چې هغه ډیر لوئې پراجیکټ دې اوهغې باندې به کروړونه روپۍ خرچ کیږی۔ په هغې کښې یو تکلیف دا دے چې هلته تقریباً دوه سوه او شپیته کیبنز (cabins) دی چې د پنځویش کالونه هلته کار کوی او په مینځ کښې ئے بیا دوه نیم سوه دکانونه دی چې هغه دکانونو کښې هم خلق کار کوی او د زرګونو کسانو پکښې رزق لګیدلې

دے ، زہ حکومت تہ دا خواست کوم چې دوئ کوم ټرمینل جوړوی، داټول خالی کوی پہ ھغوی باندې، نن سبا خو چې سړې چرتہ دے ، ھلتہ ورتہ روزگار نہ ملاویږی او چې دچا روزگار شتہ او د ھغوی نہ مونږہ روزگار واخلو نو دا بہ ډیر زیاتې وی۔ زما بہ دا خواست وی حکومت تہ، فنانس منسټر صاحب ھم ناست دے چې سینئر منسټر ھم دے چې مہربانی اوکړی پہ دې غریبو خلقو د پارہ، چې دوئ کروړونہ روپئ ټیکس ھم ورکوی او کرایہ ھم ورکوی یا خو د دا ځائې بدل کړی د ټرمینل د پارہ او کہ داټرمینل خوامخواہ پہ دې ځائې جوړول غواړی نو پکار دہ چې ھغوی نہ ورکوټی کیبنز ورکړی۔ د دنیا پہ ھر ځائې کښې پہ ټرمینل کښې د کانونہ وی، بیا ورتہ ھغہ شانتې ورکوټی د کانونہ جوړ کړی چې د ھغې عاجزانو دبچو رزق چې دے ، پہ زرگونو کسان دی چې ھغوی تہ خپل رزق ملاؤ شی۔ دا زما خواست دے چې منسټر صاحب د دبلدیاتو وزیر صاحب راغواړی او یا د Interference اوکړی چې دابې روزگاری، دا کوم خلق چې بې روزگارہ کیږی، د ھغوی د پارہ څہ متبادل بندوبست اوشی یا د دا ځائې بدل شی او یا چې کوم ځائې ټرمینل جوړیږی چې ھلتہ ورتہ د کانونہ ورکړی۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔جناب سپیکر صاحب! محترم بشیر احمد بلور نے جس مسئلے کے بارے میں بات رکھی ہے، بنیادی مسئلہ تو یہ ہے کہ کسی کا روزگار ختم کرنا نہیں ہے، روزگار دینا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پشاور کی اس وقت آبادی بہت زیادہ ہے، رش بھی بہت زیادہ ہے، ٹریفک بھی بہت زیادہ ہے تو ہم نے پشاور کے عوام کے مسائل کے حل کے لئے اور اس کے حسن میں اضافے کے لئے ایک جامع پروگرام بنایا ہے۔ انہوں نے جس پراجیکٹ کے بارے میں ذکر کیا ہے، یہ بھی اس پراجیکٹ کا حصہ ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب بھی محکمہ نقشہ اور اس کی جو Feasibility---

جناب سپیکر: پلاننگ ہے۔

سینئر منسٹر: اور پلاننگ ہے، میں چاہونگا کہ اس میں مقامی جو Concerned MPA's اور MNA's ہیں، منتخب نمائندے ہیں، ان کو بھی شریک کرینگے اور پشاور بھی ان کا ہے، غریب بھی ان کے ہیں اور عوام بھی ان کے ہیں، مشترکہ طور پر ان شاءاللہ لائحہ عمل بنائیں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! معافی غواړم رشتیا خبره ده چې د رولز لاندې خبره نه ده خو ډیره اهمه خبره ده۔ تاسو ته پته ده چې دا یو ډیر Political leader چې هغه جاوید هاشمی صاحب دے، نون لیگ مشر وو صدر وو او د پارلیمنټ ممبر هم دے، په هغه باندے کیس او چلیدو او هغه Convictشو۔ داچې کوم په هغوی باندې اوشو نو دا حیدرآباد ټریبونل په مونږ تیر شوے دے۔ داسې د ایوب خان په وخت کښې مونږ باندې شوارلس شوارلس کاله قید، چوبیس چوبیس کال قید، Movable and immovable properties ضبط شوی دی خو دهغې انجام ښه نه دے شوې زما موجوده حکومت ته دا خواست دے چې دا غدار او داسې خبرې اوس پریخودل پکار دی۔ د مسلم لیگ نه یو سړې چې هغه دومره، هغه جماعت اسلامی کښې هم یو وخت کښې پاتې شوې وو، سټوډنټ لیډر وو او بیا دهغې نه پس هغه دومره لوئې پولیټیکل پارټی صدر هم دے او هغوی ته مونږه څنګه اووایو چې دا غدار دے؟ پاکستان کښې دغدارئ او دا سسټم چې دے دامهربانی د اوکړې شی، دا د ختم شی۔ مونږه ټول پاکستانیان یو، مسلمانان یو خو دخپل حقوقو د پاره مونږه جدوجهد کوؤ نو په دې مونږه غندنه کوؤ ستاسو په وساطت او دا وایو چې دا کار دعام خلقو سره او لیډرانو سره خاص کر دا زیاتې نه دی کول پکار۔

جناب عبدالماجد: یو خبره اوکړم جناب؟

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب ته خواست کوؤ چې هغوی په ECNEC باندې یعنی Winding up speech

جناب قلندر خان لودھی: جناب مجھے اجازت ہے؟

جناب سپیکر: اس کے بعد ان شاءاللہ، وقت ہے۔

جناب قلندر خان لودھی: سر! اس ہی کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: اسی کے بارے میں، بس ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں نے تو پوچھا تھا پہلے یعنی Tea break سے پہلے میں نے پوچھا تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ رحیم اللہ یوسف زئی کے بارے میں ایک بات کرنی تھی کہ چند دن پہلے جوان پر حملہ ہوا تھا، اسکی مذمت کرنی تھی اور کیونکہ آزاد صحافت پر ہم سب لوگ یقین رکھتے ہیں اور اس کی جوڈیشنل انکوائری کے لئے اگر آپ آرڈر کردیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: یہ واقعہ جو ہوا ہے تو میرے خیال میں سارا ایوان اس پر متفق ہے۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ہم سب مذمت بھی کرتے ہیں اور حکومت کی توجہ بھی دلاتے ہیں کہ مہربانی کرکے انکی انکوائری کرکے رپورٹ ایوان میں پیش کردی جائے کہ ان پر یہ زیادتی کیسے ہوئی ہے؟

مولانا نظام الدین: مونږه هم جی په دې خبرې مذمت کوؤ۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! اس پر ہم حکومت کا موقف سننا چاہیں گے کیونکہ رحیم اللہ یوسفزئی صاحب پریس کے ایک بڑے اہم آدمی ہیں، ہم ساروں کو اس بارے میں تشویش ہے ہ کسی سے بھی ایسا ہو سکتا ہے تو پہلے سینئر منسٹر صاحب اگر اس کی بھی کوئی وضاحت کردیں کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کررہی ہے۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! رحیم اللہ یوسفزئی حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ان کی صحافت پر اور ان کی جو کارکردگی ہے، اسی بنیاد پر پوری دنیا میں حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کی ایک پہچان بن چکے ہیں اور ان کی آواز جب بین الاقوامی میڈیا پر آتی ہے تو ہم سب اس سے لطف اندوز اور خوش ہوتے ہیں۔ ان پر جب حملہ ہوا، میں نے اخبار میں پڑھا ہے۔ تو اس کے بعد میں نے خود وزیر اعلیٰ صاحب سے عرض کی تھی کہ یہ جو Specific علاقہ ہے، اس میں امن وامان کی بحالی کے لئے اور یہ جسطرح کے Elements ہیں، یعنی اس بیماری کے علاج کے لئے اور اس علاقے میں مستقل امن کے لئے، میں نے انہیں تجویز دی تھی کہ وزیر اعلیٰ صاحب، چیف سیکرٹری صاحب، آئی جی پی اور ہوم سیکرٹری صاحب پر مشتمل ایک اجلاس کا ہم نے فیصلہ کیا تھا لیکن اتفاقیات کی وجہ سے 12 اور 13 کو وزیر اعلیٰ صاحب کو جمالی صاحب نے اور صدر پاکستان نے وہاں سے بلایا تو انکے جانے کی وجہ سے ہمارا وہ طے شدہ پروگرامات نہیں ہوسکے ورنہ یہ بالکل قابل توجہ مسئلہ ہے اور ہمیں اس کا بھرپور احساس ہے۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! صرف دومنٹ میں آپ اپنا مدعا بیان کرینگے۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایکنک کی جو بات ہے جی، ہماری جو بھی گورنمنٹ آئی ہے۔ مشاہدے میں یہ دیکھنے کو آیا ہے کہ وہ Long terms schemes avoid کرتی رہی ہیں، Short terms schemes پر ان کا یقین رہا ہے اور اسی طرح سے یہ بھی ہوا ہے کہ چونکہ پی سی۔I بنانا پڑتا ہے، ایکنک کو بھیجنا پڑتا ہے اور اس پر میٹنگز در میٹنگز ہوتی ہیں، ان پر Justifications دینی پڑتی ہیں، اس لئے ہر گورنمنٹ Avoid کرتی رہی ہے اور میرے خیال میں یہ طریقہ اس گورنمنٹ نے بھی اختیار کیا ہے جو کہ اچھا نہیں ہے۔ چونکہ اس گورنمنٹ کا بھی اپنا ایک مقصد ہے اور اپنا ایک Aim ہے تو ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ جو بھی دس کروڑ سے یا گیارہ کروڑ سے نیچے سکیم ہوتی ہے، وہ اس کو تو یہ خود پاس کرتے ہیں کیونکہ اس سے پہلے یہی ہوتا رہا ہے اور ابھی بھی ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ کسی جگہ کوئی پندرہ لاکھ کے لئے تڑپ رہا ہے اور کہیں کسی جگہ پندرہ کروڑ لگ جائے تو کوئی فرق نہیں آیا تو یہ بات ہے کہ یہ اسی طرح آپس میں اپنے حق میں چیز کو رکھتے ہیں۔ اگر ایکنک میں بھیجتے ہیں تو پھر وہ دو سال، تین سال کے بعد آتی ہے جو کہ صوبے کے ساتھ ایک زیادتی ہو رہی ہے چونکہ Long term schemes میں صوبے کو فائدہ ہوگا، اس کی فلاح و بہبود کے لئے عوام کیلئے کیا جائیگا اور Short term میں اپنی پسند ناپسند کیلئے منصوبے رکھے جاتے ہیں اور مشاہدے میں یہی آیا ہے۔ کہ گورنمنٹ جو ہے وہ سی ایم کی ہے یا چند لوگوں کی ہوتی ہے اور ہر دور میں یہی تضاد رہا ہے اور یہی مصیبت رہی ہے جس سے کہ ہمارا صوبہ اب تک ترقی نہیں کر سکا۔ تو انہوں نے بھی اس چیز سے بچنے کی شاید انکا مسئلہ یہ ہو کہ وہاں کون ہماری میٹنگ کریگا کون جان مشکل میں ڈالے گا، کیوں نہ ہم اپنے اختیار میں، دائرہ اختیار میں سکیموں کو رکھیں کیونکہ دس کروڑ، گیارہ کروڑ سے نیچے یہ خود Approval دے سکتے ہیں اور اس کو کرتے ہیں لیکن اس میں زیادتی اس صوبے کے ساتھ ہوئی ہے جس کی نشاندھی میں کرتا ہوں۔ جو چیز میری جیب میں ہے، جو میرے پاس ہے، اس کو تو میں اپنی مرضی سے کسی بھی وقت خرچ کر سکتا ہوں۔ عقل مندی تو یہ ہے کہ میں باہر سے کوئی چیز لاؤں اپنے لئے۔ ہمیں مرکز سے جو مل رہا ہے، اس کے لئے اگر ہم محنت نہیں کرینگے اور اس سے ہم بچیں گے، Avoid کرینگے چونکہ ہمیں اپنی گورنمنٹ پر یقین نہیں ہوتا کہ ہم نے کتنے سال رہنا

ہے۔ایک مصیبت ہے ہمارے ساتھ اور اس مصیبت کو نہیں سوچنا بلکہ صوبے کے لئے ایک پالیسی وضع کرنی ہے جو بھی ہے اور جو بھی جائے اس پر یقین نہیں کرتا ہے جی بلکہ صوبے کی فلاح کے لئے سوچنا ہے۔اس کے لئے Long terms schemes دینی ہیں۔ان کی پی سی۔I بھی تیار کرکے بھیجنی ہیں اس پر محنت کرنی ہے تاکہ ہمارے صوبے کو فائدہ ہو جی۔اسمیں یہ نہیں دیکھنا کہ کل میرا ٹائم ہے یا نہیں ہے۔تو میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہتا تھا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔ایکنک پر Winding up speech کے لئے۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔جناب سپیکر صاحب! اس موضوع پر عبدالاکبر خان صاحب نے بشیر بلور، سکندر شیر پاؤ صاحب نے، لودھی صاحب نے اور ہمارے کئی حضرات نے بات سامنے رکھی ہے اور کل بھی یہ ایجنڈے میں شامل تھی۔میں جیسے ہی پہنچا تو اجلاس کی چھٹی ہو گئی تھی اور کل ہمارا اسلام آباد میں این ایف سی کا غیر سرکاری اجلاس ہے جس کے لئے میں نے آج جانا تھا لیکن اس موضوع کی اہمیت کی وجہ سے، میں اسی کے لئے رکا ہوں اور میں اس پر بالکل یکسو ہوں کہ جب یہاں ایکنک پر بات ہو یا اس طرح اور مسائل پر بات ہو تو میرا تو یہی ایمان اور یقین ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے لوگ یہ مسئلے اس لئے نہیں اٹھاتے کہ حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں بلکہ اس لئے اٹھاتے ہیں کہ باہم ملکر اس کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا جائے۔بشیر احمد بلور صاحب نے جسطرح ابھی ابھی اپنی Speech میں کہا تھا کہ چھپن سالوں سے مسلسل یہاں سے بڑے بڑے پراجیکٹس بھیجے جاتے رہے ہیں لیکن بہر حال فیصلہ تو انہی نے کرنا ہے جنکے ہاتھ میں اختیارات ہوتے ہیں لیکن میں اتنا Clear کرنا چاہونگا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے گزشتہ سال بھی اور اس سال بھی خاصے بڑے منصوبے اپنے صوبے کی طرف سے بھیجے ہیں اور ہم نے ان پر کام بھی شروع کیا ہے۔ہمارے لوگ وہاں جاکر اس کی وکالت بھی کرتے ہیں، اس پر زور بھی دیتے ہیں اور مختصر یہ کہ اس پر زیادہ لمبی بات بھی ہو سکتی ہے اور مختصر بات بھی ہو سکتی ہے۔عبدالاکبر صاحب نے فرمایا کہ ابھی لکھی بات کرکے ہمیں مطمئن کرلینگے لیکن بات یہ ہے کہ، انہوں نے کہا کہ ہم تقریر کرتے ہیں، صحافی لکھتے ہیں اور سپیکر صاحب سنتے ہیں اور باہر کے لوگ پڑھتے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی گفتگو میں یا صحافی لکھتے ہیں یا جو پڑھتے ہیں، اس کا ایک اثر

ہوتا ہے اور جو اقبال نے کہا ہے "کہ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کی بنیاد پر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے اور اگر کوئی مانتا ہے یا نہیں مانتا ہے لیکن As a public representative آپ نے اور ہمیں اپنا حق ضرور ادا کرنا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہونگا کہ اسمبلی میں ہماری خوش قسمتی ہے کہ کچھ وہ حضرات موجود ہیں جو پہلے اس صوبے میں منسٹر زرہے ہیں اہم ذمہ داریوں پر رہے ہیں اور انہوں نے بھی اپنی وقت میں کافی کام کیا ہے اور اب بھی اور ہمیشہ سپیکر صاحب۔ میری تو کوشش ہے کہ اکیلے جانے کی بجائے یا تنہا پرواز کرنے کی بجائے ان لوگوں کے تجربات سے، صلاحیتوں سے استفادہ کرلوں اور یہی وجہ ہے کہ مجھے اسلام آباد میں، جب میں نے تمام منتخب ممبران قومی اسمبلی اور سینیٹرز کا اجلاس بلایا، جن میں سارے لوگ شامل تھے۔ اس دن میں انکے چہروں کو دیکھ رہا تھا جو ہمارے سٹیج پر بیٹھے تھے، ان میں الیاس بلور صاحب تھے، اسمیں فرحت اللہ بابر صاحب تھے اور بیگم فخر الزمان صاحبہ تھیں اور اس طرح اور ہمارے بہت سارے محترم اور محترمات موجود تھیں، انہوں نے کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ چھپن سالوں میں پہلی بار ایک ایسا لمحہ آیا ہے کہ صوبے کی منتخب قیادت صوبے کے حقوق کے لئے بالکل یکجا اور یک زبان ہے گو اگر اس طرح ہمارا یہ سلسلہ جاری رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو جائینگے۔ مجھے افسوس ہے کہ سکندر شیر پاؤ صاحب اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ ان کے والد صاحب تشریف فرما تھے اور صوبہ سرحد کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دوسرے کا احترام بھی کرتے ہیں اور اگرچہ جماعتیں علیحدہ ہیں لیکن اس اجلاس میں مجھے بھی افسوس ہوا کہ بلوچستان سے ایک وفاقی وزیر بھی تھے اور وہاں کے جو نمائندے ہیں، وہ ایم ایم اے اور "ق" کی طرف سے آئے تھے، وہ بھی تھے۔ انہوں نے جب اپنا مسئلہ پیش کیا تو اس وفاقی وزیر نے کھڑے ہو کر نہ صرف اس کی زبردست تائید کی اس کی حمایت کی اور اس کے ساتھ اپنا زور اور اپنی آواز ملائی بلکہ ان کو شاباس دی، ان کو تسلی دی اور تھپکی دی۔ ہم بھی یہی چاہتے تھے کہ ہمارا بھی الحمد للہ ایک وفاقی وزیر اس صوبے سے موجود ہیں، وہ بھی ہمیں شاباس دینگے، تھپکی دینگے لیکن انہوں نے بعد میں یہاں آکر کہا کہ نہیں صحیح طریقے سے بات نہیں کی۔ اب میں اس پر حیران ہوں کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ جہاں وہ ہوتے ہیں، وہ راہنمائی کردے اور ساتھ دیدیں اور تعاون کریں او شاباس دے دیں۔ اگر کوئی راستہ ہمیں معلوم نہیں تو وہ راستہ دکھادیں

لیکن جسطرح سندھ کے وفاقی وزراء، پنجاب کے وفاقی وزراء، بلوچستان کے وفاقی وزراء کرتے ہیں، میں بجا طور پر یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی اپنے صوبے کے لئے یہ ٹھیک ہے کہ ان کی پارٹی علیحدہ ہے، ہماری پارٹی علیحدہ ہے لیکن صوبے کے بہتر مفاد کے لئے جسطرح باقی سیاسی جماعتیں ہمارے ساتھ تعاون کر رہی ہیں، میں ان سے بھی درخواست کرنے میں حق بجانب ہوں۔ محترم سپیکر صاحب! میں 04-2003 کی بات کرونگا اور پھر میں 2004 اور 2005ء کی بات بھی کرونگا۔ گزشتہ سال کل 160 بلین کا بجٹ انہوں نے پاس کیا تھا اسمیں 24.4 بلین کی صوبہ سرحد کی سکیمیں ہیں جو انکی مجموعی فی صدی کا 15.5 بنتے ہیں۔ اسمیں سکیموں کی تعداد بھی ہے میرے پاس اس کی پھر تفصیلات بھی ہیں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو میں چاہونگا کہ میں سامنے رکھوں۔ جسطرح سپیشل پروگرامز دو ہیں، فنانس ڈویژن کے دو ہیں، تعلیم کی دس اسکیمز جو ہم نے دی ہیں، کل رقم 290 ملین کی ہے۔ ہائر تعلیمی کمیشن کی بنیاد پر سولہ سکیمز ہیں، کل رقم 314 ملین کی ہے۔ میں وقت لینا چاہونگا لیکن مجھے امید ہے کہ آپ لوگ سنیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وقت ہے، 25 منٹ ہیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): صحت کی ہم نے کل دس سکیمیں دی ہیں انکی مالیت 558 ملین ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی سکیم اس وقت 04-2003ء کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں، کل سات ہیں اور 86 ملین کی ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں سکیمز کی تعداد پانچ ہے، رقم 100 ملین کی ہے۔ اس طرح پاپولیشن یا بہبود آبادی کی ایک سکیم ہے اور اس کی کل رقم 421 ملین ہے۔ سماجی بہبود کی جو سکیم ہیں، وہ سات ہیں، 120 ملین اسکی رقم ہے۔ افرادی قوت، تربیت اور بیرون ملک پاکستانیوں کے حوالے سے ایک سکیم دی تھی اس کی جو رقم ہے اندازتاً وہ 3.867 ملین ہے۔ اسطرح تعمیراتی شعبہ جو ہے سکیموں کی تعداد دو ہے اور مختص رقم اس کے لئے 8 ملین ہے۔ دفاعی شعبے میں کچھ ان کے اپنے ہیں اور ان سکیموں کی تعداد دو ہے اور 2 ملین اس کی رقم ہے۔ برقیات اور آبپاشی میں کل نو سکیمز ہم نے دی تھی اور ان کے لئے مختص رقم 1951.141 ملین روپے ہے۔ خوراک میں سکیموں کی تعداد چودہ ہے، اسطرح 159.898 مختص رقم ہے۔ ماحولیات اور دیہی ترقی کے لئے دو سکیمز ہیں 36.252 ملین ان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ واپڈا کو جو سکیمز دی گئی ہیں۔ سکیمز کی تعداد کل چھ ہے اور 11877 million اس کی Cost ہے۔ مواصلات میں

کل دس سکیمز دی گئی ہیں اور 3897.39 ملین اسکی رقم ہے اور پاکستان اٹامک انرجی کی ایک سکیم ہے 113 ملین اسکی Cost ہے۔پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے حوالے سے دو سکیمز دی گئی ہیں، 21 ملین انکا خرچہ ہے۔اس طرح داخلہ امور کے لئے 127.551 ملین پر مشتمل سکیم دی گئی ہے۔انفارمیشن کے لئے 20 ملین کی ترقیات اور منصوبہ بندی کے حوالے سے تین سکیمز دی گئی ہیں اور رقم 99 ملین کی ہے۔کل پراجیکٹس 130 ہیں اور اس طرح مختص شدہ رقم 24403 ملین بنتی ہے اور اس طرح فیصدی جو ہے انکی 15.5 فی صد بنتی ہے۔تفصیلات میرے پاس موجود ہیں اس طرح 135 سکیمز کی تفصیلات موجود ہیں۔

جناب عبدلاکبر خان: 130 کہ 135؟

سینیئر وزیر: کل پراجیکٹس 130 ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ جناب سپیکر صاحب! 2004 اور 2005 کے جو منصوبے ہم نے ان کو پی ایس ڈی پی میں دیئے ہیں، ان سکیمز کی تعداد 115 ہے اور یہ جو کل Amount ہے، یہ کوئی 36 بلین کی بنتی ہے۔جناب سپیکر صاحب! میں عرض کرنا چاہونگا کہ اس میں بھی فارسٹری کی گیارہ سکیمز ہم نے دی ہیں جن کی کل مالیت 4566.935 ملین ہے۔ہیلتھ کے حوالے سے، ٹیکنکل ایجوکیشن کے حوالے ہم نے دی ہیں 209.199 ملین کی۔اس طرح لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ایک سکیم ہم نے دی ہے۔وائلڈ لائف کے حوالے سے تین سکیمز دی ہیں، 267.780 ملین انکی مالیت ہے۔ایگریکلچر کے حوالے سے آٹھ سکیمز دی ہیں اور 12962.006 ملین اس کی مالیت ہے۔واٹر سپلائی اینڈ سینیٹیشن کے حوالے سے تین سکیمز ہم نے دی ہیں ان کی کل قیمت 715 ملین ہے۔اس طرح بلڈنگز کی ہم نے چار سکیمز دی ہیں اور 670 ملین ان کی قیمت ہے۔اربن ڈیویلپمنٹ کے لئے بیس سکیمز ہم نے دی ہیں اور 5884.555 ملین کی مالیت پر مشتمل ہیں۔اس طرح جناب سپیکر صاحب! ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے تین سکیمز دی ہیں، 500 ملین ان کی مالیت ہے۔ سکولز اینڈ لیٹریسی کے حوالے سے اٹھارہ سکیمز ہم نے دی ہیں۔ جناب سپیکر، ان کی مالیت 1859.450 ملین ہے۔ ٹورازم کی ہم نے چار سکیمز دی ہیں، 132 ملین ان کی قیمت ہے۔ محترم سپیکر صاحب، سپورٹس کے حوالے سے چھ سکیمز ہم نے دی ہیں اور اس طرح یہ کل کوئی ایک سو پندرہ سکیمز اس وقت ہم نے بھیجی ہیں اور 36 بلین ان کی رقم بنتی ہے۔جناب سپیکر صاحب، اس پر اسی مہینے بھی ہماری ڈسکشن جاری رہی ہے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ، اپنے اپنے

ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جا کر وہاں ان کے ساتھ اپنے اپنے مسائل کو Tackle کرتے ہیں اور اس پر بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے وزیراعظم سے ایک سپیشل پیکج مانگا ہے اور اس کے لئے ہم نے 12 بلین پر مشتمل، 12 بلین کی ایک سکیم انہیں بھیجی ہے جس میں کل پینتالیس سکیمز ہیں ان میں پرائمری ایجوکیشن کی تین جو 250 ملین کی ہیں، ہائر ایجوکیشن کی تین جو 450 ملین کی ہیں۔ ہیلتھ کی دو جو 830 ملین کی ہیں۔ بلڈنگ اینڈ ہاؤسنگ کی تین جو 899 ملین کی ہیں اور اس طرح Road and bridges کی تین سکیمز ہیں بڑی، جن کی مالیت 1200 ملین کی ہے۔ واٹر سپلائی اینڈ سینیٹیشن کی دو سکیم ہیں 1250 ملین ان کی مالیت ہے۔ ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی تین سکیمز ہم نے دی ہیں، 90 ملین ان کی قیمت ہے۔ اس طرح Regional development کی چھ سکیمز ہیں، 1650 ملین ان کی مالیت ہے۔ ایگریکلچر کی ہم نے سات سکیمز دی ہیں اور 332.626 ملین ان کی مالیت ہے۔ واٹر کے لئے ایک علیحدہ ہم نے پراجیکٹ سکیم ان کو دی ہے۔ کل چھ سکیمز ہیں اور ان کی قیمت 4990 ملین ہے۔ اس طرح Environment and forestry کے حوالے سے چار سکیمز دی ہیں اور 335 ملین کی ہیں۔ محترم سپیکر صاحب، اس طرح 12 بلین ان کی کل مالیت ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے گومل زام کے حوالے سے یعنی یہ جو 12 بلین کا ہے کرم تنگی کی Feasibility کے حوالے سے این ڈی پی کے حوالے سے 2.1 ارب ان کی مالیت ہے اور ڈیرہ پروگرام کا جو پراجیکٹ ہے، اس طرح لیفٹ کینال 20 ارب کا ہے۔ منڈہ ڈیم یہ بھی 73 بلین کا ہے۔ ٹانک زام 2.50۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ پرانے نہیں ہیں؟

<u>سینیئر وزیر</u>: ہاں یہ پرانے ہیں لیکن Ongoing schemes اس میں جاری ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ صحیح بات ہے کہ اس وقت محترم صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کے بہت زیادہ دورے ہوتے ہیں سندھ میں اور پنجاب میں اور خصوصاً بلوچستان میں اور وہ وہاں کروڑوں کا اور بلین روپے کے اعلانات کرتے ہیں اور ہمارے صوبے میں آنا بھی کم ہوتا ہے اور اگر آتے بھی ہیں تو (مداخلت) نہیں، نہیں جناب، ہم بلاتے ہیں ہم نے تو دعوتیں دی ہیں (مداخلت) ہم نے تو خاص ان کو وہ کیا ہے۔ بار بار کرتے ہیں بلکہ یہاں صدر پاکستان تشریف لائے تھے تو میں نے عرض کیا تھا سپیکر صاحب، کہ

30منٹ کا فاصلہ ہے اور آپ اتنے عرصہ بعد چھ، سات مہینے بعد آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہاں ہم نے بینک کے افتتاح کے لئے بھی وزیر اعظم صاحب کو بلایا تھا تو ہم نے کہا تھا کہ اتنے آئے ہیں تو کچھ اعلانات بھی فرمائیں لیکن انہوں نے الحمدللہ کہ /2000 کا اکاؤنٹ ہمارے بینک میں، نہیں میں اس وقت فلور پر ہوں (مداخلت) بہرحال جناب سپیکر صاحب! میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگرچہ ° مرکز میں اس وقت "ق" کی حکومت ہے لیکن ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ حکومت اپنی جگہ پر، یہ ایک ادارہ ہے، سیاسی اختلافات اپنی جگہ پر لیکن ہم اپنے دائرہ اختیار میں رہ کر ہر مسئلے پر بات کرتے ہیں، ادب اور احترام کے ساتھ بات کرتے ہیں، جذباتی اور Emotional انداز میں بات نہیں کرتے ہیں لیکن ہم نے اس وقت جو کیسز پیش کئے ہیں، میں نے پرانا ریکارڈ بھی دیکھا ہے۔ پہلے بھی حکومتوں نے خاصے اچھے پراجیکٹس بھیجے ہیں لیکن ان میں بھی وہ نمک کے برابر نہیں ہوتے۔ اب کی بار بھی ہم نے خاصے اچھے پراجیکٹس بھیجے ہیں۔ یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عبدالاکبر صاحب نے معدنیات کے حوالے سے، منرل کے حوالے سے بہت اچھی بات کی اور کئی چیزوں کی طرف ان کی جو توجہ ہے، وہ بہت زیادہ مناسب ہے لیکن میں عرض کرنا چاہوں گا کہ سونے کی تلاش کے لئے صوبہ سرحد کی حکومت نے کوہستان میں وار چترال میں خصوصی کام شروع کیا ہے اور ماہرین کا اندازہ یہ ہے کہ اگر اس تحقیق کو جاری رکھا جائے تو مستقبل میں ہمارا چترال اور کوہستان کا جو علاقہ ہے، یہ اتنا سونا اگل سکتا ہے کہ عرب کے کئی ممالک سے اس میں سونے کے ذخائر بہت زیادہ ہیں۔ بہرحال میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ صرف حکومت اکیلی یہ کام کر سکتی ہے اس کے لئے ہم سب نے ملکر کام کرنا ہے۔ جو بھی تجویز ہو، میں Frankly عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی تجویز ہو، آپ دے سکتے ہیں۔ اس وقت جو ہماری صلاحیت ہے یہ آپ کی ہے، آپ کی صلاحیت ہماری ہے۔ ہم ملکر ان عوام کے لئے اگر کچھ بھی حاصل کر سکے تو غریب صوبہ ہے یہ ہمارے مستقبل کے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے بہت اچھا ہوگا۔ بہرحال جناب سپیکر صاحب، میں اس پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک انتہائی اہم موضوع پر یہ ڈسکشن رکھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ڈسکشن کو Continue رکھنا ہے اور میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھی چیز اسلام آباد کے حوالے سے یا صوبے کے حوالے سے ہو، میں اسمبلی کے فلور پر ان کے ساتھ ڈسکشن میں رکھنا چاہوں گا اس لئے کہ نہ ہم اپنے لئے مانگ رہے ہیں اور نہ ہم اپنے لئے مانگ رہے ہیں، یہ

ایک مشترکہ جدوجہد ہے اور اس صوبے کے لئے مانگ رہے ہیں اور آخری الفاظ جاتے وقت یہ میں ضرور کہنا مناسب سمجھوں گا کہ صبح کے وقت جس طرح ایک بیان کی وجہ سے ہماری اسمبلی میں بدمزگی پیدا ہوئی ہے اور جس پر اپوزیشن نے واک آؤٹ بھی کیا ہے، میں نے بہرحال تین بار اس پر اپنی طرف سے گفتگو رکھی ہے لیکن میں چاہوں گا کہ انشاءاللہ اس طرح کا ماحول جو ہمیں ایک دوسرے سے جدا کردے، نہ بن جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بس میں صرف ایک بات کرتا ہوں۔ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی۔ یہ کہتے ہیں کہ 160 بلین کی پی ایس ڈی پی ہے اس سال، اس میں سے آپ کو چوبیس بلین ملے ہیں تو یہ چوبیس بلین جو آپ کو ملے ہیں، یہ اسی سال خرچ ہوں گے یا چوبیس بلین کی سکیمیں Approved ہوئی ہیں؟

سینیئر وزیر خزانہ: نہیں جی، اس میں کچھ تو Ongoing ہیں جن پر اس وقت کام جاری ہے۔ کچھ اس میں نئی ہیں جو اس سال ملی ہیں لیکن بڑی سکیمز بھی ہیں جس طرح آپ کا گومل زام ہے تو یہ کسی ایک سال کے لئے تو نہیں ہے۔ تو یہ جو پیش ہوا ہے وہ تو ایک بہت بڑے اماؤنٹ کا ہے لیکن سال بہ سال اس کے لئے جو فنڈز ملتے ہیں، وہ سارے فنڈ ایک سال میں تو نہیں ملتے بلکہ اس ایک سال کے لئے وہ فنڈز ملتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ چوبیس ارب اس سال کے لئے ہیں؟

سینیئر وزیر خزانہ: یہ ایک سال کے لئے ہیں لیکن بمعہ Ongoing بھی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! میں صرف، زه به درخواست اوکړم منسټر صاحب ته چې دا زړې ټولې، لکه منډا ډیم او ګومل زآم یا کرم تنګی ډیم چې دے، دا ټول زاړه سکیمونه دی، زا به درخواست وی چې دا کوم مونږ د اوبو فیصله کړې ده دې باره کښې چې کوم Liming دی، دا زمونږ ګیاره هزار کیوسک اوبه چې دی تقریباً پنجاب او سندھ Use کوی نو پکار ده چې حکومت د دې د پاره یو منصوبه جوړه کړی، سکیم جوړ کړی چې هغه سکیم مرکز ته لاړ شی چې ECNEC یو خل لکه ښنګه چې دوئ اووئیل چې خپله خبره خو به کوؤ، ډیر مثالونه دی په دې باندې، چې تاسو ته څه ملاویږی یا نه ملاویږی خو خپل حق د پاره خو به خامخا

خبره کوؤ۔ چې دا هم یو سکیم جوړ شی او هلته لاړ شی بیا سبا له هر یو حکومت چې راخی، په هغې باندې به Insist کوی چې هغه سر ته اورسی۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے، اس پر میں نے تین مہینے ہوم ورک کیا ہے اور اس وقت صوبہ سرحد کی اہم پوسٹوں پر ہمارے چند افراد اسلام آباد کے مختلف ڈیپارٹمنٹس میں موجود ہیں، ان سے بھی میں نے ساری تفصیلات اکھٹی کی ہیں لیکن میں چاہتا تھا کہ ہمارا جو این ایف سی کا ایشو ہے، یہ اگر ایک طرف ہو جاتا تو پھر میں اس ساری چیز کو اسمبلی میں رکھوں گا اور چاہوں گا کہ مرکز اور خصوصاً پنجاب کا صوبہ اس وقت ہمارے پانی پر جو مزے کر رہا ہے اور جس طرح اپنی پیاس بجھا رہا ہے اور جس طرح اپنی زمینوں کو سیراب کر رہا ہے اور دوسرے طرف جب دفعہ 144 کے تین الفاظ، Figures اگر آجاتے ہیں تو ہم گندم سے بالکل محروم ہو جاتے ہیں۔ اس پر ہم نے پورا ہوم ورک کیا ہے۔ اور یہ ٹھیک ہے کہ " روری خوری" تو اپنی جگہ پر، عباس صاحب تو نہیں ہیں انہوں نے اچھی بات کی کہ پنجاب ہمارا بڑا بھائی ہے۔ بڑا بھائی ہے لیکن پشتو میں کہتے ہیں کہ " چې روری خوری به کوؤ خو حساب کتاب به ترمنځه ساتو" ما په هغه اوبو باندې پوره حساب کتاب، د یوې یوې قطرې حساب مې راجمع کړے دے۔ خو زه به دا غواړم چې دا په یو مناسبه موقع باندې، دلته په دې باندې ډ سکشن اوکړم او په دې باندې خبره اوکړم ان شاء الله۔

جناب عبدالاکبر خان: ښه دوئ اووئیل جی او مونږه دا ریکویسټ کوؤ جی چې یو سکیم ورله جوړ کړې شی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! جی دا ریکویسټ کوم، دا یوه خبره عرض کوم۔ دا ما خبره واؤریده چې په دې باندې مونږ دا چې کوم Water accord شوے دے کنه جی دا زمونږ حکومت کښې شوې وو 1991ء کښې او پاکستان کښې پهلا ځل باندې، هغې نه مخکښې زمونږ دا اوبه چا دا هم نه منل چې دا زمونږ اوبه دی۔ مونږ په دې اومنل چې زمونږ اوبه دی خو مونږ هغې د پاره سکیمونه جوړ نه کړې شول۔ تاسو ته پته ده مونږه بیا استعفې ورکړې، حالات بدل شول، حکومتونه مات شول نو زما به دا خواست وی دوئ ته چې په دې د پاره یو جامع سکیم دے جوړ کړې شی چې سبا هغې باندې مونږ۔ ------

سینیئر وزیر خزانہ: میں Agree کرتا ہوں جی، میں Agree کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھیک شو۔ The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 15 اپریل 2004ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)